U188 Date - 6-1-10

Title - TEHZEEBUN NAFOOS (Part - 1).

Creator - Khwaja Sayyed Mohd. Fakhruddin Hussain.

Publisher - Matba Sabah Sadiq (Patna)

Date - 1980.

Pages - 58.

Subjects - Akhlaqiyaat.

کتاب بکار آمد طلاب المسمیٰ بہ

تہذیب النفوس

حصہ اول

تصنیف معلی جناب خواجہ سید محمد فخر الدین حسین خاں صاحب بہادر

متخلص بہ سخن

منصف مقام جموئی و مونگیر حسب فرمایش جناب حافظ سید احمد شاہ صاحب

عظیم آبادی

سنہ ۱۸۸۰ع
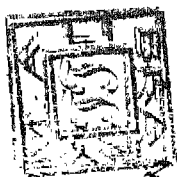
مطبع صبح صادق واقع شہر پٹنہ میں چھپی

قیمت فی جلد ۶ر

کتاب بکار آمد طلاب المسمّی بہ

تہذیب النفوس

حصہ اوّل

تصنیف عالی جناب خواجہ سید محمد فخر الدین حسین خانصاحب بہادر

متخلص بہ سخن

منصف مقام جموئی مونگیر حسب فرمایش جناب حافظ سید احمد شاہ صاحب

عظیم آبادی

سنہ ۱۸۸۰ء

مطبع صبح صادق واقع شہر پٹنہ میں چھپی

قیمت فی جلد ۵/
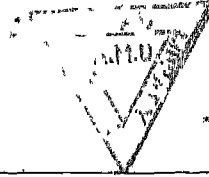
بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین آٹھوین مئی ۱۸۷۱ عیسوی مین نواب گنج ضلع پورنیہ سے ایک
مہینے کی رخصت لیکر مقام آرہ ضلع شاہ آباد گیا مین نے اپنے بڑے
لڑکے کو جسکا سن سات یا آٹھ برس کا ہے پڑھنے لکھنے کی طرف
بہت مائل پایا ہر وقت کتاب ہاتھہ مین سبق یاد قلمدان کی تیاری
کاغذ کا اہتمام دیکھا ایکدن وہ دالان مین بیٹھے ہوئے کچھہ لکھہ رہی تھے
مین نے پوچھا خواجہ سید محمد محی الدین حسین صاحب آپ
کیا لکھہ رہے ہین جواب دیا کہ ابا جان آپ کا نام لکھہ رہا ہون
مینے کہا تم ہمارا نام لکھہ سکتے ہو فرمایا کہ جی ہان لکھہ سکتا ہون
پوچھا کیا نام لکھا ہے کہنے لگے خواجہ سید محمد فخر الدین حسین

صاحب مصنف جب وہ کتاب لائے تو دیکھا کہ فی الحقیقۃ نام
میرا آپ نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھون سے اونھین لفظون کے ساتھہ
لکھا تھا اب ہمسے اور اون سے جو باتین ہوئین وہ یہہ ہین جس
عبارت کے پہلے لفظ فقیر ہے وہ تقریر میری ہے اور جن مضمونکے
پہلے خواجہ صاحب لکھا گیا ہے وہ میرے لڑکے کی پیاری باتین
ہین فقیر بیٹے واہ شاباش تم تو خوب لکھتے ہو ہمارا نام اس طرحسے
لکھنا تمھین کسنے بتایا خواجہ صاحب بڑے ماموں مرزا محمد ولی
صاحب نے سکھلایا فقیر بھلا تم اپنے داداجان کا نام بھی جانتے ہو
خواجہ صاحب جی ہان جانتا ہون فقیر کیا نام ہے خواجہ
صاحب داداجان کا نام جو لکھنؤ مین رہتے ہین جناب خواجہ
سید محمد جلال الدین حسین صاحب ہے اور لوگ اونکو حضرت صاحب
کہتے ہین فقیر واہ صاحب ماشاء اللہ آپ بہت باتمیز اور مؤدب
آدمی ہین بھلا یہہ تو فرمایئے کہ آپ نے ہمارے نام کے ساتھہ
منصف کیون لکھا ہے یہہ تو ہمارا نام نہین ہے خواجہ صاحب
یہہ نام نہین ہے تو پھر کیا ہے فقیر یہہ تو ہماری نوکری کا نام
ہے جیسے تمھارے نانا کہ نام اونکا میرزا محمد صدیق صاحب تھا
اور نوکری اونکی صدر اعلائی تھی خواجہ صاحب کیا نانا

منصف نہ تھے **فقیر** ہان پہلے وہ بھی منصف تھے پھر صدر اعلیٰ
ہوے **خواجہ صاحب** آپ جب صدر اعلیٰ ہو جائیے تو ہمارا
بیاہ خوب دہوم سے کر دیجئگا **فقیر** باباجان آپ کا بیاہ ہمارے
صدر اعلیٰ ہونے سے نہین ہو سکتا آپ کی شادی انشاء اللہ تعالیٰ
جب ہوگی کہ جب آپ خوب پڑھکر ہوشیار ہو جائینگے **خواجہ صاحب**
جب ہم پڑھ لینگے تو ہم بھی نوکر ہو جائینگے **فقیر** ہان جب تم پڑھ چکوگے
تو تم اچھے اور پیارے بیٹے ہو جاوگے اور سرکار سے بہت بڑی نوکری
پاوگے **خواجہ صاحب** سرکار کہان ہین ہمکو سرکار کے پاس لیچلیے
فقیر ہماری سرکار ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا خدا اونکی سلطنت کو
ہمیشہ قائم اور اونکو سلامت رکھے یہان سے بہت دور اپنے ملک
مین تشریف رکھتی ہین تمھاری مجال نہین کہ تم ابھی وہان تک
جاسکو **خواجہ صاحب** اچھا ہمکو ریل پر کلکتے لیچلیے **فقیر** ہان
لے چلینگے **خواجہ صاحب** ابّا جان پرسون ہمنے ایک چڑیا
پکڑی تھی تو ماموں جان نے ہمکو مارا تھا اور کہا تھا کہ یہہ بُری بات
ہے آپ ہمکو بتا دیجیے کہ بُری باتین کون سی ہین اور اچھی باتین
کیا ہین **فقیر** باباجان خدا تمھاری عمر دراز کرے اور تمکو بد نظر
سے بچاے تمنے یہہ بات ایسی پوچھی ہے جسکو تم ابھی اچھی طرح

سمجھ نسکوگے اور نہ یہہ باتین آسان ہین کہ مین تمکو ابھی بتادون
تم پڑہہ گے تو تمکو اچھی اور بُری باتین خود معلوم ہوتی جائین گی
اور ہم اچھی اور بُری باتون کی بھلائی اور بُرائی لکھہ کر تمھارے لیئے
ایک کتاب تیار کر دین گے تم اگر اوسکو پڑہوگے اور اون باتون کو
سمجھکر عمل کروگے تو تم بہت نیک صفات عاقل اور امیر آدمی ہوجاؤگے
خواجہ صاحب آپ وہ کتاب لکھکر ہمکو کب دیجئے گا **فقیر** جب ہم
پھر رخصت لیکر تمھارے دیکھنے کو آئین گے تو وہ کتاب تمکو دینگے تم
خوب محنت کرکے پڑہو کہ اوس کتاب کو جلد پڑہ سکو **خواجہ صاحب**
ابّا جان ہمکو بھی اپنے ساتھہ پورنیہ لیچلیئے ہم آپ ہی سے ساتھہ پڑہین گے
فقیر بابا جان تم ہمارے ساتھہ پورنیہ جاکر پریشان ہوگے ہم ایسے ویرانے
اور جنگل مین ہین کہ ہمکو روٹی بھی بڑی مشکل سے میسر آتی ہے
ٹٹیون کے بہت چھوٹے چھوٹے گھر رہنے کو ہین شیر کا ہر وقت خوف
رہتا ہے سب سے زیادہ خرابی یہ ہے کہ آدمی اوس ملک مین جاتی ہی
بیمار ہوجاتا ہے جب ہماری بدلی اوس خراب مقام سے کسی اچھے ضلع
اور شہر مین ہوجائیگی تو تم ہمارے ساتھہ رہنا ابھی تم اپنے اوستاد سے
پڑھے جاؤ ہم تھوڑے دنون کے بعد تمکو اسکول مین داخل کردین گے
خواجہ صاحب جیسے ہمارے بڑے ماموں اور منجھلے ماموں انگریزی

پڑھتے ہین اوسی طرح ہم بھی پڑھا کرینگے **فقیر** ہان اوسی طرح پڑھنا
خواجہ صاحب منجھلے ماموں پاس تو سونیکی کتابین ہین **فقیر**
وہ اونکو سرکار سے انعام مین ملی ہین **خواجہ صاحب** منجھلے ماموں
سرکار کے نوکر ہین **فقیر** وہ ابھی نوکر نہین ہوے ہین انگریزی خوب
دل لگا کر پڑھتے ہین اِس لیئے اونکو انعام ملتا ہے تم بھی اگر خوب محنت کرکے
انگریزی پڑہوگے تو تمکو بھی ایسی ہی اچھی اچھی کتابین انعام ملا کرینگی
خواجہ صاحب اچھا ابّا جان اب ہم پڑھنے جاتے ہین **فقیر** بہت
خوب تشریف لیجایئے الغرض وہ اوستاد کے پاس پڑھنے گئے
اور مجھکو اوسی وقت سے خیال ہوا کہ اِس سعید ازلی سلمہ اللہ تعالی کی
خواہش کے موافق ایک کتاب ایسی لکھون جسمین باتین اور خیالات
عمدہ ہون اور وہ باتین بکار آمد بھی ہون تاکہ وہ کتاب اونکے کچھہ
کام آئے اور جو شخص دیکھے یا جو لڑکا پڑھے وہ اوس سے نفع اوٹھائے
الحمد للہ کہ حصہ اوّل کتاب کا تھوڑے دنون مین تیار ہوگیا اور نام
اِس کتاب کا **تہذیب النفوس** رکھا گیا اسی طرح سے آہستہ
آہستہ کئی حصے تیار ہوجاینگے اور علیحدہ علیحدہ معرض طبع مین
درآینگے عبارت اِسکی بہت صاف اور سہل لکھی گئی ہے کہ سبکی
سمجھہ مین آئے اور مختصر بھی ہے کہ پڑھنے والونکا جی بھی نہ گھبرائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم
وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ الکریم

اے فرزند عزیز جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی نے جسقدر خصلتین انسان
مین پیدا کی ہین وہ سب مانند اعضا کے ضروری ہین اگر اونمین کہین
کہین کوئی نقصان یا عیب ہے تو اوسکو بھی مثل نقصان اعضائے
بدن کے سمجھنا چاہیے فرق اسی قدر ہے کہ جسکے بدن مین کچھ نقصان
ہوتا ہے وہ آپنے عیب سے اقرار کرتا ہے اور جسکے نفس یعنی ذات
مین برائیان ہوتی ہین وہ اپنی برائیون کا اقرار نہین کرتا لیکن جسطرح
لنگڑا لولا اندھا بہرا ظاہر مین عیب دار معلوم ہوتا ہے اوسیطرح
بری خصلت کا آدمی بھی عقلمند کی نظر مین ذلیل اور حقیر معلوم ہوتا ہے

بڑے طرح سے مرض بدن کے واسطے ہین اوسی طرح نفس کیواسطے بھی ہین
اگر نفس کے امراض اور اونکے علاج اس مین تحریر کئے جائین تو یہہ کتاب
بہت طول ہو جائے اس لئے ہم مختصر طور پر وہ باتین اس کتاب مین
لکھتے ہین جو اس وقت سے کہ عمر تمھاری سات برس کی ہے تمکو
اپنی عمر طبیعی تک کرنی چاہئین جنکے سبب سے آدمی ظاہر اور باطن
کے عیبون سے پاک ہو کر دانشمند اور لائق تعریف کے ہو جاتا ہے
تم اس کتاب کو پڑہو اور موافق لکھنے کے عمل کرو خدا تمکو توفیق دے

زندگی

سات روز دنیا مین آدمی کی زندگی کے ہین فارسی مین اونکا نام یکشنبہ
دوشنبہ سہ شنبہ چارشنبہ پنجشنبہ جمعہ شنبہ ہے انگریزی مین
سنڈے منڈے ٹیوزڈے وڈنسڈے تھرسڈے فرایڈے سٹرڈے
ہندی مین اتوار سمار منگل بدھ بیپھے سکھ سنیچر اور دیسی زبان مین
اتوار پیر منگل بدہ جمعرات جمعہ ہفتہ ہے اسی طرح سے
ہر ملک اور ہر زبان مین ان کے نام علیحدہ ہین سمجھ لو کہ انھین
سات روز مین آدمی کو پیدا ہونا پرورش پانا دین اور دنیا
دونون کا کام کرنا اور انھین دنون مین سے آخر ایک دن مرجانا ہے
سو برس تک انتہائے زندگی ہے کبھی ایک سو بیس برس کی بھی

عمر ہو جاتی ہے اطبا کے یہان اسکو عمر طبیعی کہتے ہین لیکن طالب ہی
ہمیشہ یہی خیال کرنا چاہئے کہ مین ہزار برس جیون گا اور یہہ خیال نہایت
درست ہے انسان ہزار برس کیا بلکہ قیامت تک زندہ رہ سکتا ہے
دیکھو عالم اور دانشمند اپنی اس تھوڑی ہی سی زندگی کو عمدہ عمدہ
کامون مین صرف کرتے ہین اوسکے سبب سے اونکو اپنی زندگی کا
مزا ملتا ہے اور بعد مرنے کے نام نیک اونکا قیامت تک دنیا مین
رہ جاتا ہے لیکن یہہ بات اونہین لوگون سے ہو سکتی ہے جنکو
خدا نے عقل اور علم کے زیور سے آراستہ کیا ہی اور ہمت بھی بلند دی ہے

عقل

یہہ ایک ایسا جوہر لطیف ہے کہ خدا نے اپنے مخلوق مین اس سے
بہتر کوئی چیز نہین پیدا کی یہہ عمدہ اور لطیف چیز ہر آدمی کو موافق
اوسکے قوے کے عنایت ہوئی ہے اور اوس جوہر یعنی عقل کو
یہہ قدرت بھی بخشی گئی ہے کہ وہ خود اپنی قوت سے جہان تک
چاہے ترقی کر سکے ساتھ اس قدرت اور طاقت کے اوسکو
آدمی کے دماغ مین اس طرح جگہہ دی ہے جیسے نظر کو آنکھو نمین
یا گویائی کو زبان مین یا نور معرفت کو دل مین پھر اوس جوہر عقل کو اگر
چراغ راہ ہدایت کہئے تو بجا ہے اور شمع بزم معرفت سمجھئے تو روا ہے

پٹھ طرح ایک بادشاہ ہے کہ تمام حواس ظاہری یعنی لامسہ ذائقہ شامّہ سامعہ باصرہ اور تمام حواس باطنی یعنی حس مشترک خیال واہمہ متخیلہ حافظہ اور تمام جسم اور اوسکے حرکات اور سکنات پر قادر ہے سب عقل کے زیر حکومت ہین اور وہ سب پر کار فرما ہے یہہ بات ذرا مشکل ہے شاید تمھاری سمجھ مین نہ آئی ہوگی اچھا تم یون خیال کر لو کہ آدمی کا دل بادشاہ ہے اور عقل اوسکی وزیر ہے اور ایسی صاحب تدبیر ہے کہ بغیر اوسکی صلاح کے آدمی کا کوئی کام نہین بنتا پس جب ایسی ایک عمدہ چیز یعنی عقل تمکو خدا نے عنایت کی ہے اور اوسکو یہہ بھی صلاحیت دی ہے کہ اگر تم اوسکی مدد کرو تو وہ اپنی ترقی کرکے ہر وقت تمھاری معین اور مددگار رہے تو مناسب ہے کہ عقل کی ترقی مین بدل کوشش کرو لیکن یاد رکھو کہ ترقی عقل کی بغیر مدد ہمت بلند کے نہین ہو سکتی

ہمت

تم ابھی لڑکے ہو اپنی عقل کو بھی ایک چھوٹا سا بچہ فرض کر لو اور سمجھو کہ عقل کو جو پالتی ہے اور پرورش کرتی ہے اور پروان چڑھا دیتی ہے اوسکا نام ہمت ہے دیکھو تمھاری انائین اگر تمھاری خدمت مین کچھہ کمی کرتی تھی تو تم کیسی کیسی ضد کر کے اوس سے کام لیتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وہ تمھاری بات نہین

مانتی تھی۔ لیکن وہ جسکی تابعدار تھی اوسکی تاکید سے تمہاری
خدمت مین موجود ہو جاتی تھی یہہ بہت مناسب مثال تمہاری
اور تمہاری عقل اور تمہاری ہمت کی ہے کیونکہ ہمت تمہارے اختیار
مین ہے اور عقل کی ترقی تمکو منظور رہے پس اگر کسی وقت ہمت تمہاری
کمی کریگی تو بے شبہہ عقل تمہاری ہمت سے کام لینا چاہیگی لیکن ابھی
تمہاری عقل کو اس قدر قوت نہین ہے کہ ہمت کو اپنا تابعدار
بنا سکے اس لیئے چاہئے کہ تم اپنی ہمت کو بڑھائے رکھو اور اوسکے
ذریعے سے عقل کو ترقی دو ایک کام تمہاری ہمت کا یہہ ہے کہ تم

صبح کو سویرے اوٹھو

اوپر پڑھ چکے ہو کہ انسان کی زندگی بہت تھوڑی ہے پھر اس
تھوڑی سی زندگی کو بھی اگر انسان مفت برباد کرے تو اوسکو
دنیا سے کیا نفع ہوا آدمی کو دنیا اور دین کا کچھہ کام کرنا چاہئے
آدمی جسقدر زیادہ سوتا ہے وہ وقت اوسکا ضائع ہوتا ہے
گویا اوس قدر زندگی اوسکی گھٹ جاتی ہے حکیمون کا قول ہے
کہ جو شخص صبح کو دیر مین اوٹھتا ہے وہ سارے دن مین
کیا بلکہ دو گھڑی رات تک بھی اپنا کام انجام نہین کر سکتا
ڈین سوفٹ حکیم کا قول ہے کہ جو لوگ آفتاب نکلنے کے

وقت تک پلنگ پر اینڈا کرتے ہین اون مین سے ہزار مین شاید
ایک ایسا نکلے گا جو کچھہ نام پیدا کرے یا کوئی کام اوس سے
پورا ہو بلکہ نہ نکلے گا ڈاکٹر ڈاوٹر اپنے شاگردون سے کہا کرتا
تھا کہ آدھی رات سے پہلے ایک گھنٹے کا سونا نصف شب کے
بعد کے دو گھنٹون کے برابر ہے پس تم اپنا یہہ قاعدہ مقرر کرلو
کہ ہمیشہ دس بجے شبکو سویا کرو اور پانچ بجے اوٹھا کرو اگر کہو کہ
عادت نہین ہے تو اسکی عادت ڈالو خود بھی کوشش کرو اور
آدمیون پر بھی تاکید کردو کہ صبح کے پانچ بجے تمکو اوٹھا دین
بعض نے اپنا حال یون لکھا ہے کہ بچپنے مین مجھکو بہت سونے
کی عادت تھی اور میری اوقات عزیز بہت خراب ہوتی تھی
مین نے اپنے خدمت گار سے کہدیا کہ اگر تم مجھکو صبح کے
پانچ بجے اوٹھاوگے تو مین ایک روپیہ تمکو دونگا دوسرے دن
اوسنے مجکو جگایا مگر مجھکو نہ اوٹھا سکا کیونکہ نیند مین مین اوسپر بہت
خفا ہوا اور وہ میری خفگی سے ڈر گیا پھر جب مین اوٹھا تو مجھکو
زیادہ ندامت ہوئی تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا آخر مین نے
اوس سے کہا کہ تم میرے خفا ہونے کا خیال نکرو اور اوسوقت
کی دھمکیون کو خطرے مین نہ لاؤ چوتھے روز اوسنے ایسا ہی کیا

اور مجھکو اوٹھا بٹھایا پھر تو وہ روز اوٹھانے لگا اور ایک روپیہ
روز پانے لگا اسی طرح رفتہ رفتہ مجھکو سویرے اوٹھنے کی عادت
ہوگئی اور مجھکو اپنی زندگی سے بہت نفع ہوا مین بڑے بھروسے
سے کہتا ہون کہ جن لڑکون کو سویرے اوٹھنے کی عادت ہے
وہ بڑی عمر کو پہونچتے ہین اپنے وقت مین بہت مشہور ہوتے
ہین عمدہ اور اعلے کام اونسے ہوتے ہین اور اپنی زندگی کو
نہایت آرام اور خوشی کے ساتھ بسر کرتے ہین اس جگہہ ایک
اور نصیحت کی بات بیان کرتا ہون تمکو چاہئے کہ پڑھنے کے
زمانہ تک سر مین بڑے بڑے بال نہ رکھو انکے دھونے اور
سکھانے اور کنگھی کرنے مین بڑی اوقات ضائع ہوتی ہے
چھوٹے بالون مین نہانے کا آرام بالون کے سکھانے اور
کنگھی کرنیکی اولجھن سے نجات سویرے اوٹھے اور ضروریات سے
فرصت کرکے پڑھنے لکھنے مین مشغول ہوگئے نہ بکھیڑا ہی نہ جھگڑا

ادب

یہہ ایک عمدہ صفت انسان کی ہے جس سے انسان ہر دل عزیز ہوکر
دونون جہان کے اعلے مرتبون پر پہونچ جاتا ہے پہلا کام تمھارا
یہ ہے کہ تم ادب سیکھو اور بزرگون کی تعظیم کرو تمھارے

ماں باپ اوستاد مرشد اور جو تم سے عمر مین بڑے ہین وہ تمھارے بزرگ ہین اونکی تعظیم تمپر واجب ہے آدب یہہ ہے کہ جب تم صبح کو اوٹھو تو بعد نماز صبح اپنے بزرگون کو یا جب کسی سے ملاقات ہو اوسکو سلام کرو کسی سے غصہ ہوکر بات نہ کرو باتین ادب اور تمیز سے کرو جس سے باتین کرو بات کرتے وقت اوسکے مرتبون کا خیال رکھو کسی وقت کوئی فحش کلمہ نہ بولو نہ لکھو بزرگ تمھارے اگر کھڑے ہون تو تم بھی اونکے ساتھہ کھڑے ہو جاؤ راہ مین اونکے آگے نہ چلو تمکو اگر کوئی سلام کرے تو سلام کا جواب مخاطب ہوکر دو سلام کے جواب مین صرف گردن ہلاکر نہ رہ جاؤ کہ یہہ تکبر کی نشانی ہے اور ہاتھہ سے مکھی سی بھی نہ اوڑا دو کہ بدتمیزی ہے بلکہ جواب سلام کا زبانی دو جب تم ادب سے واقف ہوے تو دوسرا کام تمھارا جو اصل ہے وہ یہہ ہے کہ تم علم حاصل کرو

علم

علم کے معنی ہین جاننا اور سمجھنا ایک بات یا چیز کا جسکو پہلے نہین جانتے تھے علم ایسی دولت لازوال ہے جسکے ذریعے سے جملہ امور دینی ہون خواہ دنیوی سب کو ترقی اور مضبوطی حاصل ہوتی

ہے علم سے عقل کی ترقی ہوتی ہے علم بڑا وسیلہ ترقی کا ہے
کہ جس سے خدا بھی ملتا ہے اور خدا کی نعمتون کا مزا بھی ملتا ہے
دنیا مین جس قوم یا جس شخص کو ترقی حاصل ہوئی ہے علم ہی کے
ذریعے سے ہوئی ہے پس معلوم ہوا کہ علم تمام خوبیون اور عمدہ
کامون کی جڑ ہے اور جتنے امور دین اور دنیا کے ہین وہ سب اسکی
شاخ مین داخل ہین اسی لیئے سلف سے یہہ دستور ہے کہ ابتدائے
عمر مین انسان سے اسی دولت لازوال کی تحصیل کراتے ہین
اور باقی کام جو انسان کے ہین وہ سب علم کی تحصیل کے بعد سمجھے
گئے ہین لازم ہے کہ تم علم حاصل کرنے مین دل و جان سے کوشش
کرو تمکو اپنے دین کے علوم مین پہلے قرآن مجید با ترجمہ پڑھنا
ضرور ہے اور وضو اور نماز کے ضروری مسائل زبانی بتانے سے
سمجھ کر یاد کر لینا یہ بہت آسان ہے اسکی وجہ سے تم وضو کرنے
اور نماز پڑھنے مین ہرگز غلطی نہ کروگے پھر روزہ اور حج اور زکوۃ اور
عقائد کے مسائل بھی زبانی بتانے سے سمجھ کر یاد کر لو یہ بھی کچھ دشوار
نہین ہے بتانیوالا چاہئے لڑکپن کا زمانہ یاد کرنے ہی کا ہے
اِس زمانے کے باتین یاد بھی خوب رہتی ہین پھر عربی کی صرف
نحو بکار آمد مختصر طور پر پڑھ لو اور ملکی زبان مین فائدہ مند کتابین

پڑہو جن سے اچھی اچھی باتین بھی معلوم ہون اور لکھنے پڑھنے کی مہارت بھی بخوبی ہو جاے پھر بادشاہ وقت کی زبان اور مروجہ علوم حاصل کرو جب تم علم کی خوبیون سے واقف ہوے تو مناسب ہے کہ تم اسطرح پڑہو کہ

پڑھنا

جب تمہارے پڑھنے کا وقت آئے تو اوستاد کی خدمت مین حاضر ہو اور تعظیم کے ساتھہ سلام کرو ادب سے اپنی جگہہ پر بیٹھو سب چیزین اپنے پڑھنے لکھنے کی سلیقے سے رکھو سبق کا وقت آئے تو سبق خوب سمجھکر پڑہو اور اوسکو خوب یاد رکھو جب تک اسکول یا مکتب مین رہو تو سواے پڑھنے لکھنے کے اور کسی طرف خیال نکرو بغیر اجازت اوستاد کے اپنی جگہہ سے نہ اوٹھو سبق رات کو خوب یاد ہوتا ہے سویرے کھانا کھاکے سو رہو دو بجے رات کو اوٹھکر صبح تک سبق یاد کرو کہ اوس وقت کا یاد کیا ہوا شاید کبھی نہ بھولو گے باقی قاعدے پڑھنے کے تمکو اسکول مین خود معلوم ہو جائینگے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے

لکھنا

اردو یا انگریزی عربی خواہ فارسی ایسا لکھو کہ صاف اور جلد پڑھا جائے لکھنے کے وقت سطر سیدھی رہے حروف پورے اور جلد لکھو عربی یا فارسی ایسے قلم سے لکھو جسکا قط ترچھا ہو انگریزی لکھنے کی عادت پڑے قلم سے رکھو کہ حروف عمدہ نکلیں اور جلد لکھا جائے جب تم دل لگا کر پڑھتے ہو تو تمکو چھٹی کیوقت کھیلنا بھی چاہئے

کھیلنا

موقع موقع سے کھیلنا بھی نفع سے خالی نہین جب تمکو چھٹی سے ملے تو گیند سے خوب کھیلو کہ تمھارے ہاتھ پانون مین قوت آئے اور کھانا خوب ہضم ہو لیکن بازاری چھوکرون سے نہ کھیلو کہ اونکے ساتھ کھیلنا برا ہے اور گنجفہ چوسر شطرنج سے بھی بچے رہو کہ یہہ جوا ہے

والدین کی تعظیم

ادب کے بیان مین پڑھ چکے ہو کہ سب سے زیادہ بزرگ تمھارے مان باپ ہین لیکن اس جگہہ پھر سمجھہ لو کہ والدین کی فرمانبرداری ہر انسان پر فرض ہے جب تک تمھارے مان باپ زندہ رہین اونکی خلاف مرضی کوئی کام نکرو اپنے آرام کیواسطے اونکو تکلیف ندو اونکی خدمت جسطرح تمسے ہوسکے بجا لاؤ اور

اپنی بھلائی سمجھو

سچ بولو

آدمی بالطبع سچ بولنے کی طرف مائل ہے اور یہہ عادت اوسکی
پیدایش مین خدا نے دی ہے ہر آدمی کو سچ ہی بولنا چاہیے
لازم ہے کہ تم بھی سچ بولا کرو کسی وجہہ سے جھوٹھہ بولنے کا خیال
بھی دل مین نہ لاؤ آدمی جھوٹھہ دو سبب سے بولتا ہے یا سزا
کے خوف سے یا نفع کے خیال سے پہلا تو جھوٹا اور نامرد ہے
اور دوسرا جھوٹا اور پست ہمت ہے تھوڑے دن ہوے کہ
فرانس مین ایک لڑکا جسکی تیرہ برس کی عمر تھی عین لڑائی
کے وقت گرفتار ہو گیا اوسکی نسبت حکم ہوا کہ فوراً گولی ماردی جاے
اوس لڑکے نے ایک گھڑی چاندی کی جیب سے نکال کر نپولین
کی فوج کے کپتان سے عرض کی کہ صاحب یہہ گھڑی میرے
ایک دوست کی امانت ہے مجھے اجازت دیجیئے کہ مین یہہ
گھڑی اپنے دوست کو دے آؤن کپتان نے کہا مین سمجھتا ہون
کہ تو اسی بہانہ سے بھاگا چاہتا ہے اوس جوانمرد سچے لڑکے
نے کہا مین آپ سے وعدہ کرتا ہون اور اپنی عزت کی قسم
کھاتا ہون کہ گھڑی دیکر مین ابھی آؤنگا کپتان نے اوسے اجازت دی

لڑکا دس منٹ کے بعد واپس آیا اور کپتان کے سامنے ایک درخت سے سر لگا کر بولا کہ لو مین آگیا فیر کرد و کپتان نے اوس لڑکے کی راستی اور عالی ہمتی دیکھ کر اوسکی جان بخشی کی
اوس لڑکے نے مرنیکو گوارا کیا لیکن جھوٹھ سے اپنی آبرو کو بچایا اور وعدے کو پورا کیا خیال رکھو کہ کوئی بات جھوٹھ زبان سے نہ نکلنے پائے کیونکہ جھوٹھ بولنا بڑی بیعزتی اور بڑی بے آبروئی کی بات ہے

وعدہ

جب کسی سے وعدہ کرو تو اوسکو پورا کرو مثلاً اگر تمنے کسی سے کہا کہ مین آٹھہ بجے آؤنگا تو تمکو لازم ہے کہ ایسے وقت اپنے مکان سے چلو کہ جس سے وعدہ کیا ہے اوسکے مکان پر آٹھہ بجے پہونچ جاؤ انگریزون کی عادت ہے کہ جب وہ کسی کمیٹی یا دعوت مین آٹھہ بجے بلائے جاتے ہین تو قبل آٹھہ بجنے کے اوس جگہہ کوئی نہین ہوتا اور آٹھہ بجنے کے دو تین منٹ قبل گاڑی اور فٹن سے سارا رمنہ بھر جاتا ہے ہر شخص ایسے وقت اپنے مکان سے چلتا ہے کہ جائے موعودہ پر آٹھہ ہی بجے پہونچ جاتا ہے یہہ بھی نہین چاہئے کہ آٹھہ بجے انسان بلایا جائے اور پانچ ہی

سے بچے سے موجود ہوجائے بلکہ ہر حال مین وعدہ کے موافق کرنا چاہیے

ملاقات

عالم حکیم اور تجربہ کار لوگون سے ملاقات کرو اونکی خدمت مین جاؤ کہ لطف زندگی پاؤ گے جاہل اور بدوضع لوگون کی صحبت سے بچو نہ اونکے پاس جاؤ نہ اپنے پاس بلاؤ کہ پہلے ذلت آخر کو ندامت اوٹھاؤ گے لوگون کی ملاقات کو زیادہ نہ جاؤ کہ توقیر تمھاری کم ہوجائیگی بیغرض اور کم ملاقات کرو کہ محبت زیادہ ہو جسکے گھر جاؤ تو بہت نہ بیٹھو اور بہت نہ بولو کہ صاحب خانہ پر جبر ہوگا اور جو شخص تمھاری ملاقات کو آئے تو اوسکے ساتھ تعظیم اور اخلاق سے پیش آؤ کہ وہ تم سے ناخوش نہ ہو اگر کوئی عالم یا حاکم یا معزز آدمی تمھارے گھر مین آئے تو آنیکی خبر سنکر اپنی جگہہ سے دور تک جاؤ اور بہ تعظیم تمام اپنے ہمراہ لے آؤ اسکو استقبال کہتے ہین اور جب وہ رخصت ہو تو اوسکو اپنی جگہہ سے دور تک پہونچاؤ اسکو مشایعت کہتے ہین عالم کی قدر اور عزت دولتمند سے زیادہ ہے کیونکہ علم جوہر ذاتی ہے اور دولت علم کی لازوال ہے ہمیشہ آدمی کی ساتھ ہے اور دولت کو بقا نہین

انگریزون کی ملاقات

انگریزون کی ملاقات بذریعہ ٹکٹ کے کیا کرو کہ یہہ اونکے
عادات اور آداب مین داخل ہے جن صاحب کی ملاقات کو
جاؤ پہلے اپنے نام کا ٹکٹ بہیجدو جسپر تمھارا نام انگریزی مین
لکھا ہوا ہے اگر وہ ٹکٹ تمھارا رکھہ لیا جاوے تو ضرور ہے
کہ ملاقات ہو اور شاید کسی سبب سے اوس وقت ملاقات نہو
تو ٹکٹ رکھہ لینے کے یہی معنی ہین کہ ملاقات ہوگئی اور یہ بڑے
تکلف کی بات ہے لیکن ہندوستان کے اکثر لوگ اسکو نہین
سمجھتے ہمکلام ہونے ہی کو ملاقات جانتے ہین اور بغیر ملاقات
کے پھر آنے کو بیعزتی سمجھتے ہین حالانکہ کوئی بیعزتی کی بات
نہین ہے ہر شخص عاقل اپنے وقت کو عزیز رکھتا ہے اور اپنے
وقت کے ضائع ہونے کا اوسکو نہایت افسوس ہوتا ہے
خصوصًا اون لوگون کو جو دور سے اپنا وطن چھوڑ کر نوکری کرنے
آتے ہین اکثر دیکھا ہے کہ ہندوستانی یورپین کی ملاقات
مین بہت اصرار کرتے ہین اور ایسا تنگ کرتے ہین کہ آخر اونکو
بداخلاقی کرنی ہوتی ہے اور یہ خود شرمندہ ہوکر پھر آتے ہین ایکدن
مین ایک صاحب کی ملاقات کو گیا صاحب نے مہربانی سے
بُلالیا دو چار ہی باتین ہوئین تھین کہ چپراسی نے زبانی عرض کی

کہ فلان بابو صاحب بھی حاضر ہین صاحب نے فرمایا کہ اسوقت
فرصت نہین ہے تھوڑی دیر کے بعد پھر اوسنے آکر عرض کی
کہ بابو صاحب کہتے ہین کہ اس وقت ضرورت ہے اور ہم ابھی
گانون پر سے چلے آتے ہین یہہ سنکے صاحب کو کچھہ غصہ آیا
لیکن اپنے اخلاق سے پھر بھی یہی فرمایا کہ آج ہم ملاقات نہین
کر سکتے اسپر بھی اونکو چین نہوا پھر اونھون نے کسی طرح سے
چپراسی کو بھیجا اوس کمبخت چپراسی کی شامت آئی اوس نے
پھر آکر التماس کیا کہ بابو صاحب کہتے ہین کہ پھر کس دن ہم حاضر
ہون اس بات پر صاحب کا منہ غصہ سے سرخ ہو گیا لیکن
نہایت مترحم اور متحمل تعلیم یافتہ تھے ضبط کر کے چپراسی سے
اسی قدر فرمایا کہ تو سامنے سے چلا جا وہ چپراسی مارے خوف کے
شاید پھر بابو صاحب کے پاس نہین گیا اور یہان اس بے لطفی
کے ساتھہ تھوڑی دیر تک ملاقات رہی جب مین رخصت ہو کر
باہر آیا تو دیکھا صاحب کی جوڑی تیار ہے اور بابو صاحب بھی
چپراسی کے منتظر ہین اسی عرصے مین صاحب بھی نکل آئے
بگھی پر سوار ہوتے ہی تھے کہ بابو صاحب نے دوڑ کر سلام کیا
لیکن کچھ کہنے نہ پائے اور صاحب سوار ہو گئے اس حکایت پر

غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ ملاقات کا ہے کو ہے زبردستی کی حماقت ہے۔

محبّت

جانتے ہو محبّت کیا چیز ہے دنیا مین جو اللہ تعالیٰ کی رحمت عام اپنی مخلوق کے ساتھہ ہے اوسکا نام محبت ہے اور محبت کے کئی نام ہین عشق ذوق شوق عنایت شفقت الفت مروت خواہش جذب رفق مدارات انس ہمدردی سمجھہ لو کہ سب آدمی ایک ہی جوہر سے پیدا ہین اور ایک کو دوسرے سے تعلق ہے انکی مثال ایسی ہے جیسے آدمی کے بدن مین ہاتھہ پانون یا اور اعضا اگر آدمی کی ایک اونگلی دُکھتی ہے تو سارے بدن کو اوسکے تکلیف ہوتی ہے اسی طرح آدمی کی ایذا سے آدمی کو ایذا ہونی چاہئے اور اوسکی راحت سے راحت اگر کہین کہین اس مین زیادتی اور کمی پائی جاتی ہے تو یہہ تعلقات دنیا کے موافق ہے مثلاً اگر کسی شخص اجنبی کو تم تکلیف مین دیکھو تو تمکو اوسکی تکلیف سے کم رنج ہوگا بخلاف اسکے کہ تم کسی اپنے دوست کی ایذا سے آگاہ ہو تو تمکو اوسکا بہت صدمہ ہوگا یہہ بات کچھہ انسان ہی پر موقوف نہین ہے بلکہ خالق اکبر نے اپنی رحمت عام

سے جانورون کو بھی ایسی ہی محبت عنایت فرمائی ہے دیکھو
ایک کبوتری دوسری کبوتری کے انڈے کو سیتی ہے اور
بچے نکالکر پرورش کرتی ہے ایک جانور کو ستاؤ تو سب
پریشان ہوجاتے ہین افسوس ہے اون لوگون پر جو آدمی کو
تکلیف دیتے ہین یا جان سے مار ڈالتے ہین لازم ہے کہ آدمی
کی راحت دیکھکر خوش اور تکلیف دیکھکر غمگین ہو جہان تک
تم سے ہو سکے ہر شخص کے ساتھہ نیکی کرو اور کسیکو کسی طرح کی
ایذا نہ دو سب سے زیادہ اپنے بھائیون اور عزیزن کے ساتھہ
تواضع اور محبت سے پیش آو کسی کو اپنا دشمن نہ بناؤ اور
دوستی کے بھی معنی سمجھہ کو

دوستی

تم اگر کسی کے دشمن نہین ہو تو سب تمھارے دوست ہین
یہان تک کہ جانور بھی تمکو ایذا نہین دے سکتے بھڑ یا شہد کی
مکھی جسکو زنبور کہتے ہین جب اوسکو مارنے کا قصد نکروگے
ہرگز تمکو نہ کاٹے گی غرض اس بیان سے یہہ نہین ہے کہ تم براہ
محبت شیر کے پنجرے مین ہاتھہ ڈالدو یا سانپ کو پکڑلو بلکہ اس
سے مقصود یہہ ہے کہ جس سے محبت کروگے یقین ہے کہ

وہ بھی تم سے محبت کرے اور تمہارا دوست ہو جائے

نکاح

دانشمندی یہہ ہے کہ جب تک تمکو تحصیل علم سے فراغت نہو اپنی شادی نہ کرو جب تمہاری شادی ہو جائے تو اپنے بال بچون کا بوجھہ مان باپ پر نہ ڈالو خود اونکی خبر لو عورتون کی تعلیم مین کوشش کرو اگر تمہاری بی بی اپنے بزرگون کی غفلت سے پڑھی لکھی نہو تو تمکو لازم ہے کہ اوسکو اسقدر پڑھا دو کہ وہ مسئلہ مسائل کی کتابین جو اُردو زبان مین ہین بخوبی پڑھہ لے اور انتظام خانہ داری کے لیئے کچھہ حساب بھی سکھا دو تاکہ تمہاری زندگی آرام سے بسر ہو اور تمہارا دل بسبب جاہل ہونے عورت کے نفرت بھی نکرے اور ایک بی بی کی زندگی مین دوسرا نکاح نہ کرو کیونکہ حسن معاشرت اور اطمینان دلی باقی نہین رہتا ہے اور دوسرا نکاح کرنا خود اپنے اوپر اور اپنی بی بی پر بہت ظلم کرنا ہے اگرچہ شرعاً جایز ہے لیکن خدا نے عدالت کی نہایت عمدہ شرط کی ہے اسکی پوری پوری تعمیل معمولی بات نہین ہے پھر اگر تمنے عدالت نکی تو خدائی مواخذہ جدا سر پر رہا اور ہر روز کی کوفت الگ ہوگی

خانہ داری

اپنے گھر کا انتظام ایسا کرو جیسے کوئی بادشاہ اپنے ملک کا
انتظام کرتا ہے اگر بی بی تمہاری سمجھدار ہے اور سلیقہ مند تو
جو کچھ تمہاری آمدنی ہے سب اوسکے حوالے کرو کہ وہ کل انتظام
گھر کا تمہاری مرضی کے موافق کریگی اور تمہارا ایک پیسہ بھی نقصان
نہونے دیگی لیکن اگر اوسکو عقل نہین ہے یا فضول خرچ ہے
تو بقدر مناسب اوسکے چھوٹے بچونکی پرورش اور آسایش
کیواسطے ورماہہ مقرر کردو اور اوسکو کسی طرحکی ایذا یا تکلیف
ندو کیونکہ وہ دنیا مین سب سے زیادہ تمہاری انیس
اور ہمدم ہے تنبیہ بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ شادی کرنے
کے بعد آدمی اپنی مان باپ کی خدمت کو بھول جاتا ہے
لیکن جو سمجھدار اور سعادتمند ہین وہ بعد شادی کے
زیادہ تر اطاعت اور فرمان برداری مان باپ کی کرتے ہین
اور اونکو کسی وجہہ سے تکلیف نہین دیتے تمہاری حیثیت
اور مقدور کے موافق تمکو اسباب اور چیزین بھی چاہئیین اور
اونکی احتیاط بھی تم پر لازم ہے

اولاد

اولاد اگر نیک ہے تو سبحان اللہ یہہ بہت بڑی دولت ہے

ہر کام کے واسطے تدبیر ضرور ہے اولاد کے بہتر ہونے کی تدبیر
اونکی تعلیم ہے جو اونکے ماں باپ کے اختیار مین ہے عقل
اور عمدہ خیالات لڑکون مین جب ہی ہوتے ہین کہ جب
اونکی تعلیم ابتدا ہی سے اچھی کیجائے ہندوستان کے لڑکے
اکثر جاہل رہ جاتے ہین اور اون کی عادتین خراب ہوجاتی
ہین اسکی وجہ یہہ ہے کہ بچپن سے اونکے ماں باپ کی
محبت اونھین بگاڑ دیتی ہے چھوٹی عمر مین ماں باپ سے
لاڈلے ہوتے ہین کھیل کود مین مصروف رہتے ہین پڑھنے
لکھنے سے بھاگتے ہین ماں باپ اونکے ناز اوٹھاتے ہین
اور اونکی حرکتون سے خوش ہوتے ہین یون ہی اون کی
خصلتین بگڑتے بگڑتے اِس درجہ تک پہونچ جاتی ہین کہ پھر
اونکا سنبھلنا دشوار ہوتا ہے جب وہ لڑکے جوان ہوتے ہین
تو دو حالتین اونکی ہوتی ہین اگر غریب ہین تو اونکی بے ہنری اور
اونکے خیالات اون سے چوری کراتے ہین جوا کھلواتے ہین
اور اگر امیر ہین تو اپنے ماں باپ کی دولت پر قابض ہوتے
ہین اوس وقت زمانہ کی بُری ہوا اونکو اور بھی لے اوڑتی
ہے ایک تو وہ پہلے ہی سے بگڑے ہوے تھے دوسرے

مفت کا مال ہاتھہ لگا تیسرے خود مختار ہوے چوتھے
دو چار شہدے یار ہوے پھر دنیا بھر کی بُری باتین ہونے
لگین بچپن تو ماں باپ کے لاڈ پیار نے کھویا جوانی یون برباد
ہوئی جب وہ دولت صرف ہوگئی بھیک مانگنے لگے پس
لازم ہے کہ اولاد سے زیادہ محبت نہ رکھو اور اونکی بیجا
نازبرداری نکرو کہ اونکے حق مین سم ہے

اولاد کی تعلیم

جب تمھارا لڑکا پانچ برس کا ہو تو اوسکو پڑھنے بٹھاؤ لیکن
اوسکے مکتب کے نام سے اپنا حوصلہ نہ نکالو کہ یہ بڑی حماقت
ہے اوسی روپیہ کو تعلیم اور تربیت مین لڑکے کی خرچ کرو —
جسدن تم اپنے لڑکے کو پڑھنے کے لیئے بٹھاتے ہو وہ پہلا دن
تعلیم کا ہے یہ دن مبارک اسلیئے ہے کہ ایک خوشی کے آنیوالے
دن کی خبر دیتا ہے ۔ بشرطیکہ تمھاری دلی توجہ اور پڑھنے والے کا
شوق استقلال کے ساتھہ قائم رہے یہ وہ دن ہے کہ تم ایک
امید کا بیج بوتے ہو اسکا بار ور اور تیار ہونا تمھارے فرزند کو
بکار آمد علوم مروجہ زمانہ کا حاصل ہوجانا ہے یہہ وہ دن ہے
کہ تمنے اپنے خاندان کے نام و نشان کو بلند کرنے کا قصد کیا ہے

پس ایسے دن کا شکریہ یہہ ہے کہ موافق اپنے مقدور اور حوصلے کے
دس بیس پچاس سو دو سو پانسو ہزار جسقدر تمکو توفیق ہو
کسی مدرسہ مین نقد بھیجد و کہ غریب طالب علمون کے پڑھنے
لکھنے کی چیزون مین خرچ کئے جائین روپیہ کو موقع اور محل پر
خرچ کرنا دانشمندی ہے پس مکتب کے دن مدرسہ مین روپے کا
بھیجنا دانشمندی کی بات ہے اور مٹھائی تقسیم کرنا عوام کا فعل
ہے تعلیم کے واسطے ابتداہی سے ایک معلم ذی استعداد لائق
اور ہوشیار زیادہ مشاہرے کا نوکر رکھو جو لڑکے کے دلمین
پڑھنے کا شوق پیدا کر دے - اچھی باتون کے سیکھنے کیطرف
رغبت دلائے کھیل مین بھی کام کی باتین بتائے حرف شناسی
کے بعد اپنی ملکی زبان مین ایسی کتابین پڑہانی چاہئے جن سے
پڑھنے کی مہارت بھی ہوتی جائے اور مفید باتین بھی معلوم ہون
تمکو چاہئے کہ ہفتے مین کم سے کم تین مرتبہ لڑکے کا امتحان لو اور
اوسوقت کے مناسب انعام دو جب اوسکی استعداد کچھہ درست
ہوجائے تو ہفتے مین ایک بار امتحان لیا کرو - ہمیشہ لڑکے کی
ہمت کو بڑہاتے رہو جو باتین زبانی بتائی جائین (جنکا ذکر علم
کے بیان مین ہو چکا ہے) اونکو ہمیشہ پوچھہ لیا کرو - الحاصل

جب تمهارا لڑکا اردو کی دو چار مفید کتابین قرآن مجید با ترجمه نهایت
صحت کے ساتهه فارسی مین گلستان سعدی کا آٹهوان اور پهلا
باب سمجهکر پڑهه لے فارسی سے اردو مین اور اردو سے فارسی مین
ترجمه کرنے لگے عربی کے جملون مین فعل فاعل مفعول به مفعول فیه
مفعول مطلق ظرف زمان ظرف مکان جار مجرور وغیره بتانے لگے
حساب مین اربعه تناسبه تک سمجهکر سیکهه لے انگریزی کی دو تین
کتابین چهوٹی چهوٹی پڑهه لے کچهه انگریزی لکهنے بهی لگے پهر سرکاری
اسکول مین داخل کردو اس عرصه مین تمهارے لڑکے کی عمر دس
برس کی هو جائیگی اور جسقدر باتین اوپر بیان کی گئی هین سب بخوبی
آجائینگی البته تمهاری دلی توجه پڑهانے والے کی لیاقت اور بهتر
طریقه تعلیم شرط هے سرکاری اسکولون مین نهایت عمده تعلیم
هوتی هے هرگز ایسی تعلیم گهر مین ممکن نهین جب لڑکا اسکول مین
داخل هو اوسوقت مین ایک انگریزی دان کا نوکر رهنا ضرور
هے اسکول کے پڑهے هوئے سبق کو بخوبی یاد کرانے اور انگریزی
مین گفتگو کی مشق اور بهت سے امورات مین انگریزی دان معلم
سے مدد ملیگی اس خرچ مین هرگز کوتاهی نه کرو تعلیم کے متعلق جهانتک
خرچ کروگے فائده سے خالی نهین لڑکون کے پڑهنے لکهنے کی

چیزین اونکی خواہش اور حاجت سے زیادہ موجود کردو عمدہ
تعلیم دینے کوشش اون ضروریات کے جانو جن سے بقاء زندگی
ہے جیسے کھانا پینا ہوا سونا جاگنا بول و براز بقاء زندگی کے
لیئے ضروری ہے اوسیطرح علوم مروجہ زمانہ کا حاصل کرنا بھی
انسان کی بقاء زندگی کے لیئے لازم اور ضروری سمجھا گیا ہے
بے علم بھی جیتے ہین مگر مثل اپاہج اور مفلوج کے پھر کیا ایسون
کی زندگی کو زندگی کہینگے یہ تو مرنے سے بدتر ہے کہ نہ نعمت
دنیا سے او نہین کچھ حاصل نہ زندگی کا کچھ لطف اسلیئے ہر انسان کو
لازم ہے کہ اپنی اولاد کی عمدہ تعلیم دینے مین کوشش کرے
اور سرکار ملکہ معظمہ خلد اللہ ملکہا کی عملداری مین آزادی اور علم کی
قدردانی اور رعیت پروری کو بہت غنیمت سمجھے جس طرح
لڑکون کی تعلیم ضروری اور واجبات سے ہے اوسیطرح لڑکیون کو
اسقدر پڑہانا لکھانا نہایت ضرور ہے کہ وہ اپنے روزمرہ کے
خرچ اخراجات کو لکھہ پڑھ لین چھوٹی چھوٹی اُردو کی کتابین پڑھکر
اپنی شرع کی ضروری باتون سے واقف ہو جائین بیہودہ رسومات
کی پابندی چھوڑین ضروری خرچ اور بیہودہ خرچ کو سمجھہ لین —
عورتون کی جہالت سے بڑا نقصان ہوتا ہے ۔ مگر کوئی نہین سمجھتا

ہندوستان مین ترقی اوسیوقت شروع ہوگی جب اہل ہند لڑکیون کی تعلیم کی طرف متوجہ ہونگے ہندوستان کی عورتین مردون کی غفلت سے اسطرح زندگی کے دن کاٹتی ہین جسطرح بے ہاتھہ پانون والا اندہا اور بہرا ہو پس تمکو ضرور ہے کہ جسقدر اوپر بیان کیا گیا ہے اوسقدر عورتون کو ضرور پڑھادو اور اتنا پڑھا دینا کچہہ مشکل نہین ہے۔

تربیت

تربیت تعلیم سے بھی مقدم اور ضروری ہے اسلیئے چاہئے کہ جب بچے بولنا شروع کرین اوسیوقت سے اس بات کا خیال رکھا جاے کہ نامہذب الفاظ بچون کی زبان پر نہ آئین اکثر ماماتین نوکر بچون کو چھیڑکر اونکی سخت زبانی سے خوش ہوتے ہین اور ماں باپ بھی محبت سے کچھہ خیال نہین کرتے اور بچون کی زبان گالی اور سخت کلامی کی خوگر ہوتی جاتی ہے کسیقدر سمجھہ کے درست ہونے پر بزرگون کے سامنے اونکے خوف و لحاظ سے نامہذب لفظ نہین بولتے ہین مگر جب زبان غیر مہذب الفاظ کی عادی ہو چکی تو بڑے ہونے پر بھی اونہین لفظون کی مشاقی نوکرون اور غریب مزدورون پر ہوا کرتی

سے تم اگر تعظیم کے الفاظ سے چھوٹون کو مخاطب کروگے تو اس
سے تمھاری بزرگی مین کوئی نقصان نہین آئیگا مگر نفع یہ ہے
کہ وہ تربیت پا جاینگے بڑون کی تعظیم برابر والون کے ساتھہ محبت
اور اخلاق کا برتاؤ چھوٹون پر رعایت اور رحم کرنیکی تعلیم بچپن ہی
سے کرنی چاہیے جو کھیل لڑکون کے لیئے نافع اور جائز ہون
وہ سب تمھارے سامنے کھیلنے کے وقت کھیلین اور جو ناجائز
اور مضر ہین وہ نہ تمھارے سامنے کھیلین نہ پیٹ پیچھے لڑکون کو
تمھارا خوف اتنا نہین ہونا چاہیے کہ تمھاری صورت دیکھکر ہوش
باختہ ہوجائین نہ اتنا شوخ کردو کہ تمھارے روبرو بدتمیز اور
بے تہذیب باتین کرین ؎ درشتی و نرمی بہم در بہ است
چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است ✣ پہلی صورت مین نقصان
یہ ہے کہ لڑکے تمھاری صحبت سے بھاگینگے تم سے چھپ کر
نوکرون مین بیٹھینگے بے ضرورت حقہ پینگے اونہین کے
افعال واقوال اختیار کرینگے اور دوسری صورت مین یہ خرابی
ہے کہ بڑے ہونے پر تمھارے بھی ساتھہ اسی حالت کا ... یون
رہ جانا ممکن ہے رشتہ کے بزرگون اور برابر وا... ... ت انسان
پوچھتا ہے ۔ تم اپنے لڑکون کی تعلیم کے ... ... کرتا ہے گو قوم

اوسکی سمجھے یا نہ سمجھے علم ہی کی بدولت انسان کی عزت روز بروز
زیادہ ہوتی ہے عمل جب تمنے علم حاصل کیا تو لازم ہے کہ
اوسپر عمل بھی کرو تاکہ اوس علم سے تمکو بھی فائیدہ ہو اور دوسرے
بھی نفع اوٹھائین کیونکہ علم بغیر عمل کے کسی کام کا نہین ہے اگر
دین کا علم حاصل کیا اور موافق اپنے مذہب کے احکام بجا نہ لائے
تو تمکو علم دین حاصل کرنے کا کیا نفع ہوا اور دوسرون کو کیا فائدہ
پہونچا تمنے اگر دنیاوی علوم حاصل کیئے اور اوسکی قوت سے
عمدہ عمدہ باتین کام کی نہ نکالین جس سے ہر ایک کو فائدہ آسانی
آرام حاصل ہو تو تمکو علم کا کیا نتیجہ ملا تاریخ کے پڑھنے سے معلوم
ہو گا کہ جلال الدین محمد اکبر شاہ کے وقت مین ڈاک کا کچھہ انتظام
ہوا تھا وہ بھی اسطرح پر کہ پانچ پانچ کوس پر گھوڑے کی چوکیان
بٹھائی گئی تھین اور سوار معین تھے اس ذریعہ سے دو سو کوس
کی خبر بادشاہ کو چار روز مین پہونچ جاتی تھی یہ بات اکبر کی عمدہ ترین
کامون مین سے ہے اب ڈاک کے انتظام کو دیکھو کہ ہر ادنے اور
اعلا کو سرکاری ڈاک سے کس قدر فائدہ آسانی آرام حاصل ہے
اور سرکار کو بھی نفع ہے اکبر کو اپنی ڈاک سے خود ہی نفع تھا اوسوقت
مین بغیر قاصد بھیجے اور روپیہ خرچ کیئے ہوئے کسی کو کسی کی خبر معلوم

نہین ہوتی تھی اب آدھہ آنے مین جہان چاہو خط بھیجدو بے تردد مکتوب الیہ
کو پہونچ جائیگا تھوڑے دنون سے اور بھی زیادہ آسانی ہوگئی ہے
کہ ایک پیسے مین بھی تھوڑا حال معلوم ہوسکتا ہے ممکن ہے کہ اس سے
بھی زیادہ ہر ایک بات مین آسانی ہوجاے کیونکہ زمانہ ہر وقت ترقی
کر رہا ہے تھوڑے عرصہ کی بات ہے کہ سرکاری ڈاک مین یہ انتظام
نہ تھا اب پہلے کی نسبت بہت آسانی ہوگئی اوس زمانہ مین دوسو
کوس کی خبر چار روز مین بادشاہ کو پہونچتی تھی اور اس زمانہ مین
تاربرقی کے ذریعہ سے ہزار کوس کی خبر چار گھنٹے مین ہر شخص کو مل
سکتی ہے ریل سے سفر کسقدر آسان ہوگیا چیزون کو دیکھو کتنی افراط
سے بننے لگین یہ کپڑے جو اسوقت کل کے ذریعہ سے بنے جاتے
ہین پہلے کہان میسر تھے یہ چھاپہ کہان تھا اسکے وجہہ سے وہ کتابین
جو سواے شاہی کتب خانہ کے اور کہین مل نہین سکتی تھین اب
وہی کتابین فقیر کے پاس موجود ہین سب چیزون کا یہی حال ہے
گھڑی چاقو بگی فٹن الماری لمپ کنول جھاڑ چربی کی بتی کاغذ
وغیرہ کس کس چیز کو لکھون پہلے ان چیزون کا نام بھی کوئی نہین
جانتا تھا اور اب کس افراط سے دنیا مین پھیلی ہوئی ہین یہ سب جلوہ
علم اور عمل کا ہے اگر یورپ والے بھی علم حاصل کرکے ہندوستانیون

کسیطرح سے نہ کسی کو بتاتے نہ خود کام مین لاتے تو آج یہ چیزین آرام
اور نفع دینے والی دنیا مین نہوتین اور زمانے کی ترقی معلوم ہوتی
اگلے زمانہ مین بندر کی تشریح سے صرف بڑے اعضا کی ہیئت اور
ہڈیون کی گنتی بتائی گئی تھی جو اوسوقت کا مقتضا تھا اب اس
اونیسوین صدی مین ہزارون آدمی کی تشریح سے بدن انسان کی
عمدہ عمدہ بکار آمد باتین اور خدا کی بڑی بڑی صنعتین معلوم ہوتی
جاتی ہین ازانجملہ لندن کی ایک حکایت ہے کہ ایک شخص کسی کے
ہاتھہ سے مارا گیا قاتل کا پتا نہین چلتا تھا ایک ڈاکٹر نے قاتل کی صورت
مع تلوار کے مقتول کی آنکھہ کے پردے مین پائی اور خردبین شیشہ کے
ذریعہ سے لوگون کو دکھلائی اونہین لوگون مین اوسکا قاتل بھی تھا
اوسنے بھی دیکھا اور جرم سے اقرار کیا اور اپنی سزا کو پہونچا اسیطرح
بہت سی عمدہ اور عجیب باتین علم اور عمل کی بدولت ان لوگون سنے
ایجاد کی ہین جنکی شرح کیواسطے ایک دفتر چاہیے حاصل کلام یہ ہے
کہ تم بھی علم حاصل کرو اور اوسپر عمل کرو اور اپنی اصلاح اور قوم کی
فلاح مین دامے درمے قدمے دل سے کوشش کرو۔

صحت جسمانی

آدمی کا تندرست رہنا بڑی دولت ہے اسی پر سب کام موقوف ہین

تندرستی نہو تو انسان سے کوئی کام نہین ہوسکتا ہے اس لیئے
چاہیئے کہ جن امرون سے تندرستی قایم رہ سکے اونکو آدمی اختیار
کرے روزانہ سویرے اوٹھنا ضروریات سے فرصت کرکے
محفوظ جگہ مین سرد پانی سے نہانا صاف قمیص کا پہننا کچھ جسمانی
محنت کرلینا پھر چاے کے ساتھہ مختصر سی غذا کرلینا جب خوب
بہوکہ معلوم ہو تو جسقدر رکہا سکتا ہے اوس سے کم کہانا ہلکی لطیف
غذا کا کہانا پانی صاف کیا ہوا کم پینا مکان کا صاف رکھنا پایخانہ
اور بدررو کا نہایت صاف رکھنا کہ بدبو نہو دھوئین غبار سے
بچنا ہوا سے بدن کو بچانا علے الخصوص برسات مین یا جب
پانی برس کر سرد ہوا چلتی ہے اوس سے زیادہ احتیاط کرنا
موٹے کپڑے کا پہننا تاکہ ہوا سے بدن محفوظ رہے چست لباس کا
پہننا اس سے بھی وہی فائدہ ہے نشہ کی چیزون سے پرہیز کرنا
شبنم سے احتیاط کرنا پاؤنکو پاتابہ سے گرم رکھنا آٹھوین دن
ناخنون کا کٹوانا چھوٹے چھوٹے بال سر مین رکھنا یہ سب امور
باعث تندرستی ہین شب کو صاف روشنی مین بیٹھنے سے
خیالات عالی ہوتے ہین عقل کی تیزی بڑہتی ہے اندھیرے اور
دھوندھلی روشنی سے عقل کند ہوتی ہے —

زیادہ تر سینہ کو ہوا سے بچانا چاہیئے ۲ سید محمد

پیرون کے ناخن پانچوین دن کٹوانا چاہیئے ۳ سید محمد

اولاد کی شادی

بلوغ سے پہلے ہرگز شادی نہین کرنی چاہئے لڑکی کی شادی
جس سے کرنا چاہئے تو اوسکی شرافت (یعنی قابلیت اور نیک چال
چلن) کا دیکھنا ضرور ہے تاکہ آیندہ افسوس نکرنا پڑے شادی
مین فضول خرچ نہ کرو اوسکے بدلے اپنی اولاد کو نقد حوالہ کردو
کہ اوسکے کام آئے اگر تمکو مقدور کم ہے تو بھی قرض نہ لو جسقدر
تمہارے پاس ہے اوسیمین انجام کردو حوصلہ وہین تک کرو
جہان تک تمکو قدرت ہے اپنے مقدور سے زیادہ خرچ کرنا نام
آوری نہین ہے بڑی نادانی ہے قرض لیکر ناچ برات اور
دعوت مین خرچ کرنیوالے کو عالی حوصلہ نہین کہتے ہین ایسون کو
ناعاقبت اندیش کہنا چاہئے (جسکا ترجمہ نادان اور احمق ہے)
عالی حوصلہ وہ ہے جو شادی کرنے مین قرضدار نہو جاے لڑکون
کی شادی اوسوقت ہونی بہتر ہے جب وہ اچھی طرح سے علم حاصل
کرلین اور نہایت عمدہ بات یہ ہے کہ وہ اپنی شادی مین اپنی کمائی
سے خرچ کرین ہر حال مین فضول خرچ سے بچنا انسان کے لیئے نہایت
ضرور اور لازم ہے —

انتظام معاش

دنیا مین آدمی کے لیئے اطمینان کی چیز معاش اور ملکیت ہے
جسکے پاس ایک گانون ہے وہ اوس گانون کا راجا ہے بشرطیکہ
خوش انتظام اور ایمان دار ہو ملکیت خواہ سیر ہو یا ٹھیکہ اوسکا
انتظام بہت اچھی طرح سے خود کرو نوکرون کے حوالے نہ کردو
کیونکہ جو درد اوسکا تمکو ہوگا ویسا تمہارے ملازمین کو نہین ہوسکتا
لیکن دنیا کا کل کاروبار اعتماد پر ہے یہہ بھی ممکن ہے کہ کوئی
ملازم تمہارا نہایت خیر خواہ ہو اور تم کسی وجہہ سے اپنے مکان پر
نہین رہ سکتے ہو تو انتظام معاش اوس ملازم معتمد کے اختیار مین
رکھہ سکتے ہو مگر اوسکی نگرانی ہمیشہ اپنے اوپر واجب جانو مالگذاری
سرکار ہر قسط پر سب سے پہلے داخل کرنی چاہیئے ایسا نہ ہو کہ
جو آمدنی ہو وہ خرچ ہوتی جائے اور مالگذاری دیتے وقت مہاجن
سے قرض لینے کی نوبت آئے یہہ نہایت بد انتظامی اور ذلت
کی بات ہے اسی لیئے لازم ہے کہ آمدنی کو ضروری باتون مین
خرچ کرو اور ہر مہینے مین کچھہ جمع بھی کرتے جاؤ جب ملکیت کی مالگذاری
قرض کرکے دی گئی تو پھر سمجھہ لو کہ وہ معاش تمہاری نہین ہے
اگر ٹھیکہ دار قدیم ہے اور مالگذاری ہمیشہ ادا کرتا آیا ہے تو وہ جمع کے
سے کچھہ کم کرکے اوسی کے ساتھہ بندوبست کرو اپنی رعایا کو بچا

طرح کا ظلم نکرو اور نہ اپنے ملازمین کا ظلم اونپر ہونے دو ہر سال
ایک مرتبہ اپنے کل دیہات پر گشت کے واسطے جاؤ اگر زیادہ
معاش ہے تو انتظام بھی بڑا ہوگا ایسی صورت مین ملازمین معتبر
تحصیل اور انتظام دیہات کے واسطے مقرر کرو کوئی ملکیت بغیر
سمجھے ہوے مول نہ لو اور نہ زرپیشگی خرید کرو اگر متعلق معاش
کے کوئی مقدمہ دایر ہو تو حتی الوسع صلح کرلو اگرچہ خسارہ بھی تمہارا
ہو تو بھی اوسے گوارا کرلو کیونکہ لڑائی سے صلح بہتر ہے اپنے تئین
اور اپنی ملکیت کو ایسا صاف رکھو کہ تم پر خواہ تمہاری معاش پر
ایک پیسہ قرض نہونے پائے کیونکہ لاکھہ روپے کی معاش دنل
روپے کی اجرا ڈگری مین کوڑیون کے مول نیلام ہوسکتی ہے
اور قرض کے سبب سے بڑے بڑے زمیندار تباہ ہو گئے ہین

جمع وخرچ

جسقدر تمہاری آمدنی ہو اوسکا آدھا جمع رکھو اور آدھا اپنے اور اپنے
کل متعلقان کی ضروریات مین خرچ کرو آمدنی سے غرض یہہ ہے کہ
کہ جسقدر سال بھر مین از روے حساب کے تمہارا ہو وہی تمہاری
آمدنی ہے مثلاً تمہارا ایک گانون ہے جسکا چار ہزار روپے کی
ضرور بل ہے اوسمین سے ایک ہزار سرکار کی مالگذاری دیجاتی ہے

اور پچاس روپے انکم ٹکس ادا کرنا ہوتا ہے ڈیڑھ سو روپے سال
نوکروں کا درماہہ دینا پڑتا ہے اسکے بعد اب تمکو دو ہزار آٹھ سو
روپے بچے بس یہی سال بھر کی تمھاری آمدنی ہوئی اسمین سے تم
ایکھزار اور چار سو روپے اپنے اور اپنی خانہ داری کے انتظام مین
خرچ کرو اور باقی کو جمع رکھو کہ وہ بضرورت شدید تمھارے کام آئے
یہی انتظام کھیتی خواہ تجارت خواہ نوکری ہو سب مین چاہیئے حساب
ایک ایک پیسے کا لکھو اور ایسا صاف اور درست لکھو کہ کچھہ فرق
نہونے پاے ؞

کھیتی

زمیندار جسکی کچھہ کھیتی بھی ہے وہ سب سے زیادہ آسودہ اور
مرفہ الحال ہے ہر قسم کا غلہ دودھہ دہی گھی افراط سے اوسکے پاس
موجود رہتا ہے کسی چیز کی کچھہ کمی نہین انتظام عالم کے سبب سے
بادشاہ امیر غریب فقیر سب اوسی کے محتاج ہین کاشتکاری
کے قاعدے بہت ہین منجملہ اونکے ایک یہہ بات ہے کہ سو بیگھہ
کھیت کے واسطے چار ہل اور ایک ہل کیواسطے چھہ بیل چاہیئین
دوسرے یہہ کہ وقت پر فصل کی چیز بوئی جاے اور اوسکی حفاظت کیجاے
بعد اوسکے خدا کی عنایت کا امیدوار رہے —

تجارت

کھیتی کے بعد عمدہ چیز تجارت ہے چند آدمیون کی شرکت سے
جو تجارت ہوتی ہے اوسکو بشرط دیانت بہت جلد ترقی ہوتی ہے
اور اگر ایک آدمی چاہے کہ تجارت کو رونق دے تو یہہ بات
مشکل ہے بہر حال جب دس ہزار روپے پاس ہون تو پانچ
ہزار روپے سے تجارت شروع کرنی چاہیئے عمدہ قاعدے
تجارت کے یہہ ہین کہ کم نفع کو نفع اور زیادہ نفع کو ضرر سمجھے
دوسرے یہہ کہ جسقدر اصل اور نفع ہو اوسمین سے کچھہ خرچ نکرے
کہ آیندہ اوسکا نفع اور نقصان معلوم ہو تیسرے یہہ کہ جسکو قرض
دے اوس سے اپنے حساب کی کتاب پر بقید تاریخ دستخط ہوا لے
چوتھے یہہ کہ جھوٹھہ نہ بولے اور جس سے جو وعدہ کرے اوسکو
پورا کرے کیونکہ تجارت کا کارخانہ محض راستی ایمان داری
اور وعدہ پر جاری ہے جسنے ان اصول کے خلاف کیا وہ خراب ہوا

توکل

توکل کے معنی لغت مین اپنی عاجزی کا قائل ہوکر دوسرے پر بھروسا
کرنا ہے لیکن جو معنی شرعاً و عرفاً عمل کرنے کے لائق ہین وہ یہہ ہین
کہ اپنے سب کامون کو اپنے خالق کے سپرد کرنا اوسی کی ذات پر

ہر کام مین اعتماد کرنا اور بغیر توفیق خداوندی اپنے تئین ہر کام مین
عاجز سمجھنا پس تمکو بھی ایسا ہی توکل کرنا چاہیئے یہہ نہین کہ کاہلون
کی طرح ہاتہہ پانون توڑکر بیٹھہ رہو اور توکل کے نام کو بھی خراب
کرو اِس زمانہ کے لوگون نے توکل کے یہہ معنی سمجھے ہین کہ
اپنے تئین لولے لنگڑے اپاہج کی طرح عاجز بنا کر ڈال دینا اور
اِس بات کا متوقع رہنا کہ آسمان سے روزی ہمارے حلق مین
ٹپک پڑے گی اگر توکل کے یہی معنی سمجھے جائین جسمین آدمی پتھر اور
دیوار کیطرح بن جاتا ہے تو خداے پاک کے اکثر افعال کی تکذیب
لازم آتی ہے اللہ تعالے نے اِس عالم مین کسی چیز کو بیکار نہین
پیدا کیا جیسے ہاتہہ پانون آنکھہ کان حواس ظاہری و باطنی سوا
اِنکے اور صدہا قوتین عطا کی ہین اور ہر ایک کو ایک معین کام
کے واسطے مقرر فرما دیا ہے پس اِن نعمتون کو خدا کی معطل
کر کے کام مین نہ لانا صاف صاف خدا کی ناشکری کرنا ہے
جو لوگ دنیا مین اوسکے اسباب کے حاصل کرنے کی فکر نہین کرتے
اور دِن رات بیکار پڑے رہتے ہین شیطان طرح طرح کے وسوسے
اونکے دِل مین ڈالتا ہے فریب دیکر گمراہ کرتا ہے لطف یہ ہے
کہ اگر کوئی اونکو سمجھاتا ہے اور کام کی بات بتلاتا ہے تو کہتے ہین

کہیان اپنا توخدا پر توکل ہے سبحان اللہ کیا اچھا توکل ہے ایسے ہی
لوگون کے مناسب حال دو کاہلون کی وہ مشہور نقل ہے جو سر راہ
ایک گولر کے درخت کے نیچے پڑے ہوئے تھے خدا سب کو
اِس قسم کی کاہلی سے بچائے۔

تدبیر

قانون قدرت الٰہی کا یہہ عام قاعدہ ہے کہ ہر چیز کے ہونے کے
لیئے پہلے اوس سے اون چیزون کا ہونا ضرور ہے جو اوس
چیز کے ہونے کے لیئے ضروری سبب ہین کوئی شے ہو خارجی
یا ذہنی اس قاعدہ سے مستثنی نہین ہے جتنی چیزین دیکھتے ہو
اون مین ایک بھی ایسی نہین جو بغیر اون چیزون کے ہو گئی ہو
جو اوسکے ہونے کے واسطے مقدم ہین جتنے خیالات ذہن مین
گذرتے ہین اونمین کوئی بھی ایسا نہین جسکے پہلے وہ باتین
ذہن نشین نہ ہو جاتی ہون جو اون خیالات کے پیدا ہونیکے لیئے
عادتاً ضروری ہون پس ہر چیز کے حاصل کرنے کے لئے اون
چیزون کا پہلے مہیا کرنا جو اوسکے لئے بطور آلات اور اسباب کے
ضروری ہین اسکا نام تدبیر ہے۔

امید

یہہ وہ چیز ہے کہ تدبیر کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے یعنی کسی
چیز کے حاصل کرنیکے لیئے اوس چیز کے اسباب مہیا کرنیکے بعد
اوس چیز کے حاصل ہونیکی توقع کرنا اسکا نام امید ہے لیکن جو
جو چیزین کسی چیز کے ہونے کی اصلی سبب نہون اون سے
اوس شئے کی امید کرنا تدبیر کی غلطی ہے اور بغیر اسباب کے
کسی چیز کے پیدا ہونے کا خیال کرنا نادانی ہے یا بغیر مہیا
کرنے اون اسباب کے جو اوس چیز کے حاصل کرنیکے واسطے
ضروری ہین اوس شئے کے حاصل کرنیکی توقع کرنا حماقت ہے
ان فقرون کو اچھی طرح سمجھنا چاہیئے —

تقدیر

اپنی سمجھہ کے موافق جب کل اسباب جمع کیئے تو امید بھی پیدا ہوئی
اور کسی سبب سے جو انسان کے اختیار سے باہر ہے ایسا اتفاق
ہوا کہ وہ چیز جسکی لیئے تدبیر کی گئی تھی حاصل نہوئی تو کہا جا سکتا ہے
کہ تقدیر موافق نہوئی **فائدہ** تدبیر امید اور تقدیر ان تینون چیزون
مین اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا تسلسل اور ارتباط
رکھا ہے کہ ایک کو دوسرے سے اور دوسرے کو تیسرے سے
تعلق ہے یہہ تینون باتین بہت عمدہ لکھی گئی ہین اور تینون کے

واسطے ایک مثال لکھی جاتی ہے اِس مثال کو سمجھ لوگے تو
وہ تینون باتین بخوبی سمجھ مین آجائینگی مثال دیکھو ایک دہقان
غلہ پیدا کرنے کے لیئے کیا کیا تدبیرین کرتا ہے پہلے وہ اچھی زمین
تلاش کرتا ہے جسمین کاشتکاری کی لیاقت ہو پھر اون آلات
اور اسباب کو مہیا کرتا ہے جن سے زمین درست کیجاتی ہے
پھر زمین کو بمشقت تمام درست کرتا ہے خودرَو گھانس اور
مضر چیزون کو زمین سے دور کرکے حسب خواہ بناتا ہے پھر
سونچتا ہے کہ کون سی چیز اس زمین مین بوئی جائے جس سے
لوگون کی احتیاج رفع اور مجھے نفع ہو آخر وہ فکر کرکے ایک
چیز اختیار کرتا ہے اور اوسکے بیج ڈھونڈھتا ہے بڑی تلاش
سے عمدہ بیج جو سڑے گلے نہون سوائی اور ڈیوڑھے دام
دیکر خرید کرتا ہے پھر اون بیجونکو کھیت مین ڈالکر مٹی مین چھپا
دیتا ہے اوگنے کے بعد اوسکی خبر لیتا ہے جو گھانس اوسمین خود
بخود پیدا ہوتی ہے اوسے دور کرتا جاتا ہے اور وقتاً فوقتاً
اوسمین پانی دیتا ہے سب سے زیادہ اوسوقت حفاظت
کرتا ہے جب کہ اوسمین دانے پیدا ہوتے ہین جنکے کھانے کو
چڑیون کے جھنڈ کے جھنڈ آتے ہین اِن امرون کے بعد خدا نے

اگر اوسکی کھیتی کو آفات ارضی وسماوی سے بچا یا تو وہ ایک ایک دانہ کے سو سو اور ہزار ہزار حاصل کرتا ہے اور اپنی کوشش کا ثمرہ پاتا ہے پس ان سب چیزون کا مہیا کرنا اور انتظام کا خیال رکھنا اسی کا نام تدبیر ہے اور بعد اس تدبیر کے پھل پانے کی توقع رکھنا سچی امید ہے اور باوجود اس قدر سعی اور کوشش کے آفت ارضی یا سماوی سے زراعت کا خراب ہو جانا تقدیر کی مخالفت ہے پس لازم ہے کہ تم ہر کام مین تدبیر سے غافل نہ رہو اور بعد تدبیر کے اللہ کے فضل وکرم کے امیدوار رہو ہر وقت اوسکے فضل کا بھروسا رکھو۔

نوکری

آدنی ترین امر یہہ ہے کہ آدمی نوکری کرکے تابعداری اختیار کرے بہرکیف کوئی نوکری ہو انسان کو لازم ہے کہ اپنے آقا یا سرکار کی اطاعت واجب سمجھے اپنے کام ہوشیاری سے موافق قانون اور حکم کے اچھی طرح سے انجام دے جو درماہہ مقرر ہے اوسی پر قناعت کرے رشوت نلے یہ نہایت چھوٹی بات ہے بلکہ ایک طرحکی چوری ہے رشوت لینے والے کی عزت کسی کے دلمین نہین ہوتی ہے نیت کو ہمیشہ درست رکھنے سے مرتبون کی ترقی ہوتی ہے

آدمی چھوٹے عہدے سے بڑے مرتبے کو پہونچ جاتا ہے اور بدنیت ایک نہ ایک دن اپنی نیت کا برا پھل پاتا ہے —

وکالت

ہر شخص کو آئین مجاریہ بادشاہ وقت کے موافق کاربند ہونا چاہیے پس ضرور ہے کہ ہر فرد بشر قانون سے واقفیت پیدا کرے لیکن یہہ امر بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر ملک مین رعایا کی ایک سی حالت نہین ہوتی ممکن ہے کہ سرکار کی رعایا مین بعض آدمی قانون سے بخوبی واقف ہون اور بعض نہون پس دو شخصون مین اگر کسی قسم کی مخالفت پیدا ہو تو اوس نزاع کے تصفیہ کے وقت وہ آدمی جو قانون سے واقف ہے اپنے طرفثانی پر ضرور غالب ہوگا اور دوسرا مغلوب پس اس بات کی اصلاح اور رعایا کی فلاح کے لیے عقلا نے ایک منصب جلیل اس غرض سے قایم کیا کہ جب آپسمین نزاع واقع ہو تو حاکم کے روبرو اوس نزاع کے تصفیہ کے واسطے دو منصب دار برابر کے اپنے اپنے فریق کیطرف سے مدعا کے ثابت کرنیکے لیے عمدہ دلیلین پیش کرین قانون مجاریہ کی موافقت یا مخالفت پر مباحثہ کرین الحاصل دونون لڑنے جھگڑنے والے ایک دوسرے سے بسبب اون منصب دارون کے کسی بات مین عاجز نہین وہ منصب جلیل اور

عہدہ برتر وکالت ہے یہہ منصب بشرط لیاقت وحفظ قانون
کے سرکار سے اون لوگون کو عنایت ہوتا ہے جو امتحان مین
کامل نکلتے ہین پھر اون لوگون کو ایسا اقتدار اور اختیار دیا جاتا ہے
کہ وہ ہمیشہ آئین کی پابندی کے ساتھہ قانون اور معاملات مین
مباحثہ کرنے کے مجاز ہوتے ہین اور جب تک اونکی بحث (قانون
مین ہو یا واقعات مین) تمام نہین ہوتی کوئی حکم مقدمہ کے ختم ہونے کا
نہین دیا جاتا وکلا کے لیئے آزادی بھی ایسی ہے کہ جب اونکی
خواہش ہو تو وہ مقدمہ کا مباحثہ اور عدالت کا حاضر ہونا قبول
کرین ورنہ وہ کسی طرح مجبور نہین کیئے جاسکتے اعتبار بھی ایسا کہ
بعد داخل ہونے اوس وثیقہ کے جسکو وکالت نامہ کہتے ہین کل کارروائی
مقدمہ کی وکیل ہی سے متعلق ہوجاتی ہے الحاصل حکام اور بادشاہ
اور رعایا کے بیچ مین وکیل ایک بڑا واسطہ ہے جسکے سبب سے
رعایا کو قوت اور آسودگی حاصل ہوتی ہے اور سرکار کو رعایا کی فلاح
کے ساتھہ انصاف کرنے مین وکلا کے سبب سے مدد ملتی ہے
فائدہ سوا شرافت اور دیانت کے اس عہدہ کے لیئے چار باتین
ضرور چاہئین اول یہ کہ آئین اور قانون اچھی طرح سے یاد ہو دوم
وجاہت ظاہری و باطنی سے اپنے تئین زرق برق رکھے سوم

تحریر یعنی اپنے موکل کا کل مطلب بدلائل و براہین بطور مختصر ایسا لکھے کہ طرفثانی کو جواب اوسکا مشکل ہو جاے چہارم تقریر کہ نہایت شایستگی اور متانت سے ادب کے ساتھہ کیجاے ۔

حکومت

اس عہدے کو اچھی طرح سے انجام کرنا وکالت سے زیادہ تر مشکل ہے اگر تمکو حکومت کا منصب حاصل ہو تو تم عدل کرو اور عدل بغیر چار صفتون کے نہین ہوسکتا پہلی دیانت کہ حق اور باطل کے جدا کرنے مین کسی سے کچھہ نقد یا جنس حیلتاً یا صریحاً نہ لو اور نہ اپنے ماتحت کو لینے دو معاملات کے انفصال مین کیسیکی رعایت مروت نکرو ذاتی رنج کی وجہ سے حق کا ناحق نہ کرو اپنے علم پر مقدمہ فیصل نکرو موافق رویداد کے حکم دو دوسرے عفت یعنی اپنے تئین تمام مکروہات اور حرام سے بچاے رہو کہ سبب تمھاری خفت اور رسوائی کا نہو تیسرے شجاعت سب سے بیخوف ہوکر انصاف کا حکم دو اور کچھہ پس و پیش نکرو چوتھے صداقت یعنی ہر حال مین سچ بولو سچ لکھو سچ پڑھو کسی وقت نفسانیت کو راہ ندو تمکو آگے معلوم ہوگا کہ حکومت بھی مزدوری کی قسم سے ہے جس شخص مین یہہ اوصاف پوری طرح سے موجود ہین وہ

البتہ حاکم عادل ہے عزت کے قابل ہے ورنہ ظالم اور بے عزت ہے

عدل

عدل اور انصاف کرنے مین جس قدر تکلیف ہو گوارا کرو کہ ایک ساعت
عدل کی بہت دنون کی عبادت سے مرتبے مین زیادہ ہے تاریخ
فرشتہ کی جلد اوّل مین مرقوم ہے کہ شہزادہ محمّد فتح پسر سلطان
فیروز شاہ باوجود صغر سنی کے تمام لہو و لعب سے پرہیز رکہتا تھا
صبح سے تا دوپہر اور شام سے پہر رات تک لکہنے پڑھنے مین
مصروف اور ہر وقت نہایت تمکین اور وقار سے رہتا تھا جب
کبہی کوئی امر اوسکے سامنے عرض کیا جاتا تو اوسکو اس عمدگی سے
فیصل کرتا کہ لوگون کو حیرت ہو جاتی کیونکہ عمر اوسکی دس برس کی تہی
ایک دن نیند کے غلبے مین مکتب سے اوٹھکر محل مین جاتا تھا
کہ تہوڑی دیر آرام کرے راہ مین ایک عورت ضعیفہ نے سامنے
آکر عرض کی کہ میرا لڑکا اور خاوند دونون ستار گانون سے کچھ مال
خرید کرکے تجارت کے لیئے بادشاہ کے لشکر مین لیئے جاتے تھے
قزاقون نے راہ مین اسباب چھین لیا وہ دونون بحال خراب
جب لشکر شاہی مین پہونچے تو لوگون نے بعلت جاسوسی کے اونکو
گرفتار کرلیا اب وہ جیلخانہ مین قید ہین اس سبب سے جہان میری

آنکھون مین سیاہ ہے شہزادے کو سوز وگداز پر اوس ضعیفہ
کے رحم آیا فرمایا اگر تو سچی ہے تو دو گواہ بغرض لا کہ اس امر کی گواہی
دین اوسنے عرض کی کہ گواہ تو بہت ہین لیکن میرے جانے اور
آنے تک دیر بہت ہوگی پھر مین آپ کو کہان پاؤنگی شہزادے
نے ہنسکر کہا کہ مین اسی جگہہ کھڑا رہونگا تو جا اور گواہون کو اپنے
لے آ جب وہ گئی تو ملازمین شاہی نے شہزادے سے عرض کی
کہ دھوپ مین کھڑا ہونا مناسب نہین فلان درخت کے نیچے
جو سامنے ہے چلکر توقف فرمائے شہزادے نے کہا مینے اوس
ضعیفہ سے وعدہ کیا ہے کہ تا آنے تیرے مین اسی جگہہ کھڑا رہونگا
تو اب کیونکر وعدے کے خلاف کرون غرض شہزادہ برابر دہوپ
مین کھڑا رہا یہانتک کہ وہ عورت آئی اور گواہون کو بھی اپنے
ساتھہ لائی گواہون نے شہادت دی بعد ثبوت بیان کے شہزادہ
اوس ضعیفہ کو ہمراہ لیکر باپ کے دربار مین گیا لوگون نے عرض
کی کہ بادشاہ آرام مین ہین شہزادہ دیوانخانہ مین بیٹھا رہا یہانتک
کہ بادشاہ بیدار ہوئے شہزادے نے ماجرا اوس عورت مظلومہ کا
مع شہادت گواہان کے بیان کرکے خاوند اور لڑکے کو اوس ضعیفہ
کے قید سے چھوڑا یا اور بعد اوسکے محل مین جاکر دوپہر کا کھانا قریب

شام تناول فرمایا فائدہ اچھون کے اچھے ہی ہوتے ہین سالکہ

نکوست از بہارش پیدا۔

افراط وتفریط

ہر بات کے واسطے کوئی سبب ضرور ہے آدمی مین جو بُری خصلتین
ہوجاتی ہین اون سے بچے رہو ایک افراط یعنی حد سے بڑھ جانا
صفت کا جیسے شجاعت یا سخاوت کہ اصل مین دونون عمدہ
صفتین ہین لیکن جب شجاعت حد سے زیادہ ہوئی تو تہور اور
سخاوت جب اپنی حد سے بڑھ گئی تو اسراف ہوکر بُری خصلتین
ہوگئین ایک سے جان کا نقصان دوسرے سے مال کا دوسرے
تفریط یعنی بالکل گھٹ جانا ایک عمدہ صفت کا یہان تک کے آدمی
اوس صفت سے خالی ہوجاے لیکن چونکہ انسان کا کسی بھلائی یا
برائی سے خالی ہونا محال ہے اس لیئے ایک کیفیت دوسری اوس
بھلائی کی جگہہ پیدا ہوجاتی ہے جو نہایت بُری ہے مثلاً وہی شجاعت
ردی ہوکر نامردی اور سخاوت بیکار ہوکر بخل ہوجاتی ہے جیسے
اچھا کھانا کہ رکھے رکھے خراب ہوکر بدمزہ ہوجاتا ہے پس معلوم ہوا
کہ آدمی مین جو بھلائی ہے وہ گھٹ بڑھکر برائی ہوجاتی ہے اسیطرح
سے اعتقادات مین بھی سمجھنا چاہیے پس ہر کام کو اپنی حد مین ہونا

بہتر ہے اس بات کو اچھی طرح سے خیال مین رکھو۔

کبر نفس

کبر نفس کے معنی نفس کی بڑائی یہہ انسان کی عمدہ صفت ہے علما نے اسکی بہت تعریف لکھی ہے اس صفت کے کئی خاصے ہین ایک تو یہہ کہ صاحب کبر نفس اپنی عزت کو لوگون کی تعظیم پر منحصر نہ جانیگا دوسرے یہہ کہ خوشامد کرنے والے کی تعریف پر خوش اور نادان کی مذمت کرنے سے غمگین اور غضبناک نہوگا تیسرے یہہ کہ لالچ یا رعب سے بڑے آدمی کی خوشامد نہ کرے گا چوتھے یہہ کہ صاحب کبر نفس کو بادشاہ یا حاکم وقت کے سامنے رعب نہ آئیگا اور دونون کو آدمی سمجھکر مطمئن رہے گا تاریخ روضۃ الصفا کی تیسری جلد مین مرقوم ہے کہ امام محمد تقی سات برس کی عمر مین بمقتضای سن ایک دن گلی مین اتفاق سے لڑکون کے ساتھہ کھیلتے تھے مامون بادشاہ وقت گھوڑے پر سوار آ پہونچا سب لڑکے بھاگ گئے لیکن امام محمد تقی کھڑے رہے بادشاہ نے گھوڑے کو روک کر تعجب سے پوچھا کہ میان لڑکے تم کیون نہین بھاگے اونہون نے فرمایا کہ نہ مین مجرم تھا جو بھاگ جاتا اور نہ تم ظالم ہو کہ تمھاری صورت دیکھکر انسان ضرور ہی بھاگے بادشاہ خوش ہو کر گھوڑے سے اوترا اور آپ کا بغلگیر ہوا پانچوین یہہ کہ

صاحب کبر نفس راحت تکلیف نشہ کی حالت مین خفیف اور
سبک حرکتین نہ کریگا فائدہ اس عمدہ صفت کا نام ہر جگہہ بدل
جاتا ہے بلا مین صبر کہلاتا ہے لڑائی مین ثبات معاملہ مین صفائی
کام مین استقلال فکر اور تردد مین مناسب تدبیر نشست برخاست
مین تمکین اور وقار سختیون مین ضبط لالچ مین خود داری جسمین یہ صفتین
پائی جائین وہی صاحب کبر نفس ہے تمکو لازم ہے کہ ان صفتون کو
اپنی ذات مین پیدا کرو اور ہمیشہ اس بات کا خیال رکھو کہ کبر نفس
اپنی حد سے بڑھ نہ جائے ورنہ غرور ہو جائے گا۔

غرور

غرور خلقت انسانی کے نہایت برخلاف ہے اسلئے اس سے نقصان
بھی زیادہ پہونچتا ہے + غرور بہت برا مرض ہے اس مرض مین
اکثر جاہل اور نادان انسان مبتلا ہو جاتے ہین + انسان کو لازم ہے
کہ جسطرح بدنی بیماریون مین ضرر کے خیال سے اوسکے دفع کرنے کی
کوشش کرتا ہے اوسیطرح غرور کی بیماری کو بے شبہ نہایت
مضر جانکر اس بیماری کے دور کرنے مین بھی کوشش کرے۔

غرور کے نقصان اجمالی

غرور بادشاہون کو شکست دلواتا ہے + پہلوانون کی پیٹھ لگاتا ہے +

دولتمندون کو بے آبرو بنا دیتا ہے + طالب علم کو تحقیق سے ،
طبیب کو تشخیص سے ، مبتلا کو تدبیر سے ، حاکم کو انصاف سے ،
باز رکھتا ہے -

غرور کے نقصان تفصیلی

غرور کرنیوالے کا دماغ نشہ کے پینے والے کے دماغ کیطرح سے خراب
ہوجاتا ہے + اوسکے دماغ مین عمدہ باتون کے غور کرنیکی قوت
نہایت کمزور ہوجاتی ہے ، یا بالکل جاتی رہتی ہے اسلئے اکثر اوسکے
کامون مین بڑی بڑی غلطیان ہوجاتی ہین ، جو باعث اوسکی ذلت
کی ہوتی ہین +
جس مرتبہ تک پہونچکر انسان غرور کرتا ہے پھر اوس سے بڑھتا نہین
ہے بلکہ اکثر اوس مرتبہ سے گھٹ جاتا ہے یا وہین تک رہ جاتا ہے
عقلمندون کے نزدیک یہ بھی گھٹنا ہی ہے - غرور کرنیوالے کے
دوست اور مددگار بھی اوسکے غرور کی وجہ سے نفرت کرتے ہین ،
اور کبھی دشمن ہوجاتے ہین - مغرور رحم کرنیکی جگہہ کمزورون پر
ظلم کرتا ہے اس وجہ سے ہر ایک کو اوس سے عداوت ہوجاتی ہے
مغرور معاف کرنیکی جگہہ پر چھوٹون سے مقابلہ کرکے زک اوٹھاتا ہے
ذلیل کرنیکے عوض خود ذلیل ہوتا ہے - مغرور نصیحت کرنیوالون سے

نہایت آزردہ ہوتا ہے۔ مغرور اپنی غلط بات کی مخالفت کو ناپسند
کرتا ہے، اسلیئے وہ اپنے بے غرض احباب یا بے غرض لوگون سے
مشورہ نہین کرتا، وہ اون غرضمندون سے مشورہ کرتا ہے جو اوسکی
مہمل راے کو قطع نہین کرسکتے۔ غرور کرنیوالے سے کوئی خوش
نہین رہتا ہے ماں، باپ، بھائی، استاد، مکتبی بھائی، دوست،
مددگار، بیوی، لڑکے، ملاقاتی، غیر ملاقاتی، نوکر، چاکر، حاکم،
رعیت سب اوسکے غرور سے ناخوش رہتے ہین۔ مغرور اپنی
اوس قدر عزت اور تعظیم چاہتا ہے جو اوسکے مرتبہ سے بیس گونہ زیادہ
ہوتی ہے۔ مغرور اپنے خاندان کے بڑے نامی شخص کے حالات
سُنکر اوسی درجہ کی عزت اپنی بھی چاہتا ہے (گو لیاقت ویسی
نہین رکھتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ فقط اِس خاندان مین ہونا ہی عزت
کے لئے کافی ہے اوسکی علمی لیاقت اور حسن اخلاق کی طرف (جو
اصلی اوسکی عزت کی وجہین تھین) خیال نہین کرتا، اوسکو لوگ
ہنستے ہین مگر وہ نہین سمجھتا۔ وہ غریب لیاقتمندون کی عزت اور قدر
نہین کرتا ہے۔ دیکھو اِسکول کے سب لڑکے مغرور لڑکے سے
نفرت کرتے ہین۔ لطف یہ ہے کہ غرور کے سبب ظاہری سب
اچھے ہین لیکن یہ خود بُرا ہے۔

اسباب و علاج غرور

پہلا سبب غرور کا شرافت نسب ہے - بے شبہ عالی نسب ہونا بہتر ہے لیکن یہ بھی ضرور ہے کہ عالی نسب سے اچھے اور عمدہ افعال ظہور مین آئین ہمیشہ سچ بولے، جو وعدہ کرے اوسکو پورا کرے کسیکی چیز بغیر صاحب مال کی اجازت کے نہ چھوئے، کسیکی کتاب پر کچھہ لکھے نہین، جس کام کے کرنے سے شرمندگی ہو اوسکو پھر نکرے، کسی کا نقصان نکرے، جس کسیکی چیز پڑی پائے اوسکو دیدے، سامنے یا پیٹھہ پیچھے کسی کو بُرا نہ کہے، بدوضع لڑکون کے ساتھہ نہ کھیلے + نہ اون سے ملاقات کرے، نہ اونکی صحبت مین بیٹھے، بازاریون کیطرح سے قہقہہ مار کر نہ ہنسے، کسی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے، اپنے مکتبی بھائیون کے ساتھہ بھلائی کرے، سب مذہب والون سے میل جول رکھے، بے زبان جانورونکو آزار نہ دے عالی نسب نیک چال چلن سے پہچانا جاتا ہے - اگر عالی نسب مین عمدہ صفتین نہون تو ہرگز عزت کے قابل نہین ہے فرض کرو کہ اگر کوئی عالی نسب چوری کرے تو ثابت ہونے پر جو سزا رزیل چور کی ہوتی ہے وہی اوس عالی نسب کی بھی ضرور ہوگی، پھر اوسکی عالی نسبی کس کام آئی - اِس مثال سے تمکو یقین ہوگیا ہوگا

کہ تعریف کے قابل اور عزت کے لائق انسان کی علمی لیاقت اور نیک
افعال ہین۔ فقط عالی نسبی پر غرور کرنا اپنے منہ میان مٹھو بنتا ہے۔
اچھا وہ ہے جسکو سب اچھا کہین اور بُرا وہ ہے جو اپنے کو اچھا سمجھے۔
مشک آنست کہ خود بوید، نہ کہ عطار گوید، دوسرا سبب غرور کا حکومت
ہے۔ یہ بادل کی سی چھانون ہے کہ ابھی ہے، ابھی نہین۔ حکومت
کسی درجہ کی ہو انسان کو لازم ہے کہ انصاف کرے، اور اپنے
انصاف سے سب کو راضی رکھے۔ حکومت اگر ایسی ہے کہ اوسپر
اور بھی افسر ہین تو غرور کرنیکی کوئی وجہہ ہی نہین آج حکومت پر غرور
کر رہے ہین کل ادنے قصور پر جان مخمصہ مین پڑ گئی۔ سب کی نظرون
مین ذلیل ہوگئے۔ افسوس تو یہ ہے کہ ایسون پر کوئی افسوس بھی
نہین کرتا ہے۔ اور اگر حاکم آزاد ہے جسپر کوئی افسر نہین ہوتا جسکو
بادشاہ کہتے ہین (اسوقت مین جسطرح ہماو گونکی بادشاہ ملکہ معظمہ
خلد اللہ ملکہا و سلطنتہا ہین) تو بادشاہ کے سر اور زیادہ بکھیڑا ہے
اہل یورپ کا قول ہے کہ "بے چین رہتا ہے وہ سر جو تاج پہنتا ہے"
یہ بات تمھاری سمجھہ مین نہین آئی ہوگی۔ کیونکہ تم موافق تقاضا سے
سن کے یہ سمجھتے ہوگے کہ بادشاہ کو خرچ کی کمی کیا ہے کھانیکو جو
نعمت چاہے موجود، رہنے کو جیسا عمدہ مکان چاہے تیار،

دل بہلانیکو باغ، سیر کرنے کو پچاس طرحکی سواریان حاضر، خدمت کو
ہزارون نوکر چاکر تابع فرمان پھر بادشاہ کا سر کیون بے چین رہنے لگا
لیکن مین تمہاری سمجھہ کے موافق ایک مثال بیان کرتا ہون جس سے
تم اس جملہ کے مطلب کو سمجھہ جاؤ گے۔ **مثال** عادل بادشاہ
کی حالت شائقین پڑھنے والون کی سی ہوتی ہے۔ جو لڑکے دلی
شوق سے علم حاصل کرتے ہین وہ ہمیشہ بھور کو اوٹھتے ہین، ضروریات
سے فرصت کرکے اپنے مذہب کے موافق خدا کی عبادت کرکے
پڑھنے لکھنے مین مشغول ہوجاتے ہین + جب اسکول کا وقت آتا ہے
سب سے پہلے اسکول مین پہونچ جاتے ہین، جو کچھہ اونکو اوستاد
بتاتا ہے اوسکو خوب دھیان لگا کر سُنتے ہین + اور یاد رکھتے ہین +
اگر کبھی اتفاق سے اونکا نمبر کم ہوجاتا ہے تو وہ مکدّر ہوتے ہین
اور زیادہ تر یاد کرنے مین کوشش کرتے ہین + جب اونکو فرصت
ہوتی ہے تو مکان پر آکر تھوڑی دیر آسایش کرکے پھر پڑھے ہوئے کو
ایک نظر دیکھہ جاتے ہین + جہان بھولتے ہین ساتھیون سے یا لغت مین
دیکھکر یاد کرلیتے ہین، تب وہ ایک گھنٹا اپنے مکتبی بھائیون کے ساتھہ
اِسلئے گیند کھیلتے ہین کہ دماغ کو آسایش ہو اور ہاتھہ پانون مین قوت
آتے، اوس کھیلنے مین بھی نئے نئے اور مشکل مشکل لفظون کو یاد

کرتے جاتے ہین ، شام ہوتے ہی پھر پڑھنے مین مشغول ہوجاتے ہین
نو بجنے کے بعد اپنے اپنے گھرون مین سو رہتے ہین — روزانہ
اونکا یہی کام ہے نہ وہ نامہذب محفلون مین ناچ رنگ کی شریک
ہوتے ہین ، نہ بیکار سیر و تماشے مین اپنی پیاری اوقات کو ضائع
کرتے ہین ، فرصت کے دنون مین پڑھنے لکھنے کی متعلق چیزونکی
درستگی کرتے ہین آموختہ یاد کرتے ہین تاکہ امتحان کے دنون
مین آسانی ہو ، عمدہ عمدہ نصیحت کی کتابین پڑھتے رہتے ہین
آخر وقت مین فائدے کی نظر سے کھیلتے بھی ہین اونکے نزدیک
تعطیل اور پڑھنے کے دن سب برابر ہوتے ہین اونکو بزرگون سے
جو انعام ملتا ہے اوسکو فضول کامون مین نہین خرچ کرتے ہین بلکہ عمدہ عمدہ
کتابین نصیحت کی مول لیتے ہین ، غریب شائق مکتبی بھائی کے پڑھنے
لکھنے کی چیزون مین مدد کرتے ہین ، وہ اپنی پڑھی ہوئی چھوٹی چھوٹی
کتابون کو اسلئے بڑی احتیاط سے رکھتے ہین کہ آیندہ اونکے چھوٹون
کے کام آئے ، اسی طرح دلی شوق سے وہ پڑھتے رہتے ہین یہانتک
کہ تھوڑے دنون مین بہت علوم حاصل کرلیتے ہین سرکار سے عزت
و انعام پاتے ہین ، دور دور ملکون مین بڑے عزت دار مشہور
ہوجاتے ہین پھر وہ اپنے چھوٹون کے پڑھانے لکھانے کی فکر مین

پڑجاتے ہین جو روپیہ کماتے ہین اوسکو اپنی ضروری آسایش اور
لڑکون کی تعلیم اور قوم کی بھلائی مین خرچ کرتے ہین -
ایسے پڑھنے والون کو لڑکپن مین صرف اپنے ہی اچھے ہونیکا خیال
رہتا ہے پھر تھوڑی سمجھ آجانے پر بھائی بند کے اچھے ہونے کا بھی
خیال پیدا ہوتا ہے اور برابر اس خیال مین زور آتا جاتا ہے اگر
اونکے بھائی بند شوق سے نہین پڑھتے ہین تو اونکو بھائی بند پر
افسوس بھی ہوتا ہے - جب وہ اچھی طرح سے علوم حاصل
کر لیتے ہین تو اونکا دل یہ چاہتا ہے کہ ہمارے ہموطن بلکہ ہماری
قوم کی قوم دنیا کے بکار آمد علوم پڑھے ، عمدہ عمدہ دستکاریون
مین کمال پیدا کرے ، ایسے ایسے سامان مہیا کئے جائین جن سے
قوم کے امیر و غریب بہ آسانی علم حاصل کرین ، اپنے اوپر تکلیف
گوارا کرتے ہین ، اور اپنے بھائیون کی بہتری کے لئے ساری
عمر کوششین کرتے ہین - ایسے پڑھنے والون کو گھنٹا دو گھنٹے اپنی
اوقات کو بیکار صرف کرنیکا نہایت رنج ہوتا ہے - پڑھنے کے
زمانہ مین اور بعد علم حاصل کرنیکے اونکا کوئی وقت فکر سے خالی
نہین رہتا بس اسیطرح سمجھو کہ جو بادشاہ عادل ہے اوسکے سر پر
اک جہان کا بوجھ ہے - عام رعایا کی بہتری اور فلاح کی باتون کا جاری

کرنا- اون قاعدون کا مقرر کرنا جن سے عام رعایا کو تکلیف اور آزار نہ پہونچے - ایسا بند و بست کرنا جس سے مختلف قومین ملکر رہین اور ایک دوسرے کو تکلیف نہ دے سکے - اون بیدار مغز انصاف ور حاکمون کو اپنے قلمرو مین مقرر کرنا جو اپنے انصاف سے رعیت کو راضی رکھین اوسکو یہ بھی خیال ہے کہ اوسکی مختلف مذہب کی رعایا مذہبی امور کے انجام کرنے مین ایسی آزاد ہون جسطرح اپنی قومی سلطنتون مین آزاد ہوتی ہین اوسکو یہ بھی خیال ہے کہ اوسکی رعایا علوم حاصل کرین، اور دوسری سلطنت کی رعایا سے ہر بات مین نام برآوردہ ہون - اوسکو یہ بھی خیال ہے کہ اوسکی رعیت اور سپاہ اوس سے ایسی خوش ہون کہ اپنے بادشاہ کی تکلیف کو عین اپنی تکلیف سمجھین - اوسکو یہ بھی خیال ہے کہ اوسکے ملکی بند و بست پر غیر سلطنتین سچا الزام نہ دے سکین اوسکو یہ بھی خیال ہے کہ اگر اوسکی مہذب رعایا عام کی بھلائی کے لئے مدرسہ یا شفاخانہ بنائین تو اونکی ناکافی تدبیرون کو اپنی مدد سے پورا کرنا اپنا فرض سمجھے پھر جس سر مین اتنے خیالات ہون وہ سر کیونکر چین سے رہ سکتا ہے حکومت کے یہ کام ہین جو اوپر لکھے گئے - حکومت غرور کرنیکے لئے نہین ہے یہ صفتین ہماری عادل گورمنٹ مین پوری طرح سے پائی جاتی ہین - تیسرا سبب غرور کا دولت ہے - دولت اگر بزرگون

کی حاصل کر دی ہے تو سبحان اللہ کیا عمدہ وجہ غرور کی ہے اوسکو
ایسے غرور کے بدلے غیرت اور شرم کرنا ضرور ہے - یہ غرور اِس قسم کا
ہے کہ کسی بے ہاتھہ پانون والے کو کوئی لقمہ کھلا دیا کرے اور وہ
اپاہج اسباب پر غرور کرے کہ مین اپنی قوت بازو سے کما کر روٹی
کھاتا ہون بزرگون کی حاصل کی ہوئی دولت اور عزت پر قناعت
کرنا بھی بڑی کم ہمتی اور شرم کی بات ہے - اور غرور کرنیکی تو کوئی
معنی ہی نہین ہین - اور اگر دولت اپنی حاصل کردی ہے تو بھی غرور
کرنا محض بیجا ہے کیونکہ دولت کا حاصل کرنا (اگر فریب سے نہو)
عقل کی نشانی ہے اور اوسپر غرور کرنا حماقت کی پوری دلیل ہے
دولت اِسلئے ہے کہ صاحب دولت اور اوسکے متعلقین کی ضروری
آسایش مین صرف ہو، اولاد اور قوم کی تعلیم و تربیت مین خرچ
کیجائے، حاجت مند عزیز اقربا کی ضروری حاجتین رفع ہون
انسان کی بھلائی کے امورات مین کام آئے - دولت اس لئے
نہین ہے کہ انسان دولت جمع کرکے نادان جاہلون کیطرح اوسپر
غرور کرکے عاقلون کی نظرون مین ذلیل ہو چوتھا سبب غرور کا عبادت
ہے - یہ وہ غرور ہے کہ نیکی برباد گناہ لازم عمر بھر انسان عبادت کرے
اور ایک غرور سے سب کو برباد کر ڈالے یہ کام خدا کی صنعتون سے

دیکھنے والون اور خدا کی قدرتون کے ماننے والون اور خدائی کے
اقرار کرنیوالون کا نہین ہے مشہور یون ہے کہ شیطان نے بہت
عبادت کی اور ایک غرور کے سبب سے راندا گیا۔ پانچوان سبب
غرور کا طاقت ہے۔ ایسی بے ثبات چیز پر غرور کرنا جو ایک بیماری
مین ٹھکانے لگ جاتی ہے۔ محض نادانی ہے۔ اگر بغیر جوہر ذاتی
کے انسان مین قوت اور زور ہے تو بیل سے زیادہ رتبہ نہین رکھتا۔
جسکو خدا قوت عنایت کرتا ہے اوسکا شکریہ یہ ہے کہ کمزورون کو آزار
نہ پہونچائے۔ جو ہاتھ پاؤن سے مجبور رہون اونکو دیکھکر نہ ہنسے بلکہ
اونکی مدد کرے۔ چھٹا سبب غرور کا علم ہے۔ علم مین دینی اور دنیاوی
علوم سب داخل ہین علم دین صرف اسیقدر ہے کہ ہر انسان خدائے
لاشریک و خالق کل کائنات کے سوا (جسکا نام ہر مذہب مین علیحدہ ہے)
کسی کو پوجنے کے لائق نہ جانے اوسکا حکم بجا لائے اور جسنے ظلم جہالت
اور نفاق کی پھیلی ہوئی تاریکی کو نور انصاف و علم و اتفاق سے دور کرنا
اوس ناقابل خطا کو سچا رہنما دل سے جانے اور جھوٹھ فریب چوری ظلم۔ زناکاری غیبت
غرور۔ حسد۔ حق تلفی۔ منافقت۔ مردم آزاری۔ یتیمون کا مال کھانا
نااتفاقی۔ وعدہ خلافی۔ مان باپ کی نافرمانی۔ ناشکری۔ ریا۔ سود
بخالت۔ اسراف۔ خودغرضی۔ لالچ۔ بدنیتی۔ خیانت۔ سخت کلامی

شراب خواری سے اپنے تئین بچائے۔ بڑے افسوس کی بات ہے
کہ انسان جس فعل کو بُرا جانے اوسکو پھر کرے اور جس فعل کو اچھا
سمجھے اوسکو اختیار نہ کرے ۔ رہے علوم دنیاوی آوسکی روز بروز
ترقی ہوتی جاتی ہے پس انسان جس مرتبہ تک پہونچکر غرور کرتا ہے
پھر تلاش اوسکی جاتی رہتی ہے اور ترقی کی نعمت سے محروم ہوجاتا ہے
انسان وہی ہے جسکا آنیوالا دن گذرنے والے دن سے بہتر
ہوتا جائے فقط

نتیجہ غرور کا

تاریخ یونان کی دوسری جلد مین مرقوم ہے کہ اگلے زمانہ مین ایک بادشاہ
تھا بالکل مملکت یونان اور بہت سی اقلیمین اوسکے قبضے مین تھین
اِس عظمت اور شان پر اوسکو غرور ہوا ایک روز اوسنے دربار عام کیا
سب امرا اور علما کو طلب کرکے آپ بڑی شان وشوکت سے تخت پر
بیٹھا اور حاضرین دربار سے مخاطب ہوکر کہا کہ " آج جس شان اور
عظمت کا مین بادشاہ ہون اور جو خوشی مجکو حاصل ہے دنیا مین کسیکو
نہوگی " سب نے خوشامد سے بادشاہ کے قول کی تصدیق کی لیکن
حکیم سولون کہ اوسوقت موجود تھا خاموش رہا بادشاہ سولون کو

مخاطب ہوکر کہا کہ ،، تم میرے قول کے جواب مین کچھ نہ بولے
شاید تمہارے خیال مین کوئی اور بادشاہ مجھسے بھی بڑا ہے اگر ہو تو
بیان کرو ،، سولون نے پھر کچھ جواب ندیا اور وہان سے اوٹھہ
جانے کا قصد کیا بادشاہ نے روکا اور باصرار تمام اپنے سوال کا
جواب چاہا آخر حکیم سولون نے کہا کہ ،، اے بادشاہ اگر ہم سے
پوچھتا ہے تو ہمارا یہ قول ہے کہ مرنے سے پہلے کوئی شخص اپنے کو
اچھا اور خوش کہہ نہین سکتا ،، یہ کہکر وہان سے روانہ ہوا پھر کبھی نہ گیا
دربار کے لوگون مین سے کسی نے اوس مفید قول کا خیال بھی
نہ کیا اور بادشاہ کے دماغ مین غرور کے سبب سے قابلیت ہی
باقی نہین رہی تھی جو ایسے عمدہ اور پرتاثیر کلام سے متاثر ہوتا آخر
اوس غرور نے بادشاہ کو عیش مین پھنسایا فوج کی نگہداشت کا خیال
باقی نرہا رعیت پر ظلم ہونے لگے سلطنت کے کامون سے غفلت
ہوگئی کل انتظام درہم برہم ہوگئے موقع پاکر شاہ اندس نے چڑہائی کی
ملک کو فتح کرکے شاہ یونان کو قید کرلیا بعد انتظام مملکت حسب دستور
اوسوقت کے شاہ مفتوح کو سولی دینے کے لیئے میدان مین لائے دونون
سلطنت کے ارکان دولت جمع ہوکر اوس سانحہ جانکاہ وماجرائے
عبرت خیز کا تماشا دیکھنے لگے جب شاہ یونان کو سولی کے قریب

لگکئے اور حکم سولی کا دیا گیا اوسوقت شہنشاہ مغرور کو اپنا بڑا بول
یاد آیا آبدیدہ ہوا اور بیکسی کی حالت مین آسمان کیطرف دیکھکر نہایت
غمگین آواز سے کہا ،، سولون سولون اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ
تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ
مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ سب حاضرین خصوصاً شاہ اندلس
کو نہایت تعجب ہوا کہ آخر وقت مین بادشاہ نے نہ کچھ وصیت کی
نہ اپنے معبود کو یاد کیا یہ دو مرتبہ سولون سولون کیا کہا غرض شاہ
اندلس نے شاہ یونان سے حقیقت اسکی پوچھی شاہ نے پہلے
انکار کیا آخر شاہ اندلس کے اصرار سے ماجراے گذشتہ یعنی
اپنے کو بڑا اور خوش کہنا ناعاقبت اندیشون کا متفق اللفظ ہو کر
اوسکی بات کی تصدیق کرنا حکیم سولون کا وہ فقرہ کہکر اوٹھ جانا سب
بیان کیا اور کہا سچ ہے مرنے سے پہلے کوئی اپنے کو اچھا اور خوش نہین کہہ سکتا

عاجزی کا پھل

اس حکایت کے سننے سے شاہ اندلس کی عجب حالت ہوئی شاہ
یونان کو گلے لگا کر خوب رویا پھر اوسکی جان بخشی کرکے خلعت گران بہا
سے سرفراز فرمایا اور اپنا وزیر اعظم مقرر کیا دیکھو غرور نے شاہ یونان
کو کس عزت کے مرتبہ سے کس ذلت کو پہونچایا - اسیطرح ہر زمانہ مین

اے اللہ مالک سلطنت کے
سلطنت دیتا ہے
جسکو چاہتا ہے
اور چھین لیتا ہے
سلطنت جس سے
چاہتا ہے اور
عزت دیتا ہے
جسکو چاہتا ہے
اور ذلیل کرتا ہے
جسکو چاہتا ہے
منہ

ہر مغرور موافق اپنے مرتبہ کے برا نتیجہ غرور کا پاتا ہے۔ سچ ہے
غرور آدمی کے لئے زیبا ہی نہین ہے۔ غرور اوسی کے واسطے ہے
جو کسی کام مین کسی کا محتاج نہو ؎ مرا ورا رسد کبریا و منی * کہ ملکش
قدیم ست وذاتش غنی * عاجزی خدا کو پسند ہے اسلئے شاہ یونان
نے عاجزی کا بھی پھل پایا انسان کو لازم ہے کہ غرور سے نفرت
رکھے نصیحت کرنیوالے کی قدر اور اوسکی نصیحتون پر عمل کرے۔

سخن شنیدن بیخ دولت ست۔

علم کی عزت

تاریخ خلفاے عباسی مین لکھا ہے کہ زمانہ خلافت مین مطیع اللہ ابو القاسم
فضیل بن مقتدر کے ابو نصر بن عرفان فارابی معلم ثانی ایک حکیم تھا
ہمیشہ ترکون کے لباس مین رہتا تھا اتفاقاً ایک روز امیر سیف الدولہ
کی مجلس مین وارد ہوا اوسوقت حکما اور علما کا وہان مجمع تھا ابو نصر دیر تک
کھڑا رہا لیکن کسی نے اوسکو نہ پوچھا۔ سیف الدولہ کو ایک اجنبی کا کھڑا
رہنا مجلس مین برا معلوم ہوا حکیم سے کہا کہ بیٹھو حکیم نے کہا کہان بیٹھون
جہان مین ہون یا جہان تو ہے۔ سیف الدولہ نے طنز سے کہا کہ جہان
مین ہون ابو نصر سب کو نانگہ کر سیف الدولہ کے قریب پہونچا اور اوسکو
اوٹھا کر اوسکی جگہہ پر بیٹھہ گیا سیف الدولہ نے اپنے نوکرون سے اپنی

خاص زبان مین کہا جسکو سواے اوسکے اور اوسکے خاص لوگون کے
کوئی نہین جانتا تھا کہ اس شخص نے بڑی بے ادبی اور گستاخی کی ہے
مین اس سے علم مین پوچھونگا اگر جواب نہ دے سکا تو بڑی سزا دونگا ابو نصر
نے اوسی زبان مین جواب دیا کہ اے امیر صبر کر باتین سب پیچھے ہین
سیف الدولہ نے کہا تو اس زبان کو جانتا ہے اوسنے کہا مین ستر زبانون
سے زیادہ جانتا ہون - بعد اسکے علما و حکما سے علمی مباحثہ شروع ہوا
ابو نصر نے اونکی غلطیان اور خطائین پکڑین یہان تک کہ سب چپ
ہوگئے اور ابو نصر کے علم کا دریا موج زن ہوا وہ باتین علم و حکمت کی
بیان کرتا تھا اور علما اوسکو لکھتے جاتے تھے - بعد تھوڑی دیر کے
سیف الدولہ نے سب کو رخصت کیا اور حکیم سے دست بستہ
عرض کی کہ کچھہ کھائے گا کہا نہین پوچھا کچھہ پیجیئے گا کہا نہین پوچھا کچھہ
گانا بجانا سنئے گا کہا ہان سیف الدولہ نے سب گانے بجانے والے
اوستادون کو طلب کیا اور گانا بجانا شروع ہوا ابو نصر نے علم موسیقی مین
بھی گانے بجانے والون کی خطاؤن کو گرفت کیا سیف الدولہ نے کہا
آپ اس صنعت کو بھی جانتے ہین کہا ہان جانتا ہون پھر ایک تھیلی اپنی
کمر سے کھولکر کچھہ لکڑیان اوسمین سے نکالین اور اون لکڑیون کو ترکیب دیکر
بجانا شروع کیا سب ہنسنے لگے پھر اونکو دوسری ترکیب سے بجایا سب

رونے لگے پھر اون لکڑیون کو تیسری ترکیب سے بجایا سب محو ہوکر
بیہوش ہوگئے ابونصر سب کو اوسیطرح چھوڑکر وہان سے روانہ
ہوا لکھا ہے کہ قانون جو ایک ساز ہے ابونصر ہی کی ایجاد ہے دیکھو
علم کی بدولت ابونصر کی کیسی عزت کی گئی ہر زمانہ مین علم سے زیادہ کسی
چیز کی قدر و منزلت نہ ہوئی ہے نہ ہوگی ؎ کسب کمال کن کہ عزیز
جہان شوی ٭ کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من ٭ اللہ تعالے
ہمارے ہموطنون کو شوق تحصیل علوم و فنون عطا فرمائے آمین فقط

تمام ہوئی ماہ جولائی ۱۸۸۸ء مین

نصیحت کے اقوال

(۱) اعلی درجہ کا کامل انسان وہی ہے جو نفس کش ہے - (۲) حیوانی اور
انسانی زندگی مین تفرقہ کرنیوالی قوت نفس کشی کی قوت ہے -
(۳) نفس کی خواہشون کی پیروی کرنیوالا ہمیشہ ذلیل رہے گا -
(۴) انسان وہی ہے جو اپنے عیبون سے واقف ہوکر اونکو ترک کرے -
(۵) بڑی تعریف کے قابل وہ ہے جو اپنی براہیون پر نظر کرکے براہیون کو
چھوڑ دے - (۶) جب کسی کام کی بھلائی پر یقین ہو جائے تو فوراً اوس
کام کو استقلال کے ساتھ شروع کردو ایک ساعت کا توقف نہ کرو -
(۷) آدمی کو چاہئے کہ کسی وقت بیکار نرہے - (۸) غرض مند کی حاجت کو

اگر تم سے ہو سکے فوراً پوری کر دو ورنہ صاف جواب دے دو —

(9) عاقل وہ ہے جو ہر زمانے کے موافق اولاد کی عمدہ تعلیم کرے —

(10) قوم کو جہالت سے نکالنے کے برابر کوئی بھلائی نہین ہے —

(11) جہانتک دوسرے کے حق مین بھلائی کرو اپنی ہی بہتری ہے —

(12) اپنی اوقات سے زیادہ خرچ کرنا نام آوری نہین ہے —

(13) لباس ایسا پہنو جس سے بدن چھپے — (14) وہی دولت مند عزت کے
قابل ہے جسکی دولت قوم کی بھلائی مین صرف ہوتی ہے —

(15) نام آوری کے خیال سے بھی نیک کام کرنا بہتر ہے — (16) عورتون کی
تعلیم بقدر ضرورت اوسی درجہ ضروری ہے جس درجہ مردون کی
(17) طبیب کو واجب ہے کہ نیک نیّت ہو — (18) فراغت مین اعتدال
تکلیف مین استقلال تعریف کے لائق ہے — (19) مصیبت مین ضبط
کرنا بڑی مردانگی ہے — (20) دولت دنیا کی بیجا محبت انسان کو آئندہ
فائدون سے محروم رکھتی ہے — (21) جو نصیحت نہین سنتا ملامت
سنتا ہے — (22) پہلے ہر کام کے انجام کو سوچ لو تب شروع کرو — (23) جب
مشکل پیش آئے گھبراؤ نہین تدبیر و استقلال سے اکثر انجام بخیر ہوتا ہے
(24) تھوڑی مسرت سے بہت خوش نہو کہ انجام کی خبر نہین — (25) اگر کچھہ حال
نہو تو دوست سے بھی چھپانیکی بات نہ کہو جسکو (راز یا بھید) کہتے ہین

دشمن[۲۶] کو آزار نہ دو شاید کبھی تمہارا دوست ہو جاے۔
کمزور[۲۷] دشمن کو کم نہ سمجھو۔ دشمن[۲۸] سے کبھی غافل نہ ہو۔ جب[۲۹] تمہاری
تدبیرین دشمن پر ظاہر ہوا کرین تو بیشک تمہارے مشیرون مین کوئی
منافق ہے جو ادھر کی خبر ادھر پہونچا تا ہے۔ آج[۳۰] کے کام کو
کل پر نہ رکھو۔ جو[۳۱] علم حاصل کرتا ہے ہر دل عزیز ہوتا ہے۔
بزرگ[۳۲] وہ ہے جو باوجود ضعف خلقت انسانی کے استقلال
خدائی کا رکھتا ہو۔ بے[۳۳] سوچے سمجھے کام کرنیوالے کو شرمندگی
ہوتی ہے۔ جہالت[۳۴] سب برائیون کی جڑ ہے۔ رنجش[۳۵] مین کسی کے
بھید کو ظاہر نہ کرو۔ بری[۳۶] خبر کو بے ضرورت کبھی منہ سے نہ نکالو۔
رعیت[۳۷] کو اپنے بادشاہ کی دل سے اطاعت کرنی چاہیے۔
بدی[۳۸] کے عوض نیکی کرو۔ اپنی[۳۹] عزت اپنے ہاتھ ہے۔ مرنے[۴۰] سے
پہلے کوئی اپنے کو اچھا اور خوش نہین کہہ سکتا۔

التماس

یہ کتاب اول سے آخر تک نصیحت اور حکمت ہی کی باتون سے
بھری ہے، مانو تو دیوتا نہین تو پتھر۔

راقم
سید احمد عظیم آبادی

خاتمۃ الطبع تہذیب النفوس

الحمد للہ والمنّہ کہ یہ کتاب لطیف مفید طالبان علم و تہذیب و بیماران مرض جہالت کے لیئے طبیب یعنی تہذیب النفوس مصنفہ نحیف اول ماہ جولائی ۱۸۸۰ء مطابق ماہ شعبان ۱۲۹۷ ہجریہ مقدسہ جناب ختمی مآب افضل البشر صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلّم مین بحسن اہتمام و انتظام کارپردازان مطبع صبح صادق واقع بلدۂ عظیم آباد چھپ کر مطبوع طبائع اہل حقیقت و منظور نظر ارباب خبرت و بصیرت ہوئی یہ کتاب دو مرتبہ مطبع ثمر ہند واقع لکھنؤ مین طبع ہوکر بحکم جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر و منظوری ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی آجتک مدارس و اسکول سرکاری اضلاع ممالک مغربی و شمالی مین طلبا کی درس و تدریس کیواسطے جاری ہے چونکہ یہ کتاب باوجود دو بار چھپنے کے نایاب ہے اور ہر شخص اسکا طلبگار راہذا میرے شفیق مکرم و مخدوم معظم نخلبند حدیقہ فضل و کمال جامع صفات جلال و جمال شرف خاندان علا فخر دودمان مجد و عُلا ایکہ تاز

عرصہ عز و جاہ عالی منزلت بلند پایگاہ جناب حکیم حافظ سید احمد شاہ
سلمہ اللہ تعالیٰ وارتقاہ علے مدارج الاعلیٰ نے فقیر سے اس
کتاب کے چھاپنے کی اجازت طلب کی فقیر نے جابجا اوسپر
نظر ثانی کرکے اجازت طبع کی دی اس تقدس آیات ملکوتی
صفات کے محامد اور اوصاف کا ذکر زبان کا شرف اور بیان کا
افتخار ہے اور اس والامنش کی ستایش نطق کا موجب سعادت
اور مدّاح کا پایۂ اعتبار اس قدسی صفات کے اخلاقِ حمیدہ اور
اوصافِ پسندیدہ لکھنے کی نہ زبان قلم کو تاب اور نہ ورق مین
گنجایش لہذا اس دعا پر ختم کلام ہے اور خاتمہ کا بخیر انجام کہ
اللہ تعالےٰ اس ہردل عزیز مجمع کمالاتِ صوری و معنوی کو چشم
بدبین سے محفوظ اور مصئون رکھکر مدارج اعلے اور مراتب اقصیٰ پر
پہونچائے اور بادِ سموم غم والم اوسکے دل تقدس منزل مین کہ گلشن
بیخزان ہے کبھی بار نہ پائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
یا ارحم الرحماء رقمہ فقیر آثم

سید فخر الدین حسین سخن دہلوی
مصنفِ تہذیب النفوس

[مہر: سخن دہلوی — فخر الدین حسین]

اشتہار

واضح ہو کہ حسب استدعا ہماری جناب مستطاب معظمی خواجہ
فخر الدین حسین خان صاحب بہادر منصف مقام جموی و مونگیر
اعلی اللہ درجاتہ نے باوجود قلت فرصت و کثرت کار کے اس
کتاب مین اول سے آخر تک مناسب ترمیم فرماکر اپنی دریادلی سے
اجازت طبع کرانیکی نحیف کو عنایت فرمائی اور حق تصنیف و تالیف
اس کتاب نایاب کا خوشی سے راقم کو بحل کیا و بموجب قانون ستم سنہ ۱۸۴۷ء
داخل بہی رجستری کی گئی کوئی صاحب قصد طبع کا نفرمائین
نفع کے بدلے نقصان نہ اوٹھائین۔

وما علینا الا البلاغ

راقم

حافظ سید احمد عظیم آبادی

کتاب بکار آمد طلاب سلمہ اللہ

تہذیب النفوس

حصہ دوم

تصنیف معلّی جناب خواجہ سید محمد فخر الدین حسین خان صاحب بہادر

متخلص بہ سخن

منصف مقام جموئی و مونگیر حسب فرمائش جناب سید محمد باقر صاحب

عظیم آبادی

سنہ [illegible]ھ

مطبع صبح صادق واقع شہر پٹنہ میں چھپی

قیمت فی جلد ۸/

کتاب بکار آمد طلاب المسمّیٰ بہ

تہذیب النفوس

حصّۂ دوم

تصنیف معلّے جناب خواجہ سیّد محمّد فخر الدین حسین خانصاحب بہادر دہلوی

متخلص بہ سخن

منصف مقام جموی و مونگیر حسب فرمائش جناب سیّد محمّد باقر رضا صاحب

عظیم آبادی

سنہ ۱۸۸۰ع

مطبع صبح صادق واقع شہر عظیم آباد محلہ گذری میں چھپی

قیمت فی جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وقت اور اوسکی خوبی

اللہ تعالے نے دنیا کے انتظام کے واسطے وقت مقرر کیا ہے یا یون کہئے کہ اوسکا انتظام وقت پر موقوف رکھا ہے اور وقت چند اقسام پر منقسم ہے +

قرن سال ماہ روز پہر ساعت اور دقیقہ +

قرن بعضون کے نزدیک بارہ برس کا ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک ۳۰ برس گذر جانے پر ایک قرن کہلاتا ہے + سال بارہ مہینے کا مہینا ۳۰ دن کا دن چار پہر کا پہر تین گھنٹے کا گھنٹہ ۶۰ دقیقے کا ہوتا ہے اور دقیقہ کو انگریزی مین منٹ کہتے ہین + اور ان سب سے اپنے اپنے موقع پر جب جیسا ہو ایک وقت مراد ہے + حیرت ہے کہ انسان کے ساتھ کیون اسقدر

جھگڑے لگا دیے ہین + مگر پھر جو ہم غور کرتے ہین تو دیکھتے ہین کہ یہہ
جھگڑا صرف انسان ہی کے ساتھہ نہین ہے بلکہ وقت تمام دنیا اور تمام
عالم و مافیہا کو شامل ہے اور سب پر محیط ہے کوئی شے جسکو ہم آنکھون
سے دیکھتے یا کانون سے سنتے ہین یا اوسکا ذکر کرتے ہین یا اوسکو
سونگھتے ہین یا اوسکو چھوتے ہین یا اوسکو چکھتے ہین یا اوسکی طرف
خیال کرتے ہین یا اوسکو وہم مین لاتے ہین یا اوسکا ادراک کرتے ہین
یا اوسکا تصور کرتے ہین وہ خالی از وقت معلوم نہین ہوتی + جو شے
کلیات یا جزئیات مین سے گذر گئی اوسکے وجود کا ایک وقت تھا اور اوسکے
گذر جانے کا بھی ایک وقت تھا اور جو شے کلی یا جزوی تھوڑی یا بہت
ذی روح یا غیر ذی روح نوعی یا شخصی انسان یا حیوان نباتات یا جمادات
ارض وسما و مافیہا مین موجود اور پائی جاتی ہے سب کے واسطے ایک
وقت ہے + اور جو آئندہ ہوگی اوسکا بھی ایک وقت ہے + جو چیز گذر
گئی جب وہ ہوئی ایک وقت مین ہوئی اور جب وہ معدوم ہوئی ایک وقت
پر ہوئی جو شے ہے وہ ایک وقت پر ہوئی ہے اور وقت پر موجود ہے
اور وقت ہی پر فنا ہوگی اور جو نہین ہے اور ہونے والی ہے وہ اپنے
وقت پر ہوگی + اور اپنے وقت تک رہے گی اور اپنے وقت پر
نابود ہو جائیگی کوئی شے ہم ایسی نہین دیکھتے ہین جسکے واسطے وقت نہو

کوئی فعل یا حرکت یا ارادہ یا خواہش یا آرزو یا تمنا کسی انسان یا حیوان یا چیز
مرئی یا غیر مرئی کی ہم ایسی نہین پاتے ہین جو وقت سے باہر یا اوس سے
جدا یا اوس سے خالی ہو + اسباب ورعالم اسباب اپنے وقت پر ہوئے (دکھائی دے یا نہ دکھائی دے)
اور وقت پر ہین اور اپنے وقت مقررہ تک یون ہین چلے جائینگے —
اب ہم ایک مختصر مثال اوسکے واسطے لکھتے ہین جس سے کسیقدر وقت کی
خوبی معلوم ہوجائے گی مثلاً یون سمجھنا چاہئے کہ انسان جب علم الٰہی مین تھا
اوسکا ایک وقت تھا جب وہ عالم ارواح مین آیا اوسکا ایک وقت تھا
جب ماں کے پیٹ مین اوسکے باپ کے نطفہ نے قرار پایا اوسکا ایک
وقت تھا جب رحم مادر مین اوسکی حالتین بدلتی گئین تو اوسکی ہر ایک حالت
کے موجود اور مفقود اور تغیر کا ایک ایک جداگانہ وقت تھا جب وہ پیدا ہوا
تو اوسکی پیدایش کا ایک وقت تھا + اب پیدایش کے بعد وہ جو حرکت یا جو
ارادہ یا خواہش کرتا ہے سب کا ایک وقت جداگانہ ہے پھر اوس مولود کے
عالم صبے کا ایک وقت ہے جو دس برس کی عمر تک رہتا ہے اوسکو
عالم بیہوشی بھی کہتے ہین ہاے یہ کیا عمدہ وقت ہے جسمین سوائے کھیل کود
کھانے پینے اور سونے کے کسیطرف توجہ نہین ہوتی پھر دس برس کے
بعد سے اوسکے نمو کا ایک وقت ہے جو ۲۰ برس تک رہتا ہے اس زمانہ
مین انسان سب باتین سمجھتا ہے اور اگر ذہین اور شائق ہو تو ۲۰ برس

کی عمر مین تمام علوم پڑھکر فاضل ہوسکتا ہے چنانچہ مولانا عبد العلی بحر العلوم
کے سر پر ۲۰ برس ہی کی عمر مین فضیلت کا عمامہ بندھا اور حضرت امام
احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علوم سے فراغ پاکر ۲۰ برس کی عمر مین
منہاج العابدین وغیرہ چند کتابین تصنیف کین اسوقت مین مولوی عبد الحی
لکھنوی نے ۲۰ برس کے قبل قران حفظ کیا اور تحصیل علم سے بھی فراغت
پائی خدا اونکو زندہ رکھے بہت کتابین اونکی تصنیف سے موجود ہین ذلک
فضل اللہ یونیہ من یشاء پھر ۲۰ برس کے بعد سے اوسکے شباب کا وقت
ہے جو ۳۰ برس کی عمر تک رہتا ہے + اتنے عرصے مین تو انسان
کو تمامی علوم اور فنون سے فراغ حاصل کر لینا ضرور چاہئے پھر ۳۰
برس کی عمر سے ۴۰ برس کی عمر تک اوسکی جوانی کا وقت ہے اسوقت
تک عاقل اپنے تمامی امور دنیاوی سے فراغ حاصل کرکے وقار اور
وجاہت ایسی پیدا کرتا ہے اور ایسے کارہاے نمایان ساتھہ ناموری
کے اوس سے وقوع مین آسکتے ہین کہ بعد اس عمر کے جب تک وہ زندہ
رہتا ہے ساتھہ عیش و آرام طمانیت اور فراغت کے اپنی عمر بسر کرسکتا
ہے اور بعد مرنیکے نام نیک اوسکا اوسکے تصنیفات اور دوسرے اقسام
کی عمدہ باتون سے صفحہ روزگار پر یادگار رہ جاتا ہے بعد ۴۰ برس کے ۵۰ برس
کی عمر تک اوسکا ایک وقت ہے اس عمر مین انسان جوان رہتا ہے

مگر ساٹھہ کہولت کے اسلئے اسن ساٹھہ برس کی عمر کو سن کہولت کہتے ہین
اور ساٹھہ برس کے بعد سے تابقاے عمر سن شیخوخت ہے جسمین انسان
کے تمام قوے ضعیف ہوجاتے ہین اور صرف یاد الہی کے قابل رہجاتا
ہے + اسن ۶۰ برس کی عمر سے تابقاے عمر انسان کو ایسے ایسے وقت
ملتے ہین جنمین اگر وہ چاہے تو کارہاے نمایان کرسکے اور ایسے ایسے
امور مین سعی کرے جو اوسکو خود اور اوسکی اولاد اوسکے دوستون اور
اوسکی قوم کو مفید ہون + پس جب انسان فوت ہوا وہ اوسکا ایک وقت ہے
ہر انسان اسوقت کو بہت یاد رکھے اور اسوقت کے واسطے جہانتک اوس سے
ممکن ہو بہتر سامان کر رکھے کیونکہ اسوقت مین بظاہر وہ نیست و نابود
ہوتا ہے اور دنیا کی تمام باتون اور خواہشون سے برکنار ہوکر اپنے مقام اصلی
پر جاتا ہے + اور خدا سے ملتا ہے پھر اوسکا جو کچھہ یادگار رہا اوسکا بھی
ایک وقت ہے کہ وہ اپنے وقت تک یادگار رہیگا خواہ وہ یادگار اوسکی
بھلائی سے ہو یا برائی سے + یہہ مثال ہم نے اسلئے لکھدی کہ آدمی
اپنے ہر وقت کو پہچانے خود خوب غور کرے کہ اوسکو اوسکے نفع اور
ناموری اور نجات اور خوشی حاصل کرنیکے واسطے کیسے کیسے وقت دئے
گئے ہین اگر وہ چاہے تو اپنے وقت سے بہت کچھہ نفع اور فائدہ
دین و دنیا کا حاصل کرے یا ہواے نفس کا مغلوب ہوکر اپنی اوقات

ضائع کرے اور محض ناقابل اور بیکار مثل حیوان یا جماد کے رہ جائے
یہہ دونون باتین انسان ہی کے اختیار مین ہین وہ چاہے انسان
یا حیوان + حالت ثانیہ مین اوسکی حالت حیوان اور جماد سے بدتر سمجھی
جائیگی کیونکہ اکثر حیوان بیکار امدد یکھے جاتے ہین اور پتھر بھی بہت سے
مواقع مین مفید سمجھا جاتا ہے لیکن وہ شخص جسنے خود اپنے کو لاشئی محض
اپنی ہی غفلت سے کردیا اور وقت کو ضائع کیا وہ کسی مصرف اور
کسی کام کا آدمی نہین ہے +
وقت کا نگاہ رکھنا ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ جسکے برابر کوئی شے مفید نہین +
جسقدر لوگ دنیا مین ہین وہ باعتبار عقل و شعور اور علم و فضل اپنے
تین درجہ پر شمار کئے جاتے ہین + اعلے متوسط اور ادنے +
ہم نے جو ان تینون مراتب مین انسان کے عقل و شعور علم و فضل ہی کا
اعتبار کیا اور صاحبان زر کو واسطے انسانیت کے درجون کے غیر معتبر
سمجھا اسکے کئی سبب ہین + اول یہ کہ عقل و شعور و علم و فضل کی دولت
لازوال ہے جسکو خدا ان دولتون سے یا انمین سے ایک دولت سے
سرفراز کرتا ہے اوسکے برابر خوش نصیب دنیا مین کوئی نہین اور دولت
روپیہ کی زائل ہوجانے والی چیز ہے اسلئے عقلا کے نزدیک قابل
اعتبار نہین + روپیہ کی دولت کو چور چورالیتا ہے ظالم چھین لیتا ہے

حاکم وقت ٹکس لگا کر لے لیتا ہے آدمی خود اپنے روپیہ کو اکثر بیجا بمصرف
خرچ کر دیتا ہے اور ان اسباب سے وہ دولت گھٹتے گھٹتے اسقدر
گھٹ جاتی ہے کہ انسان مفلس قلاچ اور کوڑی کوڑی کو محتاج ہو جاتا ہے
مگر دولت عقل و شعور اور علم و فضل کی ایسی لازوال ہے کہ جسے نہ چور چرا
سکتا ہے نہ ظالم چھین سکتا ہے اور نہ حاکم وقت اوسپر ٹکس لگا سکتا ہے
بلکہ انسان اوسکو جسقدر خرچ کرتا ہے مصرف مین لاتا ہے یہ دولت بڑھتی
ہی جاتی ہے + علاوہ اسکے دولت عقل و شعور اور علم و فضل کی تا عمر
انسان کے ساتھ رہتی ہے جس سے انسان کو ہر وقت مین خود بھی بہت
راحت اور نجات ملتی ہے اور اوسکی قوم کو بھی کچھہ کچھہ نفع ضرور اوس سے
پہونچتا ہے + عقل و شعور علم و فضل بجائے خود ایک جوہر ہے اور دولت
زر اوسکا عرض ہے جوہر قائم بالذات اور عرض قائم بالغیر جیسے کپڑا کہ
جوہر ہے قائم بالذات اور اوس کپڑے کو کسی رنگ مین رنگوائے تو وہ
رنگ عرض ہے کہ کپڑے کے ساتھہ قائم ہے کپڑے کو اگر دھو ڈالین
تو رنگ اوسکا زائل ہو جائیگا اور کپڑا جیسا تھا ویسا ہی باقی رہیگا اس سے
یہہ ثابت ہوا کہ عرض زائل ہونے والی چیز ہے اسلئے وہ ارباب عقل و
خرد کے نزدیک قابل اعتبار نہین + ایسا ہی روپیہ ہے جسپر کچھہ بھی

عقل وشعور اور ارباب علم وفضل کے نزدیک وہ لوگ ادنے درجہ کے
لوگون مین شمار کئے جاتے ہین ہان اگر ساتھہ عقل وشعور اور علم وفضل
کے روپیہ بھی ہے تو وہ اوسکے واسطے لائق اور مناسب ہے + الغرض
ان وجوہ سے انسان کے فرق مراتب مین دولت زر کا اعتبار نہین ہوتا +
پس جاننا چاہئے کہ اعلے مرتبہ کے لوگ اس دنیا مین جو گذر گئے وہ
اہل باطن حکما علما اہل تجرید متقی اور پرہیزگار لوگ تھے جنکے انوار
ظاہر اور باطن کی روشنی آجتک دنیا مین پھیلی ہوئی ہے اور تا بقاے
عالم یہہ روشنی برقرار رہے گی اور اب بھی اس درجے کے لوگون مین
اہل باطن اور حکما اور بعض جگہ علما ایسے ہین جنکے فیض سے ابتک ترقی
روز افزون دنیا کی دیکھی اور سنی جاتی ہے اعلے درجہ کے لوگون مین
جو گذر گئے اونکی تمام باتون سے افضل بات یہ تھی کہ اونھون نے اپنے
وقت کو ضائع نہونے دیا اور وقت کا اپنے خیال رکھا جسکے سبب
سے وہ اس مرتبہ عالی کو پہونچے اور اب بھی جو لوگ اعلے درجہ کے
ہین اونکا سب سے پہلا کام یہی ہے کہ وہ اپنے وقت کی نگہداشت
کرتے ہین فقرا اور اہل اللہ مین پاس انفاس کیا چیز ہے وقت کا نگاہ
رکھنا ہے درجہ متوسط کے لوگ دنیا مین بہت ہین یہ لوگ بھی بموافق
اپنی عقل وشعور کے اپنے وقت کو نگاہ رکھتے ہین مگر اون سے کم جو لوگ

درجہ اعلے کے ہین قسم سوم یعنے درجہ ادنے کے لوگ زمیندار
کاشتکار اہل حرفہ اور نوکر پیشہ ہین کہ انمین بھی اکثر اپنے وقت کو
لگا رکھتے ہین اور اس وجہ سے اونکی زندگی ساتھہ عیش و آرام اور
خوشیکے بسر ہوتی ہے اور جو لوگ وقت کو ضائع کرتے ہین وہ انواع
اور اقسام کے رنج خود اپنی ہی ذات سے پاتے ہین اور اس درجہ
تکلیف اوٹھاتے ہین کہ آخر جان سے اپنی عاجز آجاتے ہین + جو لوگ
کچھہ کچھہ اپنے وقت کی نگہداشت کرتے ہین اونکے حالات کو دیکھیے
ایک زمیندار صبح سے تا شام اپنی زمینداری کا کام کرتا ہے رعایا کے
ساتھہ بند و بست ٹھیکہ پٹہ تحصیل و صول کا کرتا ہے اپنے توابعین پر
احکام جاری کرتا ہے کاشتکاری کا انتظام کرتا ہے تمام دن اوسکا
اسی انتظام مین بسر ہو جاتا ہے شب کو وہ اپنی آمدنی اور جمع خرچ کا
حساب کرتا ہے اور سونے کے وقت تک بلکہ کبھی کبھی نیند کو اپنے اوپر حرام
کر کے دوسرے دن کی صبح تک اپنے امور ضروری مین مصروف رہتا ہے
اور وقت کو اپنے ہاتھہ سے ضائع نہین ہونے دیتا ایک کاشتکار
جزوی اراضی کا صبح سے ہل بیل لیکر کھیت پر جاتا ہے تمام دن کھیت
پر رہکر کام انجام کرتا ہے شام کو گھر آکر اپنے مویشی کی خدمت کرتا ہے
اور بعد اسکے وہ نہایت آرام سے سوتا ہے + کیونکہ محنتی آدمی کو

بہ نسبت کاہل آدمی کے نیند خوب آتی ہے اور اس وجہ سے محنتی لوگ
کم بیمار ہوتے ہین اور اکثر صحیح الجسم رہتے ہین + اہل حرفہ بھی اپنے
وقت کو ضائع نہین کرتے + ایک سوداگر ٹھیک اپنے وقت پر اپنی دکان
کھولتا ہے اور ٹھیک وقت پر بند کرتا ہے اگر ایسا نکرے تو اوسکے کاروبار
تجارت مین سخت تخلل واقع ہو اگر وہ بیوقت دکان کھولے اور بند کرے
تو ممکن ہے کہ اس تھوڑے سے وقت کے ضائع ہونے مین اوسکا
سیکڑون اور ہزارون بلکہ لاکھون روپیہ کا نقصان ہوجائے پھر وہ اپنے
وقت کو کیون ضائع کرنے لگا اسیطرح ہر قسم کے اہل حرفہ بنئے
بقال حلوائی نان بائی کنجڑے قصائی دھنئے جولاہے تیلی تنبولی صراف
بزاز جوہری مہاجن ونگہ بندیہ بند بساطی پنساری عطار وغیرہ سب اپنے
اپنے وقت پر اپنا اپنا کام شروع کرتے ہین اور اپنے وقت پر اوسکو
ختم کرتے ہین + وقت کی نگہداشت سے اونکو اسقدر راحت ملتی ہے
اور نفع پہونچتا ہے کہ ہر ایک انمین کا ہملوگون کے بہت بڑے رئیسزادہ
نامی اور گرامی سے بدرجہا خوش اور اچھا ہے جنکے باپ کی پاس
۲۰ گانو اور پانچ ہاتھی تھے اونھون نے اپنے وقت کو ضائع
اور برباد کرکے گانو اور دولت کو خاک مین ملادیا - اب تین
تین روز کے فاقہ سے نیلتھے ہوئے نیم کی ٹھنی سے زخمون کی

مکھیان ہلاتے ہین + فاعتبروا یا اولے الابصار + اس ادنے
درجہ کے لوگون مین سب سے اٹھوان فرقہ روزگار پیشیون کا ہے
جس سے بدتر کوئی کام نہین آدمی نوکری جب ہی قبول کرتا ہے جب
سب طرح سے عاجز ہوتا ہے نوکر تین روپیہ سالانہ کے درماہہ سے
لیکر تین لاکھہ روپیہ سالانہ کے مشاہرہ تک کا برابر ہے نوکری وہ چیز
ہے کہ تھوڑے سے روپیہ کے واسطے انسان جو اشرف المخلوقات
ہے دوسرے کا مطیع اور تابعدار بنجاتا ہے بلکہ یون کہئے کہ انسان
تھوڑے سے روپیہ کے واسطے اپنے کو بیچ ڈالتا ہے اور جان
تک اپنی مالک پر نثار کر دیتا ہے + اسیواسطے عقلا اور صاحب فضل و
کمال نے کبھی کسیکی نوکری نہین کی اور اگر کی تو پھر اوسکو اس حسن و خوبی
عقل و شعور دیانت امانت اور ایمانداری سے انجام دیا کہ وہ لوگ
اس فن مین بھی ضرب المثل اور یادگار زمانہ ہوگئے وجہ اونکی ناموری
اور اون سے کارہاے نمایان وقوع مین آنے کی یہ ہے کہ وہ لوگ
اپنے وقت کو ضائع نہین کرتے رہے وقت کی نگہداشت مین
بکمال اہتمام سعی کرتے رہے اگر وہ لوگ اپنے وقت کو ضائع کرتے
تو کبھی اونکو ناموری حاصل نہوتی اور نہ کوئی خدمت اون سے سرانجام

اوراوسکی نگہداشت کرتے ہین اوسوقت تک وہ اپنا کام اچھی طرح سے انجام کرتے ہین اور جہان غفلت مین پڑے اور وقت کومفت ضائع اور برباد کیا پھر وہ اوس خدمت کے قابل نہین رہتے خدمت اون سے چھین لیجاتی ہے اور وہ بیکار ہوجاتے ہین دنیامین اسکی مثالین بہت سی موجود ہین اور ہر وقت اور ہر جگہ اکثر دیکھی اور سنی جاتی ہین جس سے کوئی شخص انکار نہین کرسکتا + جو لوگ عاقل ہین اونکو اپنے وقت کا ایسا خیال ہوتا ہے کہ اوسکے ضائع ہونے پر اونکو اپنے کسی عزیز کے مرجانے کے برابر غم ہوتا ہے بلکہ اوس سے بھی زیادہ اونکو صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہین کہ میری زندگی کا جسقدر وقت بیکار ضائع ہوا اوسقدر میری زندگی گھٹ گئی پھر زندگی کے گھٹ جانے کا انسان کو کیونکر الم نہوگا واے برحال اون لوگون کے کہ جنکی تمام عمر کا وقت ضائع ہوگیا اور اونہون نے کچھ بھی قدر اپنے وقت اور اپنی زندگی کی نہ کی اور کبھی اسبات کو خیال کرکے افسوس بھی نہ کیا کہ ہاے میرے بہت سے وقت مفت برباد اور ضائع ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون + دیکھا جاتا ہے کہ جب کبھی کسی صاحب یوروپین نے اپنے کسی دوست کو واسطے ملاقات کے بلایا تو اوسکی ملاقات کا ایک وقت معین کردیا + اگر دوست اونکا بیوقت

یا خلاف وقت مقررہ اونکی ملاقات کو جائیگا تو گو وہ کیسا ہی پیارا دوست
اونکا ہو وہ ہرگز اوسکی ملاقات نہ کرینگے + عاقل جسکو وقت کی پابندی
ہے اور جس نے اسکا لطف حاصل کیا ہے اور جو وقت کی نگہداشت
سے مرتبہ اعلے کو پہونچا ہے وقت کا بیکار گذر جانا اوسکے واسطے
نہایت جان خراش اور باعث سوہان روح کا اوسکے ہوتا ہے اور
اس عمدہ عادت کے سبب حالت اوسکی یہ ہو جاتی ہے کہ جو وقت اوسنے
جس کام کے واسطے مقرر کر دیا ہے اوسوقت وہ کام کرلگا چاہے
اسمین اوسپر کوئی آفت آئے یا اوسکی جان جائے مگر وقت کو خلاف
نہ کریگا + المختصر وقت عجب چیز ہے اسکی نگہداشت جسکو عزیز ہے وہ
بے شبہ ناموز مشہور اور عاقل آدمی ہو سکتا ہے ہم ایک عاقل لڑکے
اور ایک بیوقوف لڑکے کی اوقات کا حال لکھتے ہیں اور بعد اسکے ایک شخص
کے سوانح عمری کو بطور اختصار اس تحریر مین درج کرتے ہین جس سے برائی
اور بھلائی وقت کی اور اوسکی نگہداشت بخوبی سمجھہ مین آجائیگی +

عاقل لڑکا

ایک عاقل لڑکا ۹ بجے شب کو کھانا کھا کر سورہا اور تین بجے شب کو

کو تجویز کر رکھا ہے اب وہ یوں کاربند ہوتا ہے کہ وہ تین بجے اوٹھا
اوسنے ایک گھنٹہ تک عربی کا سبق یاد کیا + چار بجے سے پانچ بجے
تک سبق فارسی کا ازبر کیا پانچ بجے نماز کے بعد انگریزی علم ادب کی
کتاب کو پڑھا اور بعد اوسکے تواریخ حساب جغرافیہ وغیرہ کی مشق کی
یہانتک کہ صبح کے سات بج گئے اب اوسنے کتاب الگ کی اور حوائج
ضروری سے فراغ کرکے منہ ہاتھ دھوئے یا غسل کرکے کپڑے
بدلے کچھ ناشتا کیا چائے پی اور اپنے دوستون کے ساتھ کھیل کود
مین مصروف رہا ۹ بجتے ہی اوسنے کھیل کود سے کنارہ کیا کھایا اور
اسکول یا کالج مین چلا گیا وہان کے وقت خودہی معین ہین کہ فلان
فلان وقت طلبا کو یہہ کام کرنا ہوگا وہان وہ لڑکا قاعدۂ مقررہ
کے موافق پڑھتا لکھتا رہا اسکول سے آنے کے بعد اوسنے ایک
یا دو گھنٹے پھر تفریح کی ناشتا کیا کھیلا کودا اور شام سے پھر وہ کتابین
لیکر بیٹھا اوستاد سے عربی اور فارسی کا سبق پڑھا انگریزی کا مطالعہ کیا
۹ بجے یا قریب دس ۱۰ بجے کے کھانا کھاکر سورہا پھر تین بجے اوٹھہ
بیٹھا اور اپنے کام مین مصروف ہوا +

یہہ لڑکا پچیس برس کی عمر تک اسی قاعدہ کے موافق اپنے وقتون
کی نگہداشت کرکے لکھتا پڑھتا کھاتا پیتا سوتا جاگتا کھیلتا کودتا اور

اپنی اوقات کو اچھی طرح ساتھہ خوشی کے بسر کرتا رہا اسی پچیس برس کی عمر مین اوسنے عربی اور فارسی مین استعداد کامل بہم پہونچائی + انگریزی مین اوسنے - بی - اے - بی ایل کا امتحان پاس کیا اور وہ تمام علوم مغربی اور عربی فارسی ہندی دیوناگری قواعد اور قوانین اور اصول قوانین شرع اور شاستر سب پر قادر ہو گیا اب اگر اوسکی خاندان کی حالت پہلے ہی سے اچھی ہے یعنے وہ خود یا اوسکے والدین ذی مقدور ہین تو وہ اعلے درجہ کی ترقی اپنے ہر ایک امر مین کریگا اور اپنی ریاست خاندانی کو ترقی دیکر دنیا کے نامور اور مشہور آدمیون مین گنا جائیگا اور اگر وہ غریب ہے تو وہ اپنے علوم کی قوت سے بہت سے فوائد دینی اور دنیوی حاصل کریگا اور اوسوقت وہ اوس سے زیادہ مشہور اور نامور ہوگا جو پہلے سے دولتمند تھا + یہہ مثال تو ایک دانشمند اور عاقل لڑکے کی ہے اب نادان اور غافل لڑکے کا حال سنئے +

نادان لڑکا

وہ گھر کا دولتمند ہے + اوسکے واسطے ایک عالم عربی اور فارسی پڑھانے کو نوکر ہے ایک ماسٹر انگریزی دان ہر روز اوسکے مکان پر

انگریزی کا سبق یاد کرانے آتا ہے وہ اسکول بھی جاتا ہے مگر اوسکی
حالت یہہ ہے کہ کسی کام مین اوسکا جی نہین لگتا کوئی وقت اوسکا
کسی کام کے واسطے مقرر نہین کہ جس سے اوس کام کے پورا کرنیکی اوسکو
عادت رہے اور نہ اوسکو اپنے وقت کے ضائع ہونے کا خیال ہے
پس رفتہ رفتہ اوس لڑکے کی یہہ حالت ہوگی کہ نہ اوسکو کسی کتاب کا
سبق یاد ہوگا نہ کسی کام مین جی لگےگا نہ اوسکے اخلاق درست ہونگے
نہ اوسکو تہذیب آئیگی وہ ہمیشہ اپنے وقت کو ضائع کرتا رہیگا سستی اور
کاہلی اوسکی عادت ہوجائیگی اسکول مین برخلاف وقت کار بند ہوگا آخر
حالت اوسکی یہہ ہوجائیگی کہ وہ بے علم اور جاہل محض رہ جائیگا خیالات
اوسکے محض بازاری لوگون کی طرح ہوجائینگے وہ اگر عالم کا بیٹا ہے
تو جاہل کہلائے گا شریف زادہ ہے تو اراذل مین شمار کیا جائیگا
دولتمند ہے تو مفلس ہوکر محتاج کہلائیگا غریب پسر ہے تو چور اور
بدمعاشون مین اوسکا شمار ہوگا غرض تھوڑی عرصہ مین خسر الدنیا والآخرہ
ہوجائیگا + اور بجز افسوس اور کچھہ اوسکے ہاتھہ نہ آئیگا + وہی دوسرا
لڑکا جسکا ذکر اوپر لکھا گیا اوسکا باپ سمجھتا ہے کہ خدا نے گھر مین کھانے
کو دیا ہے فضل الہی سے سب طرح کی فراغت حاصل ہے گانو دو
کی جگہ گانو مکانات کی جگہ متعدد مکانات گھوڑے ہاتھی اسباب نقد و جنس

ہرطرح کی آسایش کی چیزین موجود ہین اور سب اسی لڑکے کے واسطے
ہین مولویصاحب پڑھانے کو ماسٹرصاحب انگریزی یاد کرانے کو
پہلوان کشتی لڑانے کو چابک سوار گھوڑے کی سواری سکھانے کو
دو چار مصاحب صاحبزادے کا دل بہلانے کو ہر وقت موجود
ہین پھر لڑکا پڑھیگا تو خیر اور نہ پڑھیگا تو کیا اوسکو کسی بات کی کمی ہے
گھر مین خدا نے سب کچھ دیا ہے اوسکی زندگی عیش و آرام سے
کٹ جائیگی + یہہ حضرت اگلے وقت کے آدمی تو صاحبزادے کے
واسطے موافق اپنے خیالات ناقص کے راے دیکر خاموش ہوے
اب لڑکے کی حالت سنئیے کہ اوسکی پیدایش سے چار برس چار مہینے
چار روز گذر جانے پر اوسکا ختنہ اور مکتب اس دھوم سے ہوا کہ تمام شہر
مین بلکہ دور دور تک اسکی خبر مشہور ہو گئی دس بارہ ہزار روپیے
ناچ رنگ مین خرچ ہو گئے بھلا یہانتک تو اوس بیچارے لڑکے کا
قصور نہین حق کچھ قصور و خطا ہے اوسکے باپ کی ہے آگے سنئیے کہ مکتب کے بعد لڑکے
کو چھوڑ دیا دس بارہ برس کی عمر تک وہ یونہی کھیلتا رہا بعد اسکے دوست
آشناؤن کے کہنے سننے سے اوسکے باپ نے پہلے ایک روپیے مہینے
کا میانجی نوکر رکھدیا لیکن وہ لڑکا اپنی وحشت اور تکمیل کے سامنے
کب کسکی سنتا ہے میانجی سے جنگ و جدل ہے رونا دھونا غل فساد

ہو رہا ہے کہیں اسکی خبر گھر میں پہونچی ماما نے بی بی سے جا کر کہا
کہ صاحبزادے کو میاں جی نے مارا ہے صاحبزادے زار زار رو رہے
ہیں روتے روتے ہچکی بندھ گئی ہے بی بی کو شفقت کا جوش آیا
ماما سے کہا کہ جا لڑکے کو بلا لا میاں جی بیچارہ ایک روپیہ مہینے کا
نوکر اوسکی کیا مجال جو لڑکے کو کچھہ مار سکے ۔ یہ جو کچھہ غل فساد رونا
دھونا تھا سب اوس لڑکے کی شرارت نفس اور بری طبیعت کے سبب
براہ مکر و فریب تھا ۔ ماما نے آکر جو بیگم صاحبہ کا حکم سنایا میاں جی نے
فوراً لڑکے کو جانے کی اجازت دی صاحبزادے بداقبال گھر
میں روتے ہوئے گئے اماجان دروازہ ہی پر منتظر اونکی کھڑی
تھیں دیکھتے ہی سینے سے لگایا آنسو پونچھے پیار کیا اور اس
بیقراری سے اوسکو گلے لگایا کہ جیسے وہ کسی جنگ عظیم میں لڑنے اور
جان دینے گیا تھا اور وہاں سے زندہ صحیح و سالم فتح کر کے گھر پر
آیا ہے آخر وہ اوسکو گلے لگائے ہوئے گھر میں لے گئیں اوسکا
منھ ہاتھہ دھلایا کچھہ کھلایا اور کہا کہ تم یہیں کھیلو باہر نہ جاؤ تمھارے
باپ گھر میں آلیں دیکھو تو میاں جی نگوڑے موذی کا کیسے تمھارے
باپ سے کیسی سزا دلواتی ہوں الغرض صاحب خانہ گھر میں تشریف
لائے ۔ بیوی نے آتے ہی کہا کہ تم نے میاں جی نوکر رکھا ہے یا قصائی

اگر تمکو بچے کی جان ایسی ہی دوبھر ہے تو خود ہی گلا گھونٹ کر اوسکو مار ڈالو نگوڑے قصائی کے ہاتھہ سے کیون اوسکی جان مارے ڈالتے ہو صبح سے روتے روتے اوسکا برا حال ہے اب مین کبھی اوسکو میانجی کے پاس جانے نہ دونگی + باپ بھی یہ ماجرا سنکر گھبرایا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف مکتب خانہ مین تھوڑی دیر تک بیٹھے رہنے پر یہ معرکہ ہوگیا بیچارے میانجی نے کچھہ بھی نہین کہا تھا اور نہ لڑکے کو مارا تھا آخر وہ بھی کچھہ سمجھکر طیش و غضب مین آ خاموش ہو رہا اوس لڑکے کی عادت تو پہلے ہی سے خراب تھی اب اور بھی خراب ہونے لگی آخر تجویز یہہ ہوئی کہ میانجی ہی نالائق ہین انکو نکال دینا چاہیئے چنانچہ وہ بیچارے نکالے گئے اور ایک فہمی استعداد طالب علم جسکو عالم کہنا چاہیئے اوس لڑکے کی تعلیم کے واسطے مقرر ہوا + اب صاحبزادہ کا سن چودہ پندرہ برس کا ہوا مگر ماشاء اللہ کریما اور آمدنامہ پڑھکر گلستان شروع کی ہے + لوگون نے اوسکے باپ کو مشورہ دیا کہ کچھہ انگریزی بھی پڑھانی چاہیئے اونہون نے اسکول مین نام اوسکا لکھوا دیا اور ایک ماسٹر گھر پر سبق یاد کرانے کو مقرر کردیا + اب وہ مطمئن ہوگئے کہ جو ہمارا کام تھا وہ ہم کرچکے لیکن اونکو [illegible]

وہ کسنے بگاڑی ہین اور اوسکی اصلاح اب کیونکر ہوسکتی ہے پہر حال
لڑکے کے تعلیم دینے والے اپنے اپنے کام پر مستعد ہین وقت پر
آتے ہین اور وقت پر چلے جاتے ہین + لڑکے کا حال یہہ ہے کہ وہ
نو بجے صبح کو سوکر اوٹھا اور ناشتہ کے واسطے دھوم مچائی
مولوی صبح سے آئے بیٹھے ہین مگر یہ ذات شریف گھر سے باہر
نہین نکلے جب اسکول کا وقت آیا تو وہان کے جرمانہ کے خوف
سے کچھ وہان کے بید مارے جانے کے ڈر سے باہر آئے اور ایک
ساعت مولوی صاحب کے پاس بیٹھے کچھ پڑھا یا نہ پڑھا اور اسکول
روانہ ہوگئے + وہان جاکر بیٹھے ہوئے اوقات عزیز کو مفت برباد کررہے
ہین اسکول کے آخر درجہ مین انکا نام لکھا گیا جہان پانچ سات برس
کی عمر کے لڑکے پڑھتے ہین + اور یہہ حضرت ماشاء اللہ چشم بددور
جمادی الثانی کی ۲۲ - تاریخ کو پورے پندرہ برس کے ہوچکے اور ۲۳
ماہ مذکور سے سولہوان برس شروع ہوا ہے کیونکہ ہر سال سالگرہ
انکی ہوتی ہے اور دولہا بنائے جاتے ہین + ماسٹر لڑکون سے
الفاظ کی ہجے اور معنی پوچھ رہا ہی سب لڑکے بتا رہے ہین اور
یہ کچھ بھی بتا نہین سکتے ماسٹر نے اس خیال سے کہ امیرزادہ ہے
اور عمر مین بھی سب لڑکون سے بڑا ہے وسط نمبر مین لڑکون کے سا

انکو جگہ دی مگر قاعدہ تو یہہ ہے کہ جو لڑکا نمبر مین فرسٹ ہو گا پہلے اوسی
سے ماسٹر پوچھنا شروع کریگا اگر وہ لفظ کی ہجے یا اوسکے معنی
نہ بتا سکیگا تو دوسرے تیسرے چوتھے سے پوچھیگا جو لڑکا صحیح ہجے اور
معنی بتائیگا وہی پہلے نمبر کی جگہ لیگا اور پہلے نمبر کا لڑکا درجہ بدرجہ
کھسکتا جائیگا + تو اب ان حضرت ذات شریف کے ساتھہ یہی معاملہ پیش
آتا ہے کہ بیٹھے تو پہلے نمبر مین مگر چھوٹے چھوٹے بچون نے جو لفظونکے
ٹھیک ہجے اور معنی بتانے شروع کئے اور یہ نہ بتا سکے تو یہ
اپنے درجہ سے کھسکتے کھسکتے آخر درجہ مین پہونچ گئے اب شرمندہ
اور نادم آخر درجہ مین بیٹھے ہوئے لڑکون کا منہ دیکھہ رہے ہین +
لیکن اسکو پوری غیرت اور ہمت نہین کہ کوشش کرکے اپنے درجہ مین
اول نمبر کی جگہہ پائے کیونکہ اوسکی غیرت اور ہمت کو اوسکی ابتدائی
تعلیم ناقص اور اوسکے ماں باپ کے بیجا لاڈ پیار نے اوسکے دل سے
بالکل اوڑا دیا ہے + اب وہ محض بیحیا اور بے غیرت ہوکر احمق کیطرح سے
زندگی بسر کرتا ہے جب وہ اسکول سے آیا تو کھیل مین مصروف ہوا
یہانتک کہ رات کے آٹھہ بجگئے ماسٹر صاحب شام سے بیٹھے ہین
آدمی پر آدمی صاحبزادے کو بلانے کو بھیجے جاتے ہین مگر وہ گھر سے
[illegible] نکلتے آخر ہزار دشواری سے آئے ماسٹر نے سبق سنا کچھہ یاد

نہین جو بتاتے ہین وہ سمجھہ ہی مین نہین آتا کیونکہ اوسکا دھیان تو کھیل
مین ہے جسکی تعلیم اوسکو ابتدا سے ہوئی ہے آخر ماسٹر اپنا دو ڈھائی تک
گھنٹہ وقت نوکری کا صرف کرکے چل دئے صاحبزادے اوٹھے
اور سونے کے وقت تک پھر کھیل مین مصروف ہوے اور جب
سوئے تو پھر ۹ بجے صبح کو بیدار ہوئے + اور اسیطرح سے ساتھہ کمال
بدشوقی اور بیدلی کے اونکا پڑھنا لکھنا ہوا یہان تک کہ بیس یا بائیس
برس کے ہوئے + اس عرصہ مین جو اونکو دیکھا تو وہ گلستان
مین بادشاہے راشنیدم کی حکایت پڑھتے ہین میزان مین بحث
امر کی شروع کی ہے انگریزی مین سکنڈ بک آف ریڈنگ کی ابتدا ہوئی
ماشاءاللہ فرسٹ بک ختم کرچکے ہین علم حساب مین جمع خرچ کرنا بھی نہین
آتا تواریخ مین اپنے باپ دادا کا بھی حال نہین جانتے کہ وہ کون
ہین اور کس خاندان کے ہین + جغرافیہ اونکے واسطے اونکا
مکان ہے اپنے گھر کے دالان اور کوٹھریون اور زینے اور
پاۓخانہ سے بخوبی واقف ہین + اسکے سوا اور کیا چاہئے بس
فاضل ہوگئے + سب کچھہ جانتے ہین زیادہ پڑھنے کی کیا ضرورت
ہے چوبیس برس ماشاءاللہ صاحبزادے کی شادی بڑی
دھوم سے ہوگئی اور اب مولویصاحب اور ماسٹر صاحب

رخصت ہوئے اسکول کو سلام کیا باپ نے بھی انتقال فرمایا
گھر کی ریاست دولت اور تمامی جایداد پر قابض ہوئے دو چار بچے
شہدے جو ایسے بیوقوفون کی تلاش مین رہتے ہین آن ملے
اور خود بدولت کے یار ہوگئے ہر وقت مصاحبت مین رہنے لگے
بس اب آپ ہین اور آپ کے احباب ہین رنڈیان ہین اور عیش ہے
الغرض چند روز مین کل روپے صرف ہوگئے گانو بک گئے مکانات
نیلام ہوگئے سب چیزون کو برباد کر کے روٹی اور کپڑے کو محتاج
ہوگئے + مان کو فاقہ ہے جورو بے آب و دانہ ہے آپ بھوکے
مرتے ہین بچے بھوک کے مارے روتے پھرتے ہین + نہ کوئی
دوست ہے نہ آشنا ہے نہ رنڈی ہے نہ بھڑوا ہے نہ روپیہ ہے
نہ پیسا ہے نہ گانو ہے نہ مکان ہے نہ ہاتھی ہے نہ گھوڑا ہے
بس فقط دو چار جانین باقی رہ گئین ہین اللہ اونکا حافظ اور نگہبان ہے
یہہ حکایت جو لکھی گئی ایسی ہے کہ جسکی نظیرین تھوڑے تھوڑے فرق کے ساتھ
اس دنیا مین اسوقت بہت سی جگہ ہر ایک شہر اور قریہ مین مل سکتی
ہین ایسے لوگ جنکی یہہ حالت گذر گئی ہے اور ہنوز وہ زندہ
اور موجود ہین دس بارہ آدمیون کو مین بتا سکتا ہون اور خود
اون سے اونکے حالات گذشتہ کی حقیقت سنوا دے سکتا ہون

اور اونکو نشان دیکر اون سے اونکے حالات گذشتہ کی حقیقت سنوا دے سکتا ہون + یہہ حال ایک غافل اور نادان لڑکے کا تھا جو لکھا گیا +

ایک شخص کا مختصر سوانح عمری

لکھا ہے کہ ایک شخص شوال ۱۲۵۸ ہجری مطابق دسمبر ۱۸۴۲ء دہلی مین پیدا ہوا اوسکا مکتب نہین ہوا اوسکی مان نے اوسکو پانچوین برس الف بے پڑھانی شروع کی جب اوسکی عمر چھہ برس کی ہوئی تو اوسکی مان نے انتقال کیا تب اوسکو اوسکی نانی نے پڑھانا شروع کیا آٹھہ برس کی عمر مین اوسنے قران مجید ختم کیا اور عربی پڑھنے لگا بارہ برس کی عمر مین کافیہ تمام کیا اور یہان تک اوسکی نانی ہی نے اوسکو پڑھایا بعد اسکے اونہون نے ایک عالم کو نوکر رکھکر اوسکی تعلیم کرائی پندرہ برس کی عمر مین اوسنے قطبی تمام کرکے شرح سلم آغاز کی بعد اسکے انقلاب دہر سے وطن چھوٹا ایک مقام سے دوسرے مقام اور دوسرے سے تیسرے مقام پر جانے کا اتفاق ہوا اوسکی نانی صاحبہ علیہا الرحمۃ والغفران نے اوسوقت انتقال کیا جبکہ اوسکی عمر چودہ یا پندرہ برس کی

تھی + اتفاقات حسنہ سے وہ ایک جگہ نوکر ہوا بعد اسکے
ایک شہر مین قائم مقام کوتوال چندے رہا پھر لکھنؤ آکر والد ماجد
کی زیارت سے مشرف ہوا وہان سے صوبہ بہار مین ایک مقام مین
آکر قیام کیا یہان اوسکو کوئی شغل نہ تھا جی گھبرایا پھر کچھہ پڑھنا شروع
کیا اور اپنے وقت کی حفاظت کرتا رہا پھر چندے پڑھنے اور
پڑھانے مین اوقات کو صرف کیا کسی وجہ سے پڑھنا چھوٹا تو حرف
کی اصلاح لینی شروع کی چند عرصہ مین خط نسخ نستعلیق تعلیق شکست
اور شفیعہ مین اچھا سواد آگیا + چونکہ اس ملک مین صاحب کمال لوگ
کمتر ہین درس و تدریس کا شوق لوگون کو بہت کم ہے کچہری دربار
نوکری چاکری کی طرف ان لوگون کی طبیعت بہت مائل ہے اسلئے
یہان کے لوگون نے اوسکو بھی کچہری کی صورت دکھلائی اور
ایک عدالت کے حاکم اوسپر مہربان ہو گئے اونہون نے اوسکو
عوض نقلنویس مقرر کر دیا جب کوئی عہدہ اونکے محکمہ مین خالی ہوتا
تو وہ اوس عہدہ پر اوسی کو عوض مقرر کرتے یہانتک کہ وہ چند
بار محرر اور پیشکار اور ایک مرتبہ قائم مقام سررشتہ دار مقرر ہوا کچہری
مین کام کرتا گھر آکر پڑ رہتا آخر اوسنے یہہ خیال کر کے کہ وقت عزیز
مفت برباد ہوا ایک کتاب تصنیف کرنی شروع کی دو برس کی محنت

مین تمام اور بفضل الٰہی انجام ہوگئی جسکے سبب بیکار اوسکا وقت بھی ضایع نہوا اور ایک مختصر سا یادگار دنیا مین رہ گیا بعد اسکے جب جیسا موقع ہوا وقت کو اوسمین صرف کیا کبھی اشعار کبھی لکڑی کا کام بنانا سیکھا کبھی گھڑی درست کرنے کی تعلیم لی کبھی بندوق لیکر شکار کو چلا گیا غرض ایسے ایسے امور مین اپنے کو پھنسائے رکھا اس سے کئی مطلب حاصل ہوئے اول یہ کہ ہر وقت اور ہمہ دم محنت کرنے سے جسم مین پھرتی رہی کاہلی کی عادت نہونے پائی دوسرے یہ کہ جس کام کو کیا اوسمین کچھہ واقفیت بہم پہونچائی جو خالی از نفع نہین ہے لکڑی کا کام مثل صندوقچہ وغیرہ کے وہ بنا سکتا ہے گھڑی کل اک یعنی بجنے والی وہ صاف اور درست کرسکتا ہے بشرطیکہ کوئی پرزہ اوسکا نقصان نہوا ہو + اگر باریک ہتھیار ہون تو چھیی گھڑی بھی صاف کرسکتا ہے بندوق مین نشانہ درست ہے گولی سے چڑیا مار سکتا ہے تیسرے یہ کہ وقت کی نگہداشت اس سے ہوئی اور صحبت بد مین بیٹھنے اور جانے کا اتفاق نہوا وہ شغل گھری کی قائم مقامی کا چلا گیا مگر کوئی جگہ نوکری کی مستقل اوسکو میسر آئی تو اوسنے بجائے خود خیال کیا کہ خوشنویسی بندوق بازی سے ہی

لیکن یہ سب بیکار ہے اور ان سب باتون مین اوقات عزیز کو
مفت برباد کرنا ہے کام وہ کرنا چاہیے جس سے دین اور دنیا
کا نفع ہو اور اوقات عزیز مفت برباد نہو یہ خیالات جو اوسکے دل
مین جاگزین ہوئے تو اوسنے قانون یاد کرنا شروع کیا دو برس
کامل اسمین اوسنے اچھی طرح محنت کی اور امتحان دیکے بفضل
الہی کامیاب ہوگیا اوسوقت وہ سمجھا کہ یہ محنت میری البتہ بکار آمد ہوئی
اور یہ وقت جو میرا گذرا فی الواقع اچھا گذرا پھر اوسنے وکالت کرنی
شروع کی اور اس شغل مین بھی جب وہ مکان پر رہا تو بیکار نہ رہا کوئی
نہ کوئی شغل ایسا ضرور رہا جسمین ہمہ تن طبیعت اوسکی مصروف رہی
اس عرصہ مین اوسنے ایک کتاب مذہبی لکھنی شروع کی اوسکے ۱۴ جزو
لکھے تھے کہ گورنمنٹ نے اوسکو ایک حکومت کے عہدہ پر مقرر کرکے
سرفراز فرمایا وہ اپنے عہدہ مقررہ پر روانہ ہوا مگر اوسکو افسوس
ہوا کہ وہ اوس کتاب کو پورا لکھ نہ سکا جسکی بنا اوسنے بہت عمدہ طرح
سے ڈالی تھی اس حکومت کے عہدہ مین اوسکو چند مقامات مین
رہنے کا اتفاق ہوا کئی برس وہ ایسے مقام مین رہا جہان
اوسکو بہت فرصت تھی اس فرصت کو غنیمت سمجھکر اوسنے ایک کتاب

وشمالی کے پاس بھیجدیا ممدوح الصدر نے اوسکی اور اوسکی کتاب
کی بڑی قدر کی اور شکریہ کی چٹھی لکھی اور کتاب مذکور کو واسطے تعلیم
طلباے اسکول منظور فرما کر الف جلدین اوسکی خرید فرمائین چنانچہ
کتاب مذکور اتبک مدارس واسکول واقع ممالک مغربی وشمالی مین
جاری ہے اللہ تعالے اوس سے اپنے بندون کو نفع عنایت
فرمائے + اوس زمانہ مین جبکہ اوسنے امتحان وکالت درجہ اعلے
کا پاس کیا اوسکو شوق انگریزی کے حاصل کرنے کا بھی ہوا مگر
بوجہ اسکے کہ یہ زبان بہت ہی مشکل ہے بے قاعدہ پڑھنے کے
اچھی طرح حاصل نہین ہوتی لہذا اسکی جانب سے کچھہ ہمت اوسکی
پست ہوئی مگر اسکا خیال اوسکے دل مین جاگزین رہا کہ کچھہ ہو جائے
اسکو بھی کچھہ نہ کچھہ حاصل کرنا چاہیئے آخر اس خیال اور وقت کی
نگہداشت کا یہ نتیجہ ہوا کہ باوجود اسکے کہ گورنمنٹ کے عہدہ مین ہر
وقت سفر درپیش ہے اور کار سرکار بیش از بیش مگر تاہم اوسنے
اپنے وقت کو برباد نکر کے چند روز کے عرصہ مین انگریزی اسقدر
حاصل کرلی کہ اب وہ ضروری چٹھی اور اپنے دوست آشناؤن کو
خط انگریزی مین لکھہ سکتا ہے اور اگر کسیکا خط اوسکے نام انگریزی
مین آے تو وہ اوسکو بغیر استعانت دوسرے شخص کے پڑھکر مطلب

اوسکا سمجھہ سکتا ہے انگریزی مین گفتگو بھی کرسکتا ہے وہ شخص لکھتا ہے
کہ مین اپنی انگریزی کے حاصل کرنے مین کمی نکرونگا اور جب مجھکو
تھوڑی بھی فرصت ملے گی تو مین اوسوقت فرصت کو اور اپنے وقت
عزیز کو ضائع نہونے دونگا اور جہانتک مجھہ سے ہو سکے گا مین
انگریزی مین ترقی کرتا جاؤنگا تمام ہوا مختصر حال اوس شخص کا جسکے
بزرگون نے اوسکی تعلیم مین کم توجہ کی اور اوسنے محض اپنے شوق
سے اپنے وقت عزیز کو بیکار برباد نہ کرکے تھوڑی سی ترقی اپنے
واسطے کرلی اللہ تعالے اوسکے تمام ارادون کو پورا کرے آمین
اور حاصل اوسکے تمام حالات سے یہ ہوا کہ وقت کی نگہداشت
بہت اچھی چیز ہے جس سے انسان بہت نفع اوٹھا سکتا ہے +

نادان آدمیون کا وقت ضائع کرنا

بوجوہ مختلف اصناف بنی نوع انسان و اختلاف طبائع اشخاص
کسی شخص کے حالات روزمرہ کو مشخص اور محدود کر کے لکھنا
دشوار ہے لیکن جیسا کہ دیکھا اور سنا جاتا ہے اوسکے موافق اگر
ضبط تحریر مین آئے تو ناممکن اور محال بھی نہین ہے مگر ہم ادنیٰ

ہم سے ملاقات ہوئی ہے + ایک عہدہ دار سرکاری اپنے کام
مین بہت ہوشیار ہر طرح سے لائق تھے مگر اونھون نے عیش اس
بے عنوانی سے کرنا شروع کیا کہ اپنے وقت کا خیال اونکو جاتا
رہا اور وہ وقت کی نگہداشت بھول گئے وقت اونکی کچہری جانی
کا ہے مگر وہ اپنے عیش مین مصروف ہین یہانتک کہ اونکی کچہری
جانے کے وقت سے تین چار گھنٹے کا عرصہ گذر گیا مگر وہ کچہری
نہ گئے اور جب گئے تو کچہری مین اونکا جی نہ لگا فورًا برخاست کر کے
چلے آئے اونھون نے اپنے فساد نفس سے کچہری کے وقت
کو بالکل ضائع اور برباد کر دیا جسکے واسطے اونکو بیش قرار وظیفہ سرکار
سے ملتا تھا اور جسکی نگہداشت اونکو ضرور تھی آخر نتیجہ اوسکا یہ ہوا
کہ اپنے عہدہ سے برخاست کر دئے گئے +
ایک عہدہ دار سرکاری اس سبب سے ناقابل انجام عہدہ سرکاری
سمجھے گئے کہ جس کام کا جو وقت تھا وہ اوسکو اوسکے وقت پر
انجام نہین کرتے تھے آخر اونکو عہدے سے استعفا دینا ہوا +
ایک صاحب روزگار کے خواہشمند ہین مگر جب اونکو کہا جاتا ہے
کہ فی الحال قلیل درماہہ کی نوکری قبول کر لیجئے تاکہ وقت عزیز بیکار
اور برباد نجائے تو وہ اوسکا جواب یہ دیتے ہین کہ جبتک معاوضہ

کافی اپنی خدمت اور محنت کا ہمکو نہین ملیگا ہم قلیل درماہہ اور تھوڑے
سے معاوضہ کے واسطے مشققت اپنے اوپر گوارا نہ کرینگے یہ تو فرماتے
ہین مگر بیکار اپنے وقت کو ضائع کرتے ہین + وہ یہ نہین سمجھتے کہ
محنت کرنے سے ہمکو کسقدر منفعت اور قلیل آمدنی سے ہمکو کیا فائدہ
ہے بیکار بیٹھے رہنے سے ہمارا کسقدر ضرر ہے اور بیش قرار
درماہہ کی نوکری فوراً ملنی کسقدر دشوار ہے + پس معلوم ہوا کہ اونھون
نے جو اپنے وقت کو اکثر بیکار برباد کیا ہے اوسنے انکو کاہل اور سست
بنا دیا ہے محنت اون سے ہو نہین سکتی اسلیئے کافی معاوضہ کا بہانہ
کرکے رہ جاتے ہین + وہ ہر طرح سے لائق ہین مگر اونکو وقت
کی نگہداشت چاہیئے +
ایک صاحب بڑی ہوش سمجھدار سلیم الطبع ہین مگر اونھون نے کبھی اپنے
وقت کا خیال نہ کیا اور نہ سمجھا کہ وقت کیا چیز ہے اور ہمکو اپنے وقت
کی کیونکر نگہداشت کرنی چاہیئے + اونھون نے کبھی اسکا تصور
بھی نہ کیا کہ آج ہم نے صبح سے شام تک کون کون سا کام کیا جسمین
ہمارا فائدہ تھا اور ہمارا کون کون سا وقت عزیز کیونکر اور کس سبب
سے مفت برباد ہوا + اونکو کبھی اس بات کا وہم بھی نہین آیا کہ ہمکو
اپنے فائدے اور منفعت کے واسطے کیا کیا کام کس کس وقت کرنا

چاہیئے + اونکو کبھی اس بات کا گمان بھی نہین ہوا کہ ہمارا وقت
عزیز کیون برباد ہوا جاتا ہے اونکو کبھی اس بات کی فکر بھی نہوئی کہ دنیا
مین انسان کو کسطرح رہنا چاہیئے اون پر اور اونکے حالات پر
جو خیال کیا تو اونکو ماشاء اللہ صحیح اور تندرست ذی مروت صاحب
خلق ذی وجاہت خندہ رو اور بے تکلف پایا مگر اہل وعیال
سے غیر مانوس وارستہ مزاج عاشق باحوصلہ فضول خرچ بہت سست اور
بے روزگار دیکھا سوچا کہ اسکا سبب کیا ہے تو کوئی بات صاف
ذہن مین نہ آئی کہ ان سب باتون کا ایک شخص مین جمع ہونا اسکی
کیا وجہ ہے + آخر ہم نے اونکے روزمرہ کے کاروبار شغل اشغال
ہر ایک امر کو بغور دیکھنا شروع کیا تو یہ معلوم ہوا کہ اونکا کوئی کام
اپنے وقت پر نہین ہوتا جو کام وہ کرتے ہین وہ اوسکو اوس کام
کی حیثیت سے انجام نہین کرتے جسطرح اوس کام کو ہونا چاہیئے
اسلیئے اونکا وقت بیکار جاتا ہے اور وہ کام بھی انجام نہین پاتا
مثلاً اونکو لازم ہے کہ وہ صبح کو پانچ بجے بلکہ اس سے بھی سویرے
اوٹھین مگر وہ ہمیشہ صبح کو ۹ بجے سوکر اوٹھتے ہین + جب وہ اوٹھے
تو چاہیئے کہ فوراً حوائج ضروری سے فرصت کرکے منہ ہاتھ دھونے
سے بھی جلد فراغت کرلین مگر وہ ایسا نکرینگے بلکہ دو تین چلمین حقہ

کی پی لینگے تب استنجا کرنے جائینگے اس عرصہ مین دس بجکر وقت تجاوز کر جاتا ہے اور اگر ۹ بجے آنکھ کھلتے ہی کوئی کام ضروری پیش ہوا یا کہین جانا ضرور ہوا (کیونکہ ۹ بجے تک انسان کو اکثر امور ضروری پیش آجاتے ہین اور اونکو انجام ہی کرنا ہوتا ہے) تو بس وہ فوراً اوٹھتے ہی بے اسکے کہ استنجا کرین منہ ہاتھہ دھوئین اوس کام کی فکر یا جسد پریشانی کرنے لگتے ہین یا جہان جانا ہوتا ہے بغیر منہ دھوئے چلے جاتے ہین اب وہان سے جب خدا لائیگا تو گھر آئینگے مقام غور ہے کہ اگر وہ پانچ بجے تک اوٹھہ بیٹھتے اور چھہ بجے تک سب کامون سے فراغت کر چکے ہوتے تو وہ باطمینان اپنے ہر ایک کام کو انجام کرتے اور اگر کہین جانا ہوتا تو وہ اطمینان سے جاتے اور جلد گھر پھر آتے پھر اگر اونکو کہین جانا نہین ہے اور نہ کوئی کام ہے (کام کیونکر ہو اسلئے کہ اونہون نے کسی کام کے انجام کرنے کو اپنے اوپر لازم کیا ہی نہین) تو وہ ۹ بجے اوٹھکر حقہ پینے لگے اور دس بجے تک حقہ ہی پیتے رہے پھر اس انتظار مین بیٹھے کہ آدمی منہ دھونے کو پانی لائے تو منہ دھوئین نوکر کا جی چاہا تو پانی لایا اور اگر بہت دیر ہوگئی تو پانی لانے کو حکم دیا اب منہ دھونا شروع ہوا ایک گھنٹہ کامل کے بعد اس مہم سے فراغت

ہوئی اب بارہ بج گئے یا قریب بجنے کے ہین اس عرصہ مین کھانا
تناول فرمایا اسکے بعد کچھ قیلولہ کیا یا نہین اگر ذرا لیٹے اور نیند آگئی
تو تین بجے تک آرام فرمایا اگر کہین سے طلب ہوئی تو وہان تشریف
لے گئے کوئی صاحب اونکی ملاقات کو تشریف لائے تو اونکی خاطر
مین مصروف ہوئے یہان تک کہ کھانے کا وقت ہوا کھانا کھایا اور
سو رہے پھر نو بجے صبح کو گھبراکر اوٹھ بیٹھے + غور کیجئے تو جو
کام صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک ان حضرت نے کئے
کیا یہ سب کام دوسرا شخص نہین کرتا ہے کیا یہ سب کام بُرے ہین ہرگز
نہین ان مین کا ایک بھی معیوب نہین تمام جہان کے انسان یہی
سب کام کرتے ہین کون سا بشر ہے جو سوتا نہین کون شخص ہے
جو سوکے اوٹھتا نہین کون سا شخص ایسا ہے جو پاخانے نہین جاتا ہے
کون بھلا آدمی ہے جو منہ نہین دھوتا کون ایسا آدمی ہے جو کھانا
نہین کھاتا کون انسان ہے جو کبھی تفریح کسی عنوان سے
نہین کر لیتا کون سا بشر ہے جو ان باتون سے خالی ہے مگر کیا وجہ
ہے کہ ان کے ہر ایک امر جائز پر اعتراض وارد ہوتا ہے اور دوسر
پر نہین تو سبب اسکا یہ خیال مین آتا ہے کہ یہ حضرت اپنے امور ہا
کو بھی بے وقت بے محل انجام کرتے ہین اپنے بہت سے

وقتون کو ضائع کرتے ہین اور دوسرا شخص ان سب امور کو اپنے
اپنے محل اور وقت پر انجام کرتا ہے اور اپنے عمدہ وقتون کی
نگہداشت کرتا اس وجہ سے وہ لائق اعتراض نہین ہوتا۔
بہت سی باتین دل مین ہین جنکے لکھنے کو جی چاہتا ہے مگر وقت
اس تحریر مین بہت سا گذر گیا اسلئے ہم اس تحریر کو صرف وہی باتون
پر ختم کرتے ہین + انسان کو لازم ہے کہ وقت کو ہاتھہ سے نہ جانے
دے اسکا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت اپنی فلاح دینی اور دنیوی
کی فکر کرتا رہے اور جو وقت گذر گیا ہے اوسپر افسوس کر کے
آیندہ عہد کرے کہ وقت کو بیکار ضائع نہ ہونے دیگے کیونکہ
ع گیا وقت پھر ہاتھہ آتا نہین + جو شخص چار پیسے بوسیلہ جائز
پیدا کرتا ہے اوسکا وقت ضائع نہین ہوتا وہ ضرور چار پیسے
پیدا کر لیتا ہے یا اوسکے پیدا کرنے کی قابلیت رکھتا ہے گو بالفعل
نہو بالقوہ ہی سہی جو گھر کا اپنے انتظام کرتا ہے اوسکا وقت ضائع
نہین اور جسکو وقت کا خیال ہے وہ گھر کا انتظام بھی ضرور
کریگا اور جب گھر کا انتظام کریگا تو کیسی راحت اور خوشی اوسکو
حاصل ہوگی اوسکو ہم ابھی نہین بتاینگے + مگر وقت کا خیال
نکرکے انسان کو کھانا پینا اچھا کپڑا پہننا اور خوشی کرنا ہنسنا بولنا

سنوانا جاگنا مطلق جائز نہیں بلکہ حرام ہے والسلام علی من اتبع الھدی

اعتدال

اعتدال بر وزن افتعال مصدر ہے مشتق عدل سے اور مادہ
اوسکا عدل ہے عدل کے معنی ہین پورا پورا وزن کرنا یا ہونا کسی
چیز کا اسطرح سے کہ نہ کم ہو نہ زیادہ نہ اونچا ہو نہ نیچا نہ پست ہو نہ
بلند نہ چوڑا ہو نہ پتلا ہو نہ دبلا ہو نہ موٹا وعلی ہذا القیاس ہر ایک امر یا
شے یا چیز یا انسان یا حیوان کی ہر ایک حالت متوسطہ کو اعتدال
کہہ سکتے ہین + حالت متوسطہ ہر ایک چیز یا انسان یا حیوان ذی روح
یا غیر ذی روح کی جو افراط اور تفریط سے محفوظ ہو اوسیکا نام اعتدال
ہے اور بہترین چیزون مین سے دنیا کی اعتدال ہے جسکا نام توسط
ہے اور اس بارے مین یون ارشاد ہے خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا افراط
کے معنی ہین زیادہ ہو جانا کسی چیز کا اور تفریط کے معنی ہین گھٹ جانا
کسی چیز کا اپنے حد اعتدال سے اور جوان دو برائیون سے محفوظ ہو
وہی چیز معتدل ہے + دیکھو لوگ کہتے ہین کہ فلان دوا معتدل ہے
یا معتدل مزاج یعنی مزاج کو حد اعتدال پر لانے والی ہے ہم لوگ
بولتے ہین کہ ان دونون مزاج مین اعتدال ہے یعنی مزاج افراط

تفریط سے ہر ایک امر کے محفوظ ہے + جو چیز حد اعتدال سے بڑھ
جاتی ہے وہ کچھ نہ کچھ خرابی لاتی ہے کوئی اعتدال سے زیادہ کھانا
کھائے گا ضرور بدمزہ ہو جائیگا جو شخص اعتدال سے کم غذا کریگا ضرور
بھوکھا مریگا اگر دوڑ کر چلے گا گر پڑیگا یا ایسا آہستہ چلے گا جو اعتدال
سے کم ہو تو وہ اپنا نقصان کریگا جو شخص اعتدال سے زیادہ خرچ کریگا
مسرف کہلائیگا چند روز مین محتاج ہو جائیگا اگر اعتدال سے کم خرچ کریگا
ممسک مشہور ہوگا اور اوسکو دنیا سے بجز حسرت دنیا اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا
الحاصل اعتدال ہر ایک امر مین عمدہ چیز ہے اور اوسکا ادراک اوسکی
نگہداشت ہر شخص کی عقل و شعور فہم و فراست اور دانائی پر موقوف ہے
زیادہ صراحت کی ضرورت نہین مگر ہم دیکھتے ہین کہ اس زمانہ مین
بہت کم ایسے لوگ ہین جو اپنے اقوال و افعال و مزاج اور احوال مین
اعتدال کا خیال کرین اور حد اعتدال سے اوسکو بڑھنے نہ دین
مثلا اعتدال اقوال یہ ہے کہ جو کہین وہ کرین مبالغہ کو اوسمین راہ
نہ دین مگر دیکھا جاتا ہے کہ ہم نے ایک دوست سے وعدہ کیا
کہ ہم آج آپ کے گھر پر حاضر ہونگے دوست ہمارا منتظر رہا مگر ہم نے
باوجود وعدہ کرنے کے کچھ بھی خیال نہ کیا اور اوسکی ملاقات کو نہ گئے یا اگر گئے
یا گئے تو دوسرے دن یا تیسرے دن گئے پس ہمارے قول مین

اعتدال نرہا یا گفتگو مین ہم نے اسقدر مبالغہ کیا کہ وہ سب باتین
جھوٹھہ معلوم ہونے لگین یا باعث رنجش کی ہوئین تو علاوہ اسکے
کہ وہ باتین غلط اور جھوٹھہ معلوم ہون اور اون سے رنجش پیدا ہو
ہم ان باتون کے سبب اپنے حد اعتدال سے تقریرمین بدرجہا
بڑھے ہوئے معلوم ہونگے اور اسوجہ سے کہا جائیگا کہ ہم گفتگو مین
اپنے اعتدال پر نہین ہین + افعال مین اعتدال یہ ہے کہ جو فعل
کرین اوسکی حد کو نگاہ رکھین اسی کا نام اعتدال افعال ہے مثلاً ہمکو
علم کا شوق ہے تو ہم اگر اوستاد کی خدمت مین تحصیل علم کے لئے جاتے ہین
تو ہمکو لازم ہے کہ اوسکے تمام حدود کو نگاہ رکھین بیوقت استاد
کی خدمت مین نہ جائین جس سے اونکو تکلیف ہو گستاخانہ اون سے
مباحثہ نکرین اون کے ہرج اوقات کا خیال رکھین تعظیم اور تکریم اونکی
مناسبانہ طور پر کرین اور اپنی حد سے نہ بڑھ جائین + اگر ہم اہل و
عیال رکھتے ہین تو اونکی خدمت گذاری اور خاطر داشت مین
کمی نکرین اونکو حتے الوسع تکلیف یا ایذا یا رنج پہنچاندین + اگر ہم
محنتی یا روزگار پیشہ ہین تو ہمکو ضرور ہے کہ ہم اپنی تفریح طبع بھی
بعنوان شایستہ اپنے احباب کے ساتھہ کبھی کبھی کر لیا کرین کہ مزاج
مین اعتدال رہے مگر ہمکو اپنے افعال اور مزاج مین بھی اعتدال

کا خیال کرنا ضرور ہے کہ ہمارے افعال حد اعتدال سے بڑھ
نہ جائین + اعتدال مزاج یہ ہے کہ مزاج اور طبیعت مین امراض ظاہر
و باطن کے دفعیہ کے لئے حفظ صحت ظاہری و باطنی مین کمال درجہ
سعی کرتے رہین اور اوسکا خیال رکھین جہانتک ہوسکے ایسی چیز
نہ کھائین اور نہ پئین جس سے ہمارے مزاج کا اعتدال باقی نرہے
کہ اسمین اعتدال مزاج ظاہری ہے اور جہان تک ممکن ہو بغض و حسد
و کینہ و عداوت دروغ و بداخلاقی غیظ و غضب سے دور اور پاک اور
بری رہین کہ اسمین اعتدال مزاج باطنی ہے + اعتدال احوال یہ ہے
کہ اپنی وضع معقول نیت محمود مراتب بلند اور مدارج اعلے کی حفاظت
کرین اوسکو اپنے افعال یا حرکات سے برباد اور ضائع نکرین مثلاً
ہماری وضع یہ ہے کہ ہم نے بر سر بازار کھڑے ہوکر کسی بازاری سے
کبھی بات نہین کی تو ہمکو مناسب ہے کہ ہم اسکا خیال رکھین کہ کبھی
کسی بازاری شخص سے بر سر بازار کھڑے ہوکر ہم کلام نہون + ہماری
نیت ہمیشہ سے ہر امر مین نیک ہے تو ہم اسکا خیال رکھین کہ کہین
کسی موقع پر کوئی کام بدنیتی کا ہم سے واقع نہو + رتبہ ہمارا اگر لوگ
کسی وجہ خاص سے بلند سمجھتے ہین تو ہمکو اوس مرتبہ کی نگہداشت
کرنی چاہئے تاکہ اون لوگون کی نظر مین حقیر نہ سمجھے جائین + مدارج

ہمارے اگر لوگ اسے اعلے سمجھتے ہین تو ہمکو اسکی نگہداشت کرکے اپنے مدارج اسے اعلے مین ترقی کرنی مناسب ہے اور اگر ترقی نہو تو جسقدر لوگ خیال کرتے ہین اوسمین تو کمی واقع نہو تاکہ چشمون مین ذلت اور خواری سے محفوظ رہین +

حوصلہ

یہ چیز اعلے قدر مراتب واحوال ہر شخص کے ساتھہ لگی ہوئی ہے اس حوصلہ سے فوائد بھی حاصل ہوتے ہین اور کبھی کبھی خرابیان بھی وقوع مین آتی ہین + اگر حوصلہ کے ساتھہ نیت بخیر ہے تو ضرور ہے کہ اس سے صاحب حوصلہ کو فوائد حاصل ہون اور اگر حوصلہ کے ساتھہ نیت بخیر نہین ہے تو یہ حوصلہ انسان کو بری راہ چلائیگا رسوا اور ذلیل کریگا بڑی مصیبت اور خرابی مین پھنسائیگا حوصلہ نیک نیتی کے ساتھہ سودمند ہے + ایک ذی عقل وشعور طالب علم کو ایام طالب العلمی مین یہ حوصلہ ہوا کہ ہم بھی اگر امیر ہوتے تو اچھے خاندان مین اپنی شادی کرتے دس بارہ ملازم ہماری خدمت کے واسطے حاضر رہتے کپڑے بہت عمدہ اور پاکیزہ پہنتے پانچ گھوڑے ران سواری اور بگھی کے ہوتے دو ایک فٹن بھی کوک صاحب کے کارخانہ کی نہایت عمدہ

بنی ہوئی ہمارے پاس ہوتی شام کو اوسپر سوار ہو کر ہوا کھانے کو
نکلتے سونے کی بکیب گھڑی جیب مین ہوتی اور اوسکے لوازمات
سے جسم کو آراستہ کرتے مکان بہت پر تکلف بناتے اور اوسکو
تمامی لوازمات سے درست اور آراستہ کرتے امراسے برابر کی
ملاقات کرتے خوب کھاتے اور کھلاتے اپنے عزیزان اور اقران
سے سلوک کرتے امورات خیر مین سعی موفور بجا لاتے علما اور
فضلا کی خدمت مین سرگرم رہتے غربا اور مساکین کو بہت کچھ دیتے
اسطرح سے دنیا مین بعیش وآرام بسر کرتے اور ساتھہ بلند نامی کے
نام نیک اپنا دنیا مین یادگار چھوڑکر بعد مرنے کے فردوس اعلے مین
جگہ پاتے - صاحب اس حوصلہ کو یہ سب حوصلے ہوئے قول السعے
مِنّی وَالاِتمَامُ مِنَ اللہِ تعالیٰ کہکر اپنے حوصلہ کے پورا کرنے کے
واسطے حصول علم مین کمال درجہ کی کوشش شروع کی اس مشکل امر
یعنی علوم کے حاصل کرنے مین حوصلہ اوسکا راہبر ہوا اور اوس درجہ
اوسکا معین اور مددگار رہا کہ تھوڑے عرصہ مین اوسنے اون علوم
کو کامل طور سے حاصل کرلیا جو کہ اوسکو اوسکے زمانے مین اوسکے
تمام حوصلون کے پورا کرنے کے واسطے ضروری اور کافی تھے
جب وہ ان علوم سے فراغت حاصل کرچکا تو تائید الٰہی ہوئی کہ نائب السلطنت

نے اوسکو ہر طرح سے لائق اور تمامی صفات اور علوم مین فائق سمجھکر ایک بہت ہی بڑے منصب جلیل الشان پر سرفراز فرمایا کہ جس سے اوسکے تمام حوصلے پورے ہو گئے بلکہ اس ترقی مدارج کے وقت مین اور حوصلہ ہاے بلند جو اوسکے دل مین پیدا ہوئے اوسکے انجام کرنے کی بھی اوسکو قدرت اور طاقت ہو گئی جو قبل اسکے خیال مین بھی نہ تھے اب وہ طالب العلم پچاس ہزار روپئے کی کوٹھی مین رہتا ہے آٹھ گھوڑے عمدہ عمدہ اوسکے اصطبل مین ہین خانسامان اور خدمتگار پاکیزہ اوسکی خدمت گزاری مین + بگھی اور ٹمٹم عمدہ عمدہ اوسکی سواری مین ولایت کا عمدہ عمدہ کپڑا اوسکے جسم کی پوشاک ہے ہملٹن کے ہان کے جواہرات کی چیزین اوسکے جسم پر آراستہ ہین اور اب وہ اس صفائی پاکیزگی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتا ہے کہ لوگ اوسکو دیکھکر متعجب ہوتے ہین مگر اوسکا حال یہ ہے کہ باوجود اس قدر ثروت و عیش و نشاط حکومت اور جاہ و جلال کے اوسکی ذات مین اخلاق انتہا کا ہے تواضع غایت درجہ کی ہے دینداری نہایت مرتبہ مین ہے اور جسقدر حوصلے اوسکے نیک کام کے انجام کرنے کے اوسکے دل مین جاگزین تھے اون سب کو باحسن وجوہ انجام کرتا جاتا ہے بلکہ اوس سے زیادہ کرتا ہے کہ جسقدر اوسنے الیسے امور کا پہلے

حوصلہ کیا تھا یہ صاحب حوصلہ اس امر مین بہت سعی کرتا ہے کہ اپنی
قوم کو اچھی حالت پر لائیے + اس امر مین اوسکی سعی موفور رہی کہ وہ
اپنی جان و مال محنت مشقت تحریر تقریر سے لوگون کو نفع پہونچائے
اللہ تعالے اوسکے تمام مقاصد اور حوصلون کو پورا کرے اور اوسکی
سعی کو مشکور فرمائے + جہان ایک ذی عقل طالب العلم کو حوصلہ
بلند نامی اور ناموری کا ہوا وہان ایک امیرزادے نوجوان کو بھی حوصلہ
ناموری پیدا ہوا ع تا کہ مشہور ہون ہزارون مین + ہم بھی ہین
پانچوین سوارون مین + یہ صاحبزادے ۱۹ برس کے تھے جب انکے
پدر بزرگوار نے قضا کی علم سے تو انکو کچھہ سروکار ہی نہین تھا کیونکہ
پندرہ برس کی عمر تک تو قران مجید ہی کے حفظ سے فراغت نہ تھی
خیر جب قران مجید اسقدر محنت سے یاد بھی ہوا تو اوسکی حفاظت نہ کی
گئی اوسکو بھی بھلا دیا غرض جب باپ نے اونکے انتقال کیا تو وہ سوا
اسکے کہ اپنا نام بڑا مشکل سے لکھہ سکتے تھے اور کچھہ لکھنا پڑھنا نہین
جانتے تھے + باپ کی زندگی ہی مین لوگون کو دیکھکر انکو ہر قسم کا حوصلہ
تھا کہ ہم بھی یہ کرتے اور وہ کرتے باپ کے مرتے ہی جب اونکے
جانشین ہوئے تو حوصلون نے اپنی کامیابی کا تقاضا شروع کیا اس
صاحب حوصلہ بلند نام کے دل مین بڑے بڑے حوصلون نے جگہ

پکڑی تھی مگر اس بات کو اونہون نے کبھی خیال نہ کیا کہ یہ سب حوصلے
میرے کیسے ہین اچھے ہین یا بُرے ہین اور ان حوصلون کے پورا
کرنے کے لئے مجکو کسقدر دولت حاصل کرنی چاہیئے اور جو دولت
ہے اوسکو ان حوصلون کے پورا کرنے مین کس احتیاط سے خرچ کرنا
مناسب ہے اونکے باپ نے بہت سے روپے نقد نوٹ و اشرفیان
اور تین چار گانون اور ۱۵ یا ۱۶ مکانات پختہ اور پچیس تیس دکانین
بر سر چوک علاوہ اسباب و ظروف نقرہ و طلائی کے کہ وہ سب جایداد
تخمیناً دو لاکھ روپئے سے زیادہ کی ہوگی اپنی اولاد کے واسطے
چھوڑا تھا اولاد سے اونکی یہ ایک بلند حوصلہ صاحبزادے اور ایک
دختر تھی اس نامور امیرزادے کا پہلا حوصلہ یہ تھا کہ بہن کی شادی
اس دھوم سے کرو کہ شہر مین نام ہو جاوے اور ایسا جہیز اوسکو دو کہ
کسینے بھی عروس کو اسقدر نہ دیا ہو اس حوصلہ نے جو تقاضا کیا تو باپ کے
چہلم کے بعد تاریخ شادی کی اپنی ہمشیر کی عنقریب زمانہ مین ٹھہرا دی اور
حکم عام اپنے ملازمین کو دے دیا کہ اسباب و سامان جہیز جسقدر ممکن ہو
تیار کیا جاوے وہان کیا دیر تھی حکم ہوتے ہی سب سامان شروع
ہو گیا بزاز جوہری گوٹے والے ہر قسم کے اہل پیشہ چلے آتے ہین اور سب
سامان جہیز کا تیار ہو رہا ہے گھر مین کارچوب کا کارخانہ جاری ہے ایک کا گیہ

کی جگہ دس دس اور بیس بیس کاریگر کام کر رہے ہین چیزون کی خریداری
یون ہوتی ہے کہ کمخواب زربفت گلبدن کاشانی مخمل کریب اطلس
کے طاقے کے طاقے صاحب مال سے بغیر قیمت طے کیئے لئے
جاتے ہین اور روپے اونکے جو وہ مانگتا ہے بلا پرسش و تحقیقات
معرفت مصاحبان عالیشان کی مہاجنون کو دے دیئے جاتے ہین
الغرض اسی طور سے تمام اسباب جہیز کا دو مہینے کے عرصہ مین تیار
ہوگیا اسباب جہیز تو تیس چالیس ہزار روپئے سے زیادہ کا نہ تھا مگر
اس صاحب حوصلہ کا خرچ دونا ہوگیا جو لوگ اس دن کی خیر مناتے
تھے اونکی مرادین برآئین اور دھوم دھام سے شادی ہوگئی
بعد شادی کے لاکھ روپئے کی فرد حساب پیش ہوئی اوس فرد
کو دیکھکر اس امیرزادے نے اپنے دیوان سے فرمایا کہ خیر شادی
تو ہوئی مگر میرے حوصلہ کے موافق نہوئی پھر اس صاحب حوصلہ
نے پوچھا کہ دیوان جی اب خزانہ مین کسقدر موجود ہے کیونکہ زیورات بیبی
پانون کے کڑے طلائی بہت ہلکے صرف دو ہزار روپئے کے
ہین میرا ارادہ ہے کہ اونکو دونی قیمت کا بنوادون دیوان نے
دست بستہ عرض کی کہ اب روپیہ کچھہ بھی نہین ۲۵ ہزار روپئے کے
پرامیسری نوٹ عین بارات کے دن فروخت ہوئے ہین اب نہ زر ہے

بقدر ہے نہ نوٹ باقی ہے بابو رام دیال سنگھ ٹھیکہ دار کل تک حاضر ہونگے
امید ہے کہ مالگذاری مین کم سے کم دو سو روپئے تو ضرور داخل خزانہ
سرکار کرینگے + اس عالی حوصلہ اور نامور صاحبزادے کو اسقدر بیجا
صرف ہونے سے دولت کے اور تحویل مین کچھ باقی نرہنے سے
مطلق کسی امر کا خیال بھی نہوا کہ دو مہینے قبل ہمارے گھر کی کیا حالت
تھی اور دو تین مہینے مین یہ کیا ہو گیا کہ تحویل مین دیوان جی کے ایک
پیسا نہین رہا غرض اس بلند حوصلہ نے دیوان جی کو حکم دیا کہ ٹھیکہ دارون
کو لکھئے کہ وہ روپیہ مالگذاری کا داخل کرین اور دکانون اور مکانون
کے کرایہ کے تحصیلدار پر تقاضا کرو کہ روپئے تحصیل کر کے جلد حاضر لائین
الغرض تین مہینے تو عیش و عشرت مین بسر ہوئے + اس درمیان
مین اور اوسکے بعد جب کبھی کوئی موقع خرچ کا آجاتا + تو بلند حوصلگی
سے ایک کی جگہ دس اور دس کی جگہ ہزار روپئے یہ صاحب حوصلہ خرچ
کر دیتے + آخر رفتہ رفتہ نوبت باینجا رسید کہ زر مالگذاری مواضعات
اور کرایہ مکانات اور دکانون کا خرچ کو ناکافی ہونے لگا چونکہ اس
ملک مین بندوبست دائمی مالگذاری سرکار بہادر کا دوامی نہین ہے
بلکہ میعادی ہے اسلئے جب باقی مالگذاری سرکار کی ہوتی ہے تو اوس
ملک کے زمیندارون کی جایداد منقولہ متعلقہ دیگر نیلام کی جاتی ہے

لہذا دو مرتبہ بقایا ہے مالگذاری سرکار مین انکی تمام چیزین نیلام کی
گئین کیونکہ واسطے ادا ے وین سرکار کے روپیہ موجود نہ تھا آخر اوس
بلند حوصلہ نے یہ خیال کیا کہ گانون وغیرہ اس قسم کی جایداد نہایت
واہیات ہوتی ہے جسمین ہمیشہ ادا ے مالگذاری سرکار کی خلش باقی
رہتی ہے بہتر ہے کہ اوس خلش کو دور کرین اور اس بکھیرے سے
نجات پائین یہ خیال کر کے اس بلند حوصلہ نے جسقدر مواضعات
تھے سب بیچ ڈالے اور اس تدبیر سے اوسنے اپنی جان کی مخلصی
حاصل کی بعد فروخت کرنے مواضعات کے کچھہ تو وین بازار کا بابت
بقایا ے شادی ادا کیا اور پھر یہہ حوصلہ ہوا کہ کنکوا ایسا لڑائیے کہ
شہر مین کسینے نہ لڑایا ہو حکم کی دیر تھی لڑانے والے اور بنانے والے
سب حاضر ہو گئے اپنے بہنوئی سے کنکوے کی ضد ٹھہرائی اور تجہ
بلند حوصلگی کے بہنوئی کے کنکوے اور ڈور کا بھی جسقدر خرچ تھا وہ
بھی اپنے ہی ذمہ لیا + فی الحقیقت ایسے کنکوے لڑائے کہ لوگون کے جی
چھوٹ گئے آج تک مشہور ہے کہ ایسی پتنگ بازی کم ہوئی ادھر تو پتنگ بازی
مین روپیہ خرچ ہو رہے ہین آمدنی صرف دکان اور مکانکے کرایہ کی ہر روپیہ گھٹا تو
کرایہ کی بگھی منگا بنک مین چلے گئے اور جاتے ہی منیجر بنک سے ملاقات
کر کے دس ہزار روپئے قرض کے طالب ہوئے اوسنے پوچھا

جایداد فوراً قبالجات مکانات اور دکانون کے مینیجر کے سامنے
رکھدئے اوسنے اوسکی یادداشت لکھکر جواب دیا کہ بعد تحقیقات اس
جایداد کے اب کو روپیہ مل سکتا ہے الغرض بنک نے انکی جایداد
کی تحقیقات کی اور تحقیقات کر کے مینیجر بنک نے اس بلند حوصلہ امیرزادہ
کو طلب کیا کہ آئیے اور روپے لے جایئے یہ گئے اور دستاویز کی
تکمیل کر کے قبالجات کل مکانات اور دکانون کے مینیجر صاحب کے
حوالہ کر دئے کرایہ مکانات اور دکانون کا بوجہ سود کے بنک والے کے
سپرد کیا گیا جس مکان مین خود تشریف رکھتے وہ بھی گرو ہوا اور
اوسکا دس روپیہ مہینا کرایہ بنک کو ادا کرنا قبول کر کے دستاویز مین
لکھدیا خود بدولت قرض لیکر دولتخانہ مین تشریف لائے اب بعض
حوصلون نے پھر گدگدایا بنک کے مینیجر سے ملاقات ہو چکی تھی اوسکی
دعوت مین قریب ایک ہزار کے خرچ ہو گیا بعد اسکے پھر تلنگ بازی شروع
ہوئی اور اس مرتبہ ایسی تلنگ بازی ہوئی کہ اونکا نام اور لوگون کا کام ہو گیا
دو ایک برس کے بعد جب بنک نے دیکھا کہ روپئے کے ادا کی فکر یون
کو کچھہ نہین ہے تو اوسنے نالش کر کے ڈگری حاصل کی اور تمامی
مکانات وجایداد کو نیلام مین خرید کر کے اپنے قبضہ مین کر لیا پھر بھی بنک
کے تین ہزار روپئے باقی رہ گئے اب سب طرف سے حوصلہ پست ہوا

نہ وہ دیوان جی رہے نہ مصاحب رہے آپ ہین اور مکان کا کونا ہے
کبھی جو اپنی حماقت شعاری اور روپیہ کے فضول خرچ کا خیال آیا تو آہ و
رونا دھونا ہے غرض اب ہر طرح کا غم والم ہے بے بائگی اور مفلسی
کا الم ایک طرف قرضخواہون کے تقاضے کا ظلم وستم اس درجہ ہے
کہ ناک مین دم ہے بعد چند روز کے بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا کہ باپ
نے بہت کچھہ دولت چھوڑی تھی یقین ہے کہ کچھہ دفینہ بھی مکان مین
ہو اس خیال سے مکان کو ایک جانب کسی کی نشاندہی کے بموجب
کھودا تو ایک پتیلا نکلا جسمین ایک ہزار اشرفیان نکل ائین اور اسی قریب زمانہ
مین انکے باپ کا ایک نمک حلال خدمتگار بعد ۱۵ برس کے اکر ان سے
ملا اور بہت رویا اور چالیس اشرفیان کمر سے کھول کر انکے آگے
رکھدین کہ یہ اشرفیان سرکار نے رکھوائی تھین اتفاق زمانہ سے
فدوی کا حاضر ہونا نہوا سرکار کا انتقال ہوا مجکو بھی مرنا ہے امانت سرکار
کی حاضر ہے اس صاحب حوصلہ بلند اقبال نے وہ اشرفیان لے لین
اور اشرفیون کے روپئے بنا اپنا حوصلہ پورا کرنے لگے چند روز کے
بعد یہ حوصلہ ہوا کہ دیار اور امصار کا سفر کیجئے چنانچہ مع دو ایک مصاحب
کے سفر اختیار کیا اور مارواڑ کی جانب روانہ ہوئے وہان ایک
ریاست مین جاکر فروکش ہوئے اور چند روز کے بعد وہان سے

راجہ سے ملاقات کی راجہ بڑی تعظیم اور تکریم سے پیش آیا اونہون
نے ایک ہزار روپئے کی اشرفیان نذر دین راجہ نے دوسرے روز
انکی بازدید کی اور تیسرے روز دو ہزار روپے بنام دعوت کے
انکی خدمت عالی مین اپنے ایک ملازم مکرم کے ہاتھ بھیجے آپ نے
اوس دعوت کو نامنظور فرمایا راجہ صاحب نے اس خیال سے کہ یہ
شخص کوئی بڑا عالی خاندان رئیس زادہ ہے دوسری ملاقات مین بمنت
تمام ان سے کہا کہ اس ریاست مین زیادہ گنجایش نہین مگر آپکے
خدام کی خاطرداشت کے واسطے دوسو روپے ماہواری اگر قبول
ہون تو اس دربار سے دئے جاسکتے ہین چونکہ حضرت غایت درجہ
کے بلند حوصلہ تھے آپ نے اس استدعا کو راجہ صاحب کی منظور
نہ کیا اور فرمایا کہ مجکو نوکری کی ضرورت نہین ہے مین تو فقط واسطے
سیر کے اسطرف چلا آیا ہون غرض اس قسم کی باتین کین کہ راجہ صاحب
کو یقین اس امر کا ہوگیا کہ یہ شخص بڑا دولتمند ہے نوکری کی اسکو احتیاج
نہین ہے بہرحال راجہ انکو بے غرض سمجھکر انکی خاطرداشت اور تواضع
مین مصروف رہے اور انکو صاحب مقدرت سمجھکر راجہ صاحب نے
فرمایا کہ آپ کے ملک مین مٹی کے حقے خوب بنتے ہین چونکہ حضرت بلند حوصلہ
تھے بعد چند روز وہان سے خاص اسی کام کے لئے گھر واپس آئے

اور یہان سے ایک ہزار روپئے کے مٹی کے برتن خرید کر راجہ صاحب کے واسطے لے گئے اور پیشکش کئے راجہ صاحب نہایت خوش ہوئے اور پھر اونہون نے چاہا کہ یہ میری ریاست مین رہین تو بہتر ہے مگر اس مرد خدا بلند حوصلہ نے ایک بات بھی راجہ کی منظور نہ کی اور بعد اسکے کہ انکی جب سب روپیہ خرچ ہو گئے تو اپنے وطن مین واپس آئے اب انکی حالت یہ ہے کہ کوئی مکان اپنا نہین جسمین رہین کہین سے ایک پیسے کی آمدنی نہین کہ خرچ کرین چند روز ادھر اودھر رہے آخر گھبرا کر پھر سفر اختیار کیا اور اب کہان ہین اونکا کچھ پتا یا ٹھکانا نہین مگر اسقدر معلوم ہے کہ وہ امیرزادہ پست حوصلہ اب محض حالت محتاجی مین ہے اور اب کوئی اوسکو پاس بٹھلانے کا بھی روادار نہین ہے ایک صاحب حوصلہ یہ تھے جنہون نے اپنے حوصلون کو کیا اچھی طرح سے پورا کیا اللہ تعالے کسیکو ایسا حوصلہ ندے اور نہ اسطرح کی مصیبت مین پھنسائے وَاللّٰہُ یَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

آمین آمین آمین ۱۲ سید احمد

داشت

داشت ایک لفظ ہے جو مرادف داب و رخودداری کا ہے اس لفظ کو لوگ اس محاورہ مین بولتے ہین کہ میان داشت خوب چیز ہے یعنی اپنے

تئین ہر موقع و محل و وقت پر نگاہ رکھنا اور اپنی عزت یا شان لیاقت
یا قابلیت یا شرافت یا امارت یا غربت کا خیال کرکے اوسکی حفاظت
کرنا فی الحقیقت دیکھا جاتا ہے کہ یہ لفظ یعنی داشت خوب چیز ہے
کچھ بے معنی محاورہ مین مستعمل نہین ہے بلکہ نہایت بجا اور درست
اسکا استعمال ہوتا ہے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنی داشت کرے یا یون
کہیئے کہ اپنی داشت کا خیال رکھے داشت ہر کسیکی موافق اوسکی
قدر و منزلت اور قابلیت اور لیاقت کے ہے اور جب اسمین افراط یا
تفریط کا دخل ہوگا یعنی زیادتی یا کمی واقع ہوگی تو ایسی حالت مین یہ
عمدہ صفت انسان کی خراب ہوکر حالت افراط مین غرور سے اور حالت
تفریط مین ذلت سے بدل جائیگی مثلا امیر کی داشت یہ ہے کہ بازاری
لوگون کی صحبت نہ اختیار کرے جہان موقع سوار ہوکر جانے کا ہے
وہان پیدل نہ جاوے تواضع اسقدر نکرے کہ اوسکے نوکر اوس سے
شوخ ہوجائین نخوت و پندار سے بری رہے تا کوئی اوس سے متنفر
نہ ہو متوسط الحال یا غریب کی داشت یہ ہے کہ کوئی فعل رکیک اوس
سے سرزد نہو ہر کس و ناکس سے خلا ملا نرکھے انتہا کا منکسر نہو تا
لوگ اوسکو حقیر نہ سمجھین کہ غریب کا انکسار ارباب دنیا کے نزدیک
حالت ذلت کا نام ہے دولت انسان کے بہت سے عیوب کو

چھپاتی ہے اسلئے عقلا کے نزدیک دولت بڑی قدر و منزلت
کی چیز سمجھی گئی ہے ایک ہی فعل کو امیر و غریب دونون کرتے ہین مگر
اوسمین امیر کی تعریف ہوتی ہے اور غریب بیچارا ہنسا جاتا ہے ایک
امیر نے کھانے کے وقت چنے چبائے ارباب دنیا اوسکے یون
مداح ہونے لگے کہ حضور بھی کیا فرشتہ خصلت اور ماشاء اللہ چشم بد دور
کسقدر بے تکلف ہین کہ چنے نوش جان فرما رہے ہین واقعی چنا بھی
کیا لطیف چیز ہے اس سے بہتر کوئی غذا نہین امیر کے اس فعل کی
تو یہ تعریف و توصیف ہوئی وہی چنے ایک غریب کھا رہا ہے جو دیکھتا
ہے وہ پہلے یہ قیاس کرتا ہے کہ شاید اسکے گھر مین آج کھانا نہین
پکا ہے اگر کوئی موقع آگیا تو اوسکو یون بھی سنا دیا کہ میان تم کیا بول
رہے ہو چنے پھانکتے ہوئے تو تمہارے دن گذرے ہین تم
اسبات کو کیا جانو یہ بیچارے غریب تھے انکو چنے چبانے راس
نہ آئے اگر یہ غریب ایسے دنیا دارون کے سامنے بے تکلف
ہوکر چنے نہ چباتا تو یہ ذلت نہ اوٹھاتا الغرض داشت انسان کے
لئے عجب چیز ہے اگر کسیکو اسکا خیال ہمیشہ ہے تو بہت کم اوسکو
برائی کا سامنا ہوگا بلکہ ہمیشہ اوسکی عزت اور آبرو زیادہ ہوتی جائیگی
اسی داشت کو خودداری بھی کہتے ہین جو صاحب کبرنفس کے عمدہ

خصائل مین سے ہے +

حکمت کے اقوال

ہمت سے علم علم سے عقل عقل سے عمل عمل سے حکمت حکمت
سے اخلاق اخلاق سے نیکی نیکی سے سعادت ہے جو اصل مقصود
آدمی کی پیدایش کا ہے +
دولت کو قناعت کے ساتھہ حاصل کرنا چاہئے جسمین قناعت
نہوگی وہ کبھی غنی نہوگا +
حرکت اقبال کی بطی ہے اور حرکت ادبار کی سریع اسلئے کہ اقبال بلند
اوپر چڑھنے والا ہے اور صاحب ادبار مثل اوس پتھر کے ہے جو
اعلے سے اسفل کی جانب غلطان ہو + شرف نفس انسان کی یہ
شناخت ہے کہ انسان ملابست اعمال ددن اور رزا ولت امور
حقیر سے اجتناب کرے اور دل کو ہروقت عزائم امور کے
سرانجام اور تکمیل کی طرف متوجہ رکھے + انسان کی بیدینی اوسکے
کمال نقصان کی دلیل ہے دین اور مذہب کی پابندی سے جو فوائد
حاصل ہوتے ہین وہ احاطہ بیان سے باہر ہین +
جب مرگ سے چارہ نہین تو اوس سے ڈرنا عبث ہے انسان

کو گناہون سے خوف لازم ہے نہ مرگ سے +

جو شخص بلا وجہ اپنی حالت موجودہ مین مضطر ہو وہ کسی حالت مین خوش نہین رہ سکتا +

جب کوئی شخص اپنی حالت کا بدلنا چاہے اور اوسمین اوسے کوئی مصیبت پہونچے تو اوسکا الزام اوسے اپنے تئین دینا چاہیئے نہ دوسریکو +

مرنے کے پہلے کوئی شخص اپنے تئین اچھا نہین کہ سکتا +

التماس

یہ کتاب حکمت اور نصیحت سے بھری ہے مانو تو سب کچھ نہین تو کچھ بھی نہین

راقم

سید محمد باقر عظیم آبادی

خاتمہ

الحمد للہ علے احسانہ کہ حصہ دوم تہذیب النفوس کا بھی تمام ہوا اور بحسن خوبی اوسکا انجام ہوا ۱۳۰۲ھ مین مین نے حصہ اول تہذیب النفوس کا لکھا تھا وہ دو مرتبہ مطبع ثمر ہند واقع لکھنو مین چھپا اور بار سوم مطبع صبح صادق واقع عظیم آباد مین چھپکر منظور نظر ارباب بصیرت ہوا چونکہ مین نے حصہ اول

اس کتاب کا حسب استدعاے فرزند ارجمند سعید دارین خواجہ سید
محمد محی الدین حسین اطال اللہ عمرہ وضاعف علمہ وقدرہ کے
لکھا تھا اسلئے فرزند اصغر نور دیدہ سعادت قرۃ باصرہ رشادت لخت
جگر قرۃ العین خواجہ سید محمد سراج الدین حسین سلمہ اللہ تعالے
وابقاہ کو اسکا خیال ہوا کہ بڑے بھائی کے واسطے کتاب تصنیف کیجاے
اور میرے واسطے نہین لہذا مین نے باوجود قلت فرصت از کار
سرکار حسب وعدہ اپنے اس رسالہ کو جو طلبا کے واسطے نہایت
مفید ہے بکمال سعی اختتام کو پہونچایا اللہ تعالے اس رسالہ کو
بھی مقبول انام ومنظور نظر خاص وعام کرے اور طلبا کو اس سے
نفع بخشے آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حررہ بست پنجم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۶ ہجری
العبد الضعیف الراجی الے رحمۃ اللہ القوی
فقیر سید محمد فخر الدین حسین سخن دہلوے

خاتمة الطبع

جب یہ کتاب لاجواب تیار ہوئی تو میرے شفیق ولی مہر سپہر مجد و علا خورشید فلک عز و اعتلا فرخ گہر فرخندہ نظر منشی سید محمد باقر صاحب سلمہ اللہ تعالے نے فقیر سے اسکے طبع کی اجازت چاہی فقیر نے اونکو اسکے چھاپنے کی اجازت دی چنانچہ یہ کتاب بحسن سعی کارپردازان مطبع صبح صادق واقع عظیم آباد پٹنہ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۷ ہجری مطابق ماہ اگست ۱۸۸۰ء طبع ہو کر مطبوع طبع ارباب ہوش و خرد ہوئی امید فضل حضرت باری سے یہ ہے کہ یہ حصہ دوم تہذیب النفوس کا بھی مثل حصہ اول کے فیض رسان عالم اور طلبہ علوم کا ہر وقت انیس و ہمدم ہو ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم +

راقم آثم فقیر
سید محمد فخر الدین حسین سخن دہلوی

اشتہار

واضح ہو کہ حسب استدعا ہماری جناب مستطاب معلی خواجہ سید
محمد فخر الدین حسین خان صاحب بہادر مصنف مقام جھوسی و موکب
سلمہ اللہ درجاتہ نے باوجود قلت فرصت و کثرت کار کے اس
کتاب کو تصنیف فرما کر اپنی دریا دلی سے اجازت طبع کرانے کی
مجھ خفیف کو عنایت فرمائی اور حق تصنیف و تالیف اس کتاب نایاب کا بحق
اس راقم کو محول کیا بموجب قانون ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء داخل بھی رجسٹری
کی گئی کوئی صاحب قصد طبع کا فرمائیں نفع کے بدلے نقصان
نہ اٹھائیں —

وما علینا الا البلاغ

راقم
سید محمد باقر عظیم آبادی